قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ

گلدستهٔ روسا

BAD STATE LIBR

حسب الارشاد جناب سید محمد عباس صاحب از نظر ثانی مطابع علی

نمبر	نام ریاست	نام رئیس	آمدنی	تعداد فوج					تاریخ
				توپ	گولندار	سوار	پیادہ	بندوقچی	
۱	نیپال	سوامدیکرم شاہ	۲۴ ہزار سیر گنج	۴۳ لاکھ روپے	×	×	×	×	×	×	باجگزار بطور تحائف شاہ چین کا ہے یہ معلوم نہیں کہ کس قدر دیتا ہے اور خرچ فوج کا کس قدر ہے

کیفیت ریاست ہائے پرشیدنسی بنگال نیپال کی ہمالیہ کے شمال میں کوہستان ہے اور مغرب میں کماؤن اور مشرق میں سکم اور جنوب میں اودھ اور ضلع گورکھپور اور بنگالہ سے محدود ہے۔ ایک قطعہ لمبا کوہستانی ہے دارالریاست اسکا کٹھمانڈو ہے۔ اکثر کوہستانی رئیس والی نیپال کو اپنا بڑا بھائی سمجھتے ہیں۔ رئیس نیپال کا اپنے کو اولاد رانائے اودیپور سے جانتا ہے۔ ۱۸۱۴ء میں درمیان مہاراجہ رن بہادر شاہ بہادر شمشیر جنگ والی نیپال اور سرکار انگریزی کے دربارہ تجارت پہلا عہدنامہ ہوا ہے۔ سرکار انگریزی کی طرف سے ایک صاحب رزیڈنٹ کٹھمانڈو میں رہتے ہیں۔ یہ رئیس قوم سے راجپوت ہے۔ جنگ بہادر وزیر نے ۱۸۵۰ء میں خیر خواہی کی صلہ میں زمین ترائی واقع درمیان دریائے کالی و ضلع گورکھپور انعام میں پائی۔ اس رئیس کی ۲۱ ضرب سلامی کا انگریزی سے مقرر ہے۔ اب راجبند شمشیر جنگ ان کا القاب ہے

نمبر	نام ریاست	نام رئیس	آمدنی	تعداد فوج					تاریخ
				توپ	گولندار	سوار	پیادہ	بندوقچی	
۲	کابل	امیر شیر علیخان	ایک لاکھ ۸۰ ہزار سیل مربع	ایک کرور روپیہ سالانہ ہے	۸۸	نامعلوم	۲۰ ہزار ۹ سو	۱۸ ہزار ۸ سو	×	۲۱

کیفیت دارالریاست افغانستان جسکی حد شمالی تاتار شرقی دریائے سندھ و جنوبی بلوچستان غربی ایران ہے۔ ہنگام ضعف سلطنت تیموریہ کے احمد شاہ ابدالی نے ملک کابل کو شامل ممالک محروسہ اپنے کے کر لیا تھا بعد وفات احمد شاہ اسکا بڑا بیٹا تیمور شاہ تخت نشین ہو کر شوال ۱۱۸۷ھ میں فوت ہوا۔ اسکے کئی فرزند تھے۔ از انجملہ سات فرزند مشہور ہیں۔ ہمایون شاہ۔ محمود شاہ۔ زمان شاہ۔ عباس شاہ۔ شجاع الملک شاہ پور۔ فیروز الدین۔ بعد وفات تیمور شاہ تا تاریخ ۸ ماہ شوال سنہ ۱۲۱۵ھ زمان شاہ نے بصلاح امرا بمقام کابل جلوس کیا اور باقی شاہزادوں کو سوائے شجاع الملک کے مقید و نابینا کیا۔ محمود شاہ کو خراسان سے خارج کیا۔ بعد چند سے بسبب فتنہ انگیزی سرداران حسد پیشہ کے زمان شاہ نے پائندہ خان بمحمدزئی و سرداروں کے تہا قتل کیا۔ اسوجہ سے فتح خان پسر پائندہ خان بارکزئی نے محمود شاہ کو برانگیختہ کر کے زمان شاہ کو معزول نابینا کیا اور محمود شاہ تخت نشین ہوا ۱۲۳۳ھ شجاع الملک نے محمود شاہ کو معزول کر کے خود تخت نشین ہوا۔ سرگاہ شورش شاہ فارس باتفاق فرانسس صدر مغربی میں معلوم ہوئی۔ سرکار انگلشیہ نے فارسیوں کی اس حدود کی بناء جانکر توسط النفسٹن صاحب بہادر ایلچی کے عہدنامہ دوستی ہوتے ہوئے شجاع الملک کو تقویت دیا۔ بعد چند سے ایلچی مذکور معزول ہوا۔ فتح خان مارکزئی شجاع الملک کو سلطنت سے خارج کیا۔ وہ لاہور میں رنجیت سنگھ کے پاس رہا۔ اس نے

داخلہ نمبر	۱۲۳۴
فن نمبر	۳۲ ح
جلد نمبر	۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاہنشاہِ حقیقی کا شکر ہے جو ادنیٰ کو اعلیٰ اور اعلیٰ کو ادنیٰ کر دیتا دنیا کے سب فرمانروا اوسکی مخلوق ضعیف البخلقت کی
امانتدار ہین - اور اسواسطے سب بندگانِ خدا کیا گدا کیا بادشاہ قادر مطلق کے تخت عدالت کے آگے حاضر و نیکو
تیار ہین - درود نامعدود حضرت رسول خدا محمد مصطفی پر کہ جنکی شریعت غریب اسیر کے واسطے یکسان
اور جنکا قانون ادنیٰ اور اعلیٰ کے حقوق کا نگہبان ہے صلی اللہ علی الہ واصحابہ وسلم

اما بعد عبدہ سید محمد نصرت علی متخلص بہ قیصر مالک نصرت المطابع دہلی خدمت مین شائقین علم
تاریخ کے ملتمس ہے - کہ اندنون حسب فرمائش حضرت منشی محمد ابراہیم صاحب خلص عفو ملازم حضور پر نور
نواب بشیر الدولہ بہادر دام اقبالہ تھوڑی فرصت پاکر مین نے تمام رؤسا و والیان ممالک ہند کا حال
تعداد رقبہ و تعداد محاصل و تعداد خرچ معہ تعداد افواج و تعداد توپ سلامی وغیرہ جو بہت سی کتابونکے بہم پہونچانے
سے بھی دریافت نہین ہو سکتا تھا بڑی عرقریزی کرکے مفصل و مشرح اس کتاب مین جمع کر دیا ہے اور نام اس
کتاب کا گلدستۂ رؤسا رکھا - اس کتاب کے دو حصے ہین حصۂ اول مین ریاستہاے ہند و سنانی
کے حالات - اور دوسرے حصہ مین تمامی کیفیت دربار شاہنشاہی کی جو امسال یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو بڑی شان و شوکت
سے ہوا تہا درج کی ہے - ناظرین کو اس کتاب کے ملاحظہ سے دریافت ہوگا کہ مولف نے اس کتاب کی تالیف و ترتیب
مین وہ فوائد جمع کر دیئے ہین جو بہت سے لوگون کی محنت و کوشش سے بھی ممکن نہ ہوتا - اسلئے ناظرین انصاف آگین
سے امید ہے کہ اس کتاب کو ملاحظہ کرکے مولف کی عرقریزی اور بیحد کوشش کی

داد دینگے فقط

مرزا مہدی علیخان بہادر مختار جنگ ایجنٹ انگریزی مقیم بوشہر قرار پایا۔ ۱۴ نومبر ۱۸۰۳ء کو سید سلطان جنگ جوم مس مین مارا گیا۔ بعد اسکے قتل کے اُسکے برادر سید عیش والی سوہار نے اپنے برادر زادگان خورد سال یعنے فرزندان سید سلطان کے حق مین تکرار انتہا ہی تب دونون فرزند سید سلطان نے اپنا ملک سید بدرالدین ہلال برادر خالہ زاد اپنے کو سپرد کیا۔ سید بدرالدین ہلال نے نجد کے وہابیون کی بانجی مدد سے سید عیش کو شکست دی اور کم زوری امام سے فرقہ وہابیہ کو موقع قیام مسقط ہاتھ آیا۔ اس فرقہ نے مسقط مین سختی اور حرکات ناشائستہ اختیار کین اور بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب ضداد بیجا انسے انکار کیا اور امام پاک فیروز کو تورد والا۔ استعمال تماکو اُٹھا دیا اور جن مسلمانون نے انکا طریقہ اختیار نکیا اُنسے بجنگ پیش آئے عرصہ مدید مین یہ طریقہ بہت جلد اکثر ملک مین پھیل گیا ۱۸۰۸ء مین سید سعید بن سید سلطان بعد سید بدر بحال مسند نشین ہوا اُس نے بیجا مین بہت سی ترقی کی اور سرکار انگریزی سے خوب اتحاد پیدا کیا اور بدو قوم عرب اور انگلش اُس سے خوش ہوئے بوشہر سے عربت خارج کیا۔ بتاریخ ۱۰ شوال ۱۲۳۳ ہجری جزیرہ کوریا موریا انگریزون کو دیدیا جسمین خزانہ برآمد ہوتا ہے۔ ۱۸۱۸ء مین امام موصوف نے انتقال کیا بعد اُسکے فرزند امام سید ہوا اپنے جانشین مسقط ہوکر دعوی حکومت زنگبار جو اُسکے برادر سید مجید کے قبضہ مین ہے پیش کیا اور اس دعوی کو بزور جنگ مستحکم کرنیکی تیاری کی۔ چنانچہ اُسکا تصفیہ منحصر اور برنالتی لارڈ کلنگ بہادر گورنر جنرل ہند کے ہوا۔ لارڈ صاحب موصوف نے بتاریخ ۲ دسمبر اپریل ۱۸۶۱ء اس معاملہ کا تصفیہ کیا۔ جسکو امام مسقط نے بذریعہ تحریر ۱۴ ذیقعدہ ۱۲۷۷ ہجری کے منظور کیا۔ تصفیہ کی نقل نمبر ۱۴ مین لکھی جائے گی۔ امام مسقط ۱۶ ہزار تومان بابت بندر عباس شاہ فارس کو خراج دیتا ہے اور اُنکو زنگبار سے چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج ملتا ہے۔

نمبر	نام	نام امیر	نام ولی عہد	نام وزیر	نام سپہ سالار	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ
						سپاہ انگریزی	سپاہ فارس	پیادہ	سوار	توپ گولندازی
۳	زنگبار	سید مجید								

کیفیت یہ ملک شرقی افریقہ کی ساحلی حصہ مین واقع ہے ابتدائے سولہوین صدی عیسوی مین پرتگیزون نے جزیرہ زنگبار اور ساحل شرقی افریقہ کو فتح کرکے باشندگان مامباس نے بوجہ ظلم حکام ۱۶۹۸ء مین امام مسقط سے مدد چاہی امام نے پرتگیزون کو مار کر نکالدیا لیکن احکام اطاعت زنگبار مسقط کے ساتھ بخوبی ہین ہوا تھا ۱۸۳۶ء کو باشندگان مامباس نے مسقط سے منحرف ہوکر شیخ احمد کو اپنا سردار قرار دیا اور ۱۸۳۷ء تک بخوف فوج کشی امام مسقط سلیمان بن علی سلطان مامباس سرکار انگریزی سے پناہ گیر ہوکر آزاد رہا اور جو اقرار نامہ سرکار انگریزی سے تاریخ ۷ فروری ۱۸۲۴ء اُسکے ساتھ ہوا تھا منظور نہین ہوا ۱۸۲۸ء مین امام مسقط نے بندر مامباس کو فتح کرلیا اور ۱۸۳۲ء مین سید امام مسقط نے اپنے دوسرے فرزند سید خلید کو اپنا نائب اور جانشین مقرر کیا اور سید ہوا فی بڑے فرزند کو حکومت مسقط سپرد کی سید خلید ۱۸۵۴ء مین حین حیات اپنے باپ کے فوت ہوا۔ امام سعید نے چھوٹے فرزند سید مجید سلطان حال کو اوسکا جانشین کیا بعد فوت امام سعید ۱۸۵۶ء مین سید ہوا فی امام مسقط حال نے زنگبار کا دعوی کیا یہانتک کہ اندیشہ جنگ کا پیدا ہوا آخر فریقین

نمبر

کسی وجہ سے محمود شاہ سے فتح خان بارکزئی اپنے مددگار اور وزیر کو اندھا کرکے قتل کیا اب خاندان بارکزئی کو نہایت غصہ آیا کہ سلاطین ابدالی نے دوخون اُنکے حاندان مین کیے - فرزندان پائندہ خان یعنے برادران فتح خان مقتول کہ بعد اُسکے ۱۱ شخص مفصلۂ ذیل موجود تھے واسطے انتقام کے مستعد ہوئے - تیمور قلیخان - اسد خان - محمد عظیم خان - عبدالصمد خان - محمد خان - دوست محمد خان - جبار خان - کہندل خان - مہرو لخان - شیر دلخان - پیر دلخان - رحمدلخان - یار محمد خان - سلطان محمد خان - سید محمد خان کہ سر محمد خان بہ بیعت اور بہایوں کے دوست محمد خان انتقام لینے پر زیادہ تر مستعد تھا - اُس نے محمود شاہ کو تمام ملک سے نکالدیا صرف ہرات اسکے قبضہ مین رہ گیا - جسپر اُسکا بیٹا کامران شاہ جنے قابض رہا - دوست محمد خان نے وہ بھی چھین لیا اور کل ملک افغانستان

برادران بارکزئی نے آپسمین تقسیم کرلیا دوست محمد خان کے حصے مین غزنین آئی مگر اُس نے کابل ہی لیلیا - رنجیت سنگھ نے بعد لینے جواہر مع الماس کوہ نور شجاع الملک کو ۱۸۰۳ء مین قندہار پر قابض کیا - دوست محمد خان نے وہان سے بھی شجاع الملک کو خارج کیا وہ بنجاب

شاہ لودہیانہ عملداری انگریزی مین آیا اور سرکار انگریزی سے امداد چاہی - جون ۱۸۳۹ء مین فیما بین سرکار انگلشیہ رنجیت سنگھ و شجاع الملک عہدنامہ اتفاقی قرار پایا - جسکی رو سے بتاریخ ۹ مئی ۱۸۳۹ء شجاع الملک کو قندہار مین تخت نشین کیا بعد چند روز کے دوست محمد خان

از خود حاضر ہوا - اُسکو صاحبان انگریز ہندوستان مین لائے - محمد اکبر خان فرزند دوست محمد خان نے بلوہ کرکے شجاع الملک کو مار ڈالا فوج انگریز کو تکلیف دی جسکا انتقام افسران انگریزی نے وقت واپسی اچھی طرح سے لیا اور کابل کو آزاد کیا - اور سرکار انگریز نے دوست محمد خان کو اجازت کابل جانے کی دی - چونکہ خاربندی حدود مغرب کی بہر سہی واجبات سے ہی مارچ ۱۸۵۷ء مین عہدنامہ صلح

آشتی درمیان دوست محمد خان اور سرکار انگلشیہ کے قرار پایا اور از روے عہدنامہ ۲۶ جنوری ۱۸۵۷ء [illegible] کابل مین اور سفیر کابل کا پشاور مین منظور ہوا - ۸ جون ۱۸۶۳ء کو امیر دوست محمد خان نے بعد قبضہ کرنے ہرات کے انتقال کیا -

اب شیر علیخان اُنکے فرزند نے ۱۲۸۲ ہجری سے مسند نشین افغان ہین ۔ فقط

نمبر								
۳	مسقط	امام سید سعیدانی	۳۹ سر ۴ مربع	ایک لاکھ ۶۰ ہزار روپے	×	کل فوج دو ہزار آدمی کی ہے		۲۱

کیفیت یہ ریاست ملک عرب مین خلیج فارس کے شرقی ساحل پر ہے یہانکے رئیس کا لقب امام ہے - آخر ۱۷۲۹ء مین قوم عرب سکنہ مسقط نے فارسیونکو مقام اومان سے نکال کر خلیج فارس مین اپنی حکومت جمائی - اور زنگبار و حصص دیگر واقع افریقہ پر قبضہ کیا - ۱۷۳۷ء مین فارسیونکو مسقط سے نکال دیا اور بادشاہ فارس کو خراج دینے سے انکار کیا - امام احمد بن امام احمد بن سعید حاکم سوہار نے فارسیونکو مسقط سے نکال دیا اور بادشاہ فارس کو خراج دینے سے انکار کیا - امام احمد بن سعید کے دو فرزند تھے سید حمش اور سید سلطان - چنانچہ فرزند اول والی سوہار ہوا اور سید سلطان پسر ثانی بعد قوت اپنے باپ امام احمد بن سعید امام مسقط ہوا - اُسکے عہد حکومت مین بماہ جمادی الاول ۱۲۷۳ ہجری مطابق اکتوبر ۱۸۵۹ء سرکار انگلشیہ سے عہدنامہ مضمون امداد و اتحاد سرکار انگریزی و اخراج قوم موج و قزاق و قیام انگریزان مع قدری فوج بتوسط نواب اعتماد الدولہ

| | | |

سیر آمادہ ہونے کا گورنر جنرل ہند بجانب سے ہمارا فیصلہ کردینا چنانچہ بندہ پر کوکن صاحب بہادر مابین دسیٹے تحقیقات معاملہ کے بھیجی گئی اور اصل کیفیت معاملہ کی حضور میں نواب گورنر جنرل بہادر ہند کے پیش کی بعد معائنہ کیفیت ایمن موصوف لارڈ کنگ صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے تاریخ ۲ - اپریل سنہ ۱۸۲۱ء یہ فیصلہ کیا کہ سلطان سید سعید حکومت زنگبار اور افریقہ پر جو سعید امام مسقط کے قبضہ میں تھی قابض رہے اور ہمیشہ سالانہ بعد وصول چالیس ہزار روپیہ خراج سالانہ امام مسقط کو دیا کرے اور مبلغ اسی ہزار روپیہ بقایا دو سال گذشتہ بھی ادا کردے اور امام مسقط جملہ مطالبات زنگبار سے باز رہے اور واضح رہے کہ زنگبار دینے خراج سے تابع مسقط متصور نہیں ہوگا - اس فیصلہ کو فریقین نے منظور کیا مگر سلطان زنگبار نے بذریعہ خط گورنر جنرل بہادر سے درخواست کی کہ بقایا دو سال کے دینے کا دو مرتبہ ارشاد ہو - چنانچہ نواب گورنر نے عذر اسکا پذیرا کیا ۵

نمبر	نام مقام	نام سپہ سالار	فاصلہ	فاصلہ	فاصلہ	فاصلہ	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ	تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
							پیادہ	سوار	توپخانہ			
۵	حیدرآباد دکن	میر محبوب علیخان بہادر	۹۵۰۳۰ میل مربع	قطع کردہ			۲۱۰۰۰	۶۴۰۰	۶۵	۰	۲۱	

کیفیت دارالریاست دکن صدر شمالی شرقی اسکی ناگپور جنوبی حاطہ مدراس غربی اضلع مہاراشٹر ہے عہد شاہ جہان بادشاہ میں ایک شخص عابد خان خطاب فتح خان اور خدمت صدر الصدوری سے سرفراز ہوا - عالمگیر کے زمانے میں ۲۴ ربیع الاول سنہ ۹۸ ہجری وقت محاصرہ گولکنڈہ کے منصب گولے سے ہلاک ہوا - بعد اسکے اسکے فرزند شہاب الدین خان فیروز جنگ سرفراز ہوا - اور عہد بہادر شاہ میں صوبہ دار گجرات کا ہوا - سنہ ۱۱۲۲ ہجری میں انتقال کیا - بعد اسکے اسکا بیٹا قمر الدین خان منصب چار ہزاری اور خطاب میں قلیچ خان بہادر سے سرفراز ہوا اور عہد جہاندار شاہ میں نواب نظام الملک کا خطاب پایا فرخ سیر کے عہد میں منصب پنج ہزاری و صوبہ دکن پر بستور پایا اور حسب حکم بادشاہ شاہ جہان آباد میں آکر ضعف و منصب وزارت و خطاب آصف جاہی سے سنہ ۱۱۳۱ ہجری میں سرفراز ہوا - مگر بعد چند سے محمد شاہ بادشاہ سے ناراض ہو کر دکن چلا گیا - جنگ درشاہ ایرانی کی آمد مشہور ہوئی محمد شاہ نے پھر اسکو طلب کیا وہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا - اور بعد واپسی نادر شاہ نظام الملک اپنے ملک کو چلا گیا - اور ۱۴ جمادی سنہ ۱۱۶۱ ہجری کو برہان پور میں انتقال کیا عمر اسکی ۱۰۴ برس تھی - اسکے ۱۴ فرزند مسمیٰ ذیل تھے - میر محمد شاہ غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ دوم بادشاہ دہلی میں امیر الامرا رہا - میر احمد ناصر جنگ - میر صلابت جنگ - میر غلام علیخان - بصالت جنگ - مغل علی ناصر الملک - جو کہ بڑا بیٹا نظام الملک کا تھا بعد میر محمد شاہ غازی الدین خان بہادر فیروز جنگ عہد امیر الامرائی و بادشاہ دہلی میں سرفراز ہوا - اسلئے اسکا چھوٹا بیٹا میر احمد ناصر جنگ بعد فوت ہونے اپنے باپ کے مسند ریاست پر بیٹھا اور خطاب نظام الملک بہادر ناصر جنگ مشہور ہوا - تھوڑے دنوں کے بعد اسکا بھائی ہدایت محی الدین مظفر جنگ بھائیوں اور فرانسیس کی مدد سے ناصر جنگ کو گرفتار کر مالک ملک ہوا اور دو مہینے کے بعد بھائیوں کے ہاتھ سے وہ بھی مارا گیا - اسکے بعد میر محمد صلابت جنگ نمبر ۳ متمکن ہوا - اسکے ساتھ پہلے عہد نامہ انگریزی بتاریخ ۱۲ جمادی سنہ ۱۱۷۵ ہجری بمضمون دوستی اور کمک ان سے قوم فرانس کے ملک حیدرآباد سے قرار پایا اور

۹							

کو وفات پائی ماناجی پسر سوم نے بجائے خود مسند انتظام ریاست بجانب ساجی انتخاب کیا۔ ساجی بتاریخ یکم اگست سنہ ایسہ فوت ہوئے تب گوبند راؤ پسر دوم جانشین ریاست ہوئے اور وہ بتغیر سنہ ایسہ میں انتقال کیا جسکے اُسکا فرزند آنند راؤ جانشین ہو کر بتاریخ ۴۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء میں فوت ہوا۔ اُسکے کوئی فرزند نہ تھا لہذا اُسکا بھائی ساجی مسند نشین ہوا اور بوجہ خیر خواہی سرکار انگریزی ۱۲ کھمدیہ سالانہ بابت تنخواہ سوار ان متفرق سرکار انگریزی سے اُسکو معاف ہوا اور خطاب اسٹار درجہ اول کا عطا ہوا اُس نے ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء کو انتقال کیا۔ بعدہ اُسکے فرزند نرائن راؤ جانشین ہوئے۔ اور ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء کو لاولد فوت ہوئے لہذا اُسکے بھائی کہانڈے راؤ ۱۲ دسمبر کو مسند نشین ہوئے اُنکو اختیار تبنی از روئے سند مورخہ ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء حاصل ہے۔

بعدہ ملہار راؤ جانشین ہوئے اور موجب طلاع نمبری ۱۰۳۵ بی۔ ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۵۰ء صیغہ فارن ڈیپارٹمنٹ (پولیٹیکل) جو درج ذیل ہے معزول کیے گئے (و ہو ہذا) ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے جسکی غایت درجہ کی بدنظمی اور جو اسکا نالیاقتی ملک کے انتظام کی ضروری اصلاحوں کے نکرنے میں ظاہر ہوئی اسپر غور کرکے اور نیز گورنمنٹ ہند کی رائے پر غور کرکے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ ہمارا حق اختیارات کا بدستور عطا کرنا رعایا نے برودہ کے حق میں مضر ہوگا اور اس تعلق کے بحال رکھنے ناکافی ہوگا جو گورنمنٹ انگریزی اور ریاست مذکورہ کے درمیان برقرار رہنا چاہیے۔ گورنمنٹ ملکہ معظمہ نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمارا عالیجاہ ملہار راؤ گیکواڑ برودہ کی حکمرانی سے معزول کیے جائیں۔ اور آئندہ وہ اور اُنکی اولاد اپنے استحقاق اور امتیاز اور اختیارات سے محروم ہو گئے

اُسکے بعد رئیس حال مہاراجی جمنا بائی کے فرزند سیواجی راؤ گیکواڑ برودہ ہیں ؎

							تعداد افواج وغیرہ		تعداد و القاب سلامی از سرکار
							سوار	پیادہ	دیگر قسم
۷	میسور	مہاراجہ چامراجندر اوڈیار بہادر	۲۰ ہزار ۲۱ توپ	قریب ۲۰ لاکھ					۲۱

ملک کرناٹک میں ماتحت احاطہ مدراس یہ ریاست ہے نام اصلی اسکا میسور ہے جسکو بوجہ ہونے زیارت گاہ قدیم کے اب کثرت استعمال سے میسور ہو گیا۔ حیدر علیخان ولد فتح نائک سپاہی پیشہ ملازم دربار راجہ میسور کا تھا اُس نے فتنہ میں راجہ کرشنا راج اپنے آقا کو قید کرکے حاکم میسور کا بن بیٹھا اور ہمیشہ انگریزوں سے لڑتا رہا۔ بتاریخ ۷ دسمبر سنہ ۱۷۸۲ء کو فوت ہوا بعدہ اسکے بیٹے ٹیپو مسند نشین ہو کر خطبہ و سکہ اپنے نام سے جاری کیا اور اپنے کو بلقب ٹیپو سلطان مشہور کیا اور بدستور اپنے باپ کے باوجود ہونے عہد نامہ کے انگریزوں سے مخالف رہا کیونکہ اُسکی مدد گار قوم فرانس تھی جسمیں فرانس اور انگلش صلح ہو گئی اور فرانس نسبت ٹیپو سلطان موقوف ہوئی۔ ۴ مارچ سنہ ۱۷۹۹ء فوج انگلشیہ نے باتفاق فوج نظام حیدرآباد سرنگ پٹن دارالریاست ٹیپو سلطان پر قبضہ کر لیا اور وہ لڑائی میں مارا گیا اُسکا متبوضہ ملک باہم نظام اور انگریزوں کے تقسیم ہوا اور علاقہ ضبطی ۱۳ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ کا ہوا شہر میسور راجہ کرشنا راج رئیس حال کو جو پوتا کرشنا راج لعل کا ہے اور اُسوقت بیس تین برس کے تھا دیا گیا۔ ۹ جولائی سنہ ۱۸۱۲ء کو

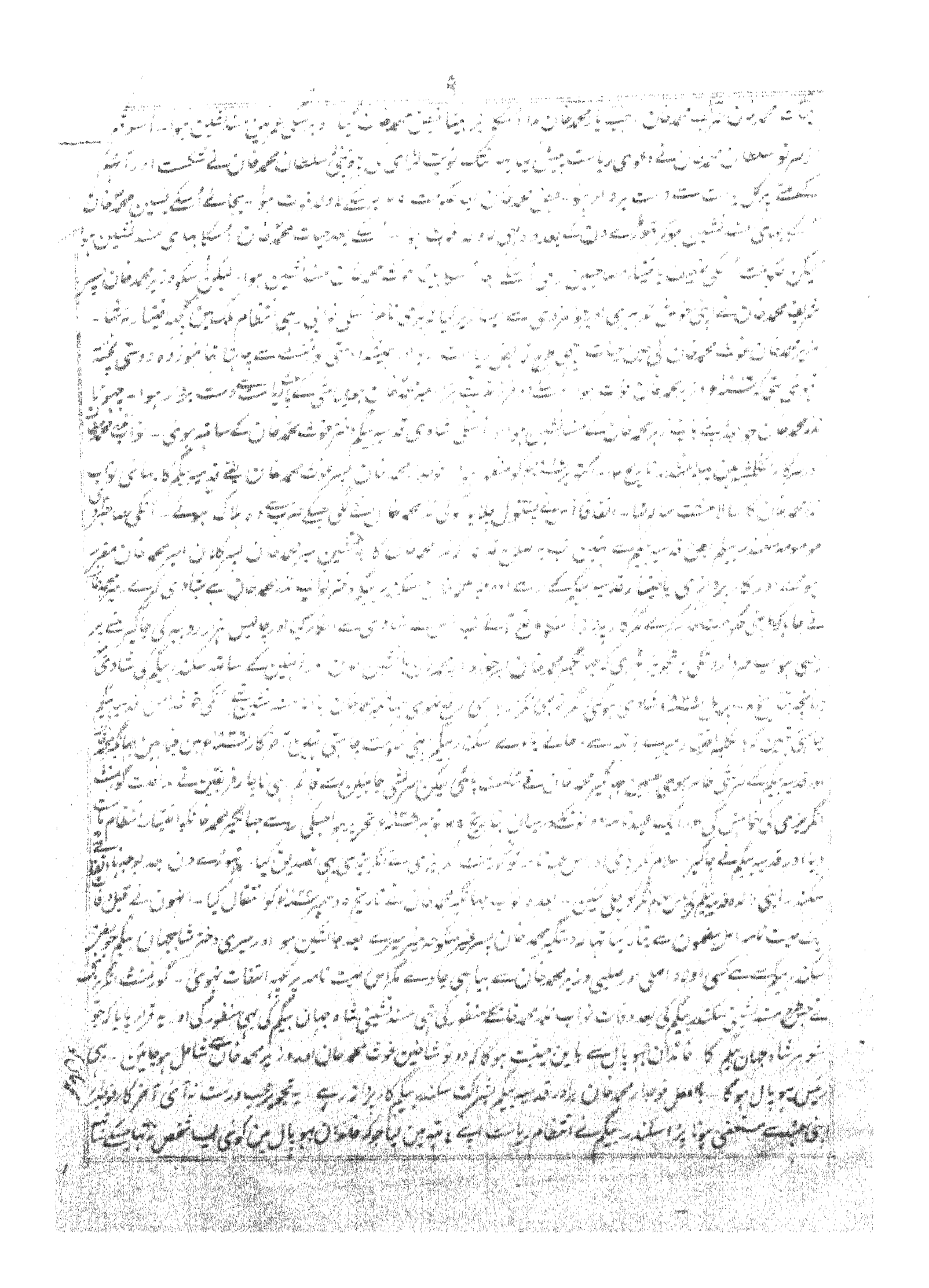

نمبر	نام	نام حکمران	نام والد	مدت حکومت	آمدنی	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ	تعداد توپچی سلامی کی توپ کا انگریز افسر
						توپچی	سوار	پیادہ	سپاہی		
۹	اندور	تو کاجی راؤ		۱۸۱۷ء سے ۱۸۴۳ء مرہٹہ	ہر ایک قسم کی ملا کر ۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ قریب	۲۰	۲۰۰	۲۰۰۰	×	جریب توپ ۱۵ روپیہ سالانہ اور ایک لاکھ روپیہ فوج کے سرکار انگریز کو دیتے ہیں	۱۹ توپ سلامی اور ۲۱ توپ جب ملتے ہیں

یہ ریاست ملک لودہ میں ہے بانی اسکا دوست محمد خان ملازم عالمگیر بادشاہ اور صنعم صلح پیشوا تھا بعد مرنے بادشاہ کے مختار الملک ہوکر اپنی حکومت خود بھوپال وغیرہ میں قائم کی ۱۷۱۳ء میں ۶۶ برس کی عمر میں فوت ہوا اور اسکے دو بیٹے تھے۔ ایک سلطان خان جسکو پٹھانوں نے بعد دوست محمد خان کے حاکم اس علاقہ کا مقرر کیا تھا۔ دوسرا یار محمد خان جسکی جانب داری سے نظام دکن نے اسکے حکم بھوپال بنایا سلطان خان کے مارے جانے پر ہوکر ریاست سے دست بردار ہوا۔ یار محمد خان کے چار بیٹے تھے۔ فیض محمد خان۔ تیسرے محمد خان

نمبر	نام	نام حکمران	نام والد	مدت حکومت	آمدنی	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ	تعداد توپچی سلامی کی توپ کا انگریز افسر
						توپچی	سوار	پیادہ	سپاہی		
۱۰	بھوپال	شاہجہاں بیگم		۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء مرہٹہ	۱۳۷۶۲۵ روپیہ سالانہ	۷۳	۴۰۰	۴۰۰	×	فوج سے ۱۱۱ توپ انگریز کو دیا جاتا ہے	۱۹

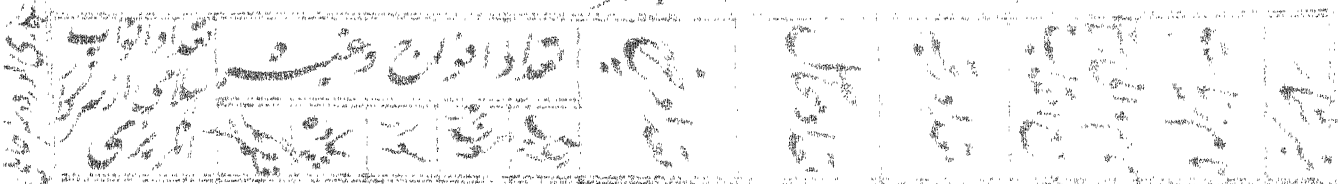

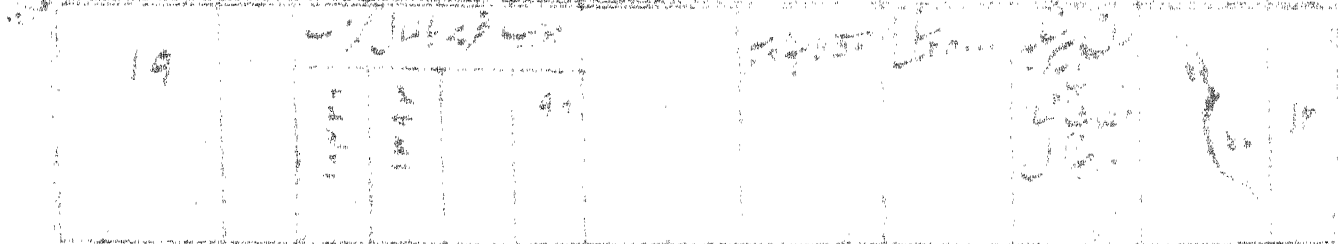

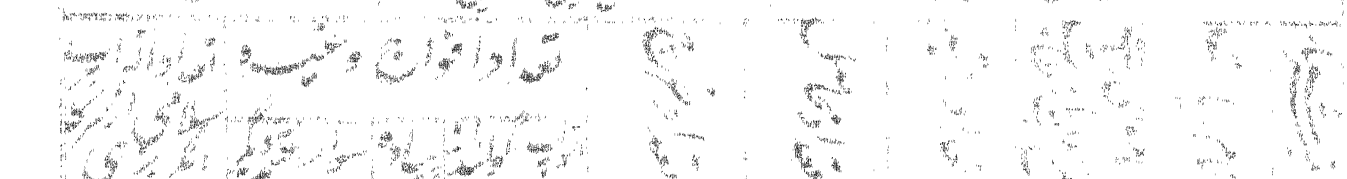

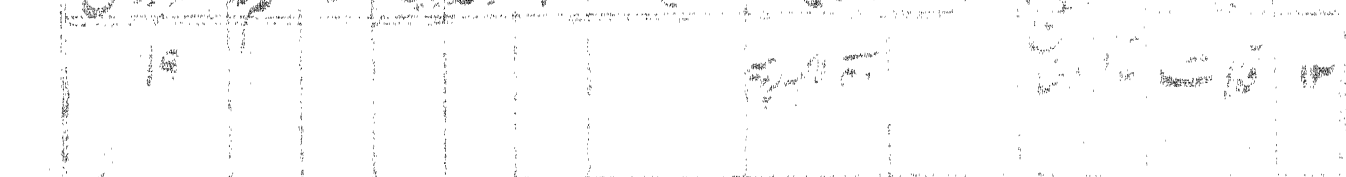

نمبر	نام						تعداد افواج وغیرہ				
							توپ	گولندار و سوار	پیادہ	توپخانہ	
۱۱	اودے پور										

دارالریاست اسکے ماتحت ہوتا ہے۔ مہاراناؤں اودے پور کی سند تبدیلی سے آسکو اپنا بیٹا بنایا ہے۔ ریاست قدیم اور اعلیٰ خاندان سے ہے۔ راجپوتانہ کے راجہ ان کو راجپوتوں کی بڑائی اور سند کا سرچشمہ سمجھتے ہیں۔ اس خاندان کے بانی کا نام بپا تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ اس خاندان نے اپنی لڑکی بادشاہ بابر کو بیاہ دی تھی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اکبر کے عہد شاہی میں بھی رہے تھے۔ اس خاندان کو دوسرے خاندانوں سے جن سے نسبت رکھتا ہے۔ راجہ اجیسنگھ کے زمانہ میں مسند نشین ہوئے اور اسکے ۱۸ برس بعد راجہ جگت سنگھ اور اسکے ۱۸ برس بعد راجہ پرتاب سنگھ اور اسکے ۳ برس بعد راجہ راج سنگھ اور اسکے ۱۰ برس بعد راجہ جے سنگھ اور اسکے ۱۰ برس بعد راجہ امر سنگھ مسند نشین ہوئے۔ راجہ امر سنگھ کے عہد میں بادشاہ جہانگیر سے صلح ہوئی۔ راجہ امر سنگھ کے بعد راجہ کرن سنگھ اور اسکے بعد راجہ جگت سنگھ اور اسکے بعد راجہ راج سنگھ اور اسکے بعد راجہ جے سنگھ اور اسکے

نمبر	نام راجہ	نام راجہ	نام راجہ	نام راجہ	نام راجہ	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۱۹	کولاپور	سیوجی	۱۶۶۲ء مرہٹہ	۱۶۶۲ء						۱۹

[illegible] سیوجی فرزند خورد خاندان سیوجی راجہ ستارا [illegible] سیوجی مذکور باقی خاندان کولاپور [illegible] راجہ کی دو زوجہ تھیں زوجہ اول سے سیوجی بعد وفات راجہ رام اپنے پدر کے مسند نشین ہو کر ۱۶۸۹ء فوت ہوا تب سیوجی [illegible] جانشین ہوا۔ آخر ۱۷۱۰ء میں لاولد وفات پائی۔ اسکی بیوہ ساتا جیبائی نے ایک شخص سیوجی نامی کو خاندان [illegible] لیکر اسکے وارث ریاست قرار دیا اور انتظام ملک اپنے اختیار میں رکھا اسکے عہد میں نہایت بدنظمی ہوئی جسکے باعث گورنمنٹ انگریزی نے ۱۷۱۲ء میں فوج کشی کی آخر الامر تاریخ ۱۲ جنوری ۱۷۱۲ء ساتا جیبائی کے ساتھ عہدنامہ دوستی قرار پایا مگر خرچہ فوج کا [illegible] دینے کا بائی نے وعدہ کیا تھا ہنوز ۱۷۱۴ء میں ساتا جیبائی نے انتقال کیا اور بدنظمی بدستور باقی رہی۔ لہذا گورنمنٹ انگریزی نے ۱۷۱۲ء میں فوج کشی کی تب سیوجی نے دوسرا عہدنامہ تاریخ ۱۲ نومبر ۱۷۱۲ء واسطے دینے نقصان سود اگردن کے منظور کیا بعدہ یکم اکتوبر ۱۷۱۳ء کو راجہ کولاپور کے ساتھ ایک اور عہدنامہ ہوا جسکی رو سے اس نے وعدہ کیا کہ وہ کسی ریاست سے دشمنی نہیں کریگا اور جو جھگڑا کسی ریاست سے پیدا ہوگی اُسکو واسطے تصفیہ کے سرکار انگریزی کو لکھے گا۔ سیوجی نے ۵۳ برس حکومت کرکے انتقال کیا۔ سیوجی مذکور کے دو فرزند۔ اول سمبھاجی عرف آیا صاحب دوم راجا رام عرف باباصاحب۔ بعد وفات سیوجی فرزندکلان یعنی آباصاحب وارث ہو کر جانشین ریاست ہوکر ۱۷۱۴ء میں کمی جنگ میں مارا گیا۔ اسکا فرزند خورد سال شاہو رہ فوت ہوا۔ لہذا منوبائی باباصاحب کو بیوہ سیوجی۔ باباصاحب نے تاریخ ۲۹ نومبر ۱۷۱۴ء کو انتقال کیا۔ اُنکے فرزند سیواجی رئیس حال جانشین ہوئے۔ ایام غدر ۱۸۵۷ء میں خیرخواہ رہے۔ انکو اختیار متبنی [illegible]

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۳ء کے دیا گیا۔

نمبر	نام راجہ	نام راجہ	نام راجہ	نام راجہ	نام راجہ	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۱۹	کولاپور	سیواجی	۱۸۱۴ء مرہٹہ	۱۸۱۴ء						۱۹

اس عہدنامہ ملاحسین نائب خان قلات چنوالیا جس سے سرکار کو بقین ہوا کہ یہ تمام باشندہ خان ہوا ہے۔ جب لشکر انگریزی کابل سے واپس آیا تو ایک گروہ واسطے سنزادی خاندان کے قلات بنایا۔ ۱۸۳۹ء میں محراب خان مارا گیا اور اسکا بیٹا بہاں کیا ملاحسین نائب مقید ہو کر فوج انگریزی کے ہمراہ ایک شخص شاہنواز خان نامی مہابت خان معزول کردہ احمد شاہ کی نسل سے موجود تھا سرکار انگریزی نے شاہنواز خان کو خان قلات قرار دیا۔ بعدہ نصیر خان پسر محراب خان مقتول نے بلوچ کر کے شاہنواز خان کو نکال دیا اور وکیل انگریزی مقیم قلات کو قتل کیا۔ گورنمنٹ سرکار انگلشیہ نے برائے رفع نصیر خان حکومت قلات پر منظور کیا۔ اور ۱۸۴۱ء کو اسکے ساتھ عہدنامہ اطاعت شجاع الملک سرکار انگریزی قرار پایا پھر بتاریخ ۱۴ مئی ۱۸۴۱ء دوسرا عہدنامہ اسکے ساتھ ہوا جسمیں روپیہ عہدنامہ سابق منسوخ ہو کر اطاعت سرکار انگریزی و معاہدہ دشمنان سرکار اور دیا جانا پچاس ہزار روپیہ سالانہ سرکار انگریزی سے خانکو واسطے انسداد ظلم غایاں خان ممالک سرکاری سے قرار پایا۔ ۱۸۴۲ء میں نصیر خان نے انتقال کیا۔ اسکا سوتیلا بھائی خداداد خان رئیس ہوا۔ اسکے ساتھ فتح خان برادر شاہنواز خان نے بعد و آزاد خان والی خاران کے لڑائی کی مگر بباعث مدد انگریزی کے فتح خان نے شکست پائی پچاس ہزار روپیہ سالانہ سرکار سے دیا گیا۔ مگر کچھ مفید نہ ہوا۔ بسبب نفی ریاست کے موقوف کیا گیا۔ ۱۷ مارچ ۱۸۴۳ء کو سرداران قلات نے خداداد خان کے چچازاد بھائی شیر دل خان کو حاکم قلات مقرر کیا۔ مئی ۱۸۶۳ء میں شیر دل خان مارا گیا۔ خداداد خان پھر حاکم قلات ہوا۔ سرکار انگریزی نے بھی اسکی ریاست منظور کی اور دو لاکھ روپیہ سالانہ بشرط حفظ قلات تا برقی موقوف عطا

نمبر	نام حاکم	نام ریاست	مساحت	آبادی	آمدنی	تعداد افواج وغیرہ			تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	تفنگ سوار	پیادہ	
۱۴	تراونکور	ماورما	۶۶۰۳ مربع میل	۲۴۱۲۷۸۰ نفر	۴۰۰۰۰۰۰ روپیہ	۴ بموجب تحریر ۹	۳۰ بال مال گزشت ۶۰	۳۱۱۰	۱۷ تھی مگر اب ۱۹ ہے

دارالریاست اسکا تراونکور ہے۔ یہ ملک اس کماری سے کوچین تک ہے حد شرقی اسکی ملیالر پہاڑ۔ جنوبی و غربی سمندر ہے۔ زمین اسکی کوہستانی بہت حاصل مندرج ہے۔ سابق میں ملک تراونکور کئی ریاست پر منقسم تھا رفتہ رفتہ تمام رئیس زیر حکم راجگان تراونکور کے ہو گئے۔ راجہ بالا پرمال کے ساتھ عہدنامہ مرقومہ ۱۵ جون ۱۸۰۰ء واسطے رکھنے دو پلٹن انگریزی اسکی سرحد پر قرار پایا۔ ۱۸۰۹ء میں راجہ رام ورما جانشین راجہ بالا پرمال کا ہوا ۱۸۱۴ء میں مر گیا۔ اسکی وارث بھی رانی ہوئی جسکو بموجب عہد تراونکور کے اسوقت تک اختیار حکومت کا ملا جبتک کوئی اولاد نرینہ پیدا ہو۔ ۱۸۱۵ء میں بعد اسکے اسکا بڑا بیٹا کہ صغیر سن تھا جانشین ہوا۔ مگر نابالغ تھا اسکی ہمشیرہ بصلاح صاحب ریذنٹ بہادر کار ریاست انجام دیتی رہی جب راجہ سن بلوغ کو پہونچا حسب دستور کرسی نشین کیا گیا۔ وہ ۱۸۴۶ء میں فوت ہوا۔ اسکا بھائی مارتنڈ ورما جانشین ہو کر ۱۸۵۸ء میں مر گیا۔ اسکے بعد اسکا بھانجا راما ورما جانشین ہوا۔ راما ورما کو اختیار حکومت کا بروئے سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کے حاصل ہے۔ اس ملک میں عورت مختار اور مرد بے اختیار ہے۔ مضمون مقولہ مارو میں ایک عورت کو کئی مرد کرتے ہیں اسی سبب اس ملک کو تریا راج کہتے ہیں۔ وہاں دستور ہے کہ حق وراثت خاندان کا عورت کو پہنچتا ہے۔ یعنی جب کوئی رئیس مرے اوسکی اولاد ذکور تو کسی طرح وراثت نہیں پا سکتی۔ مگر وہ بھائی اور بھتیجے جو دوسرے باپ سے پیدا ہوا ہو وارث ہو سکتا ہے

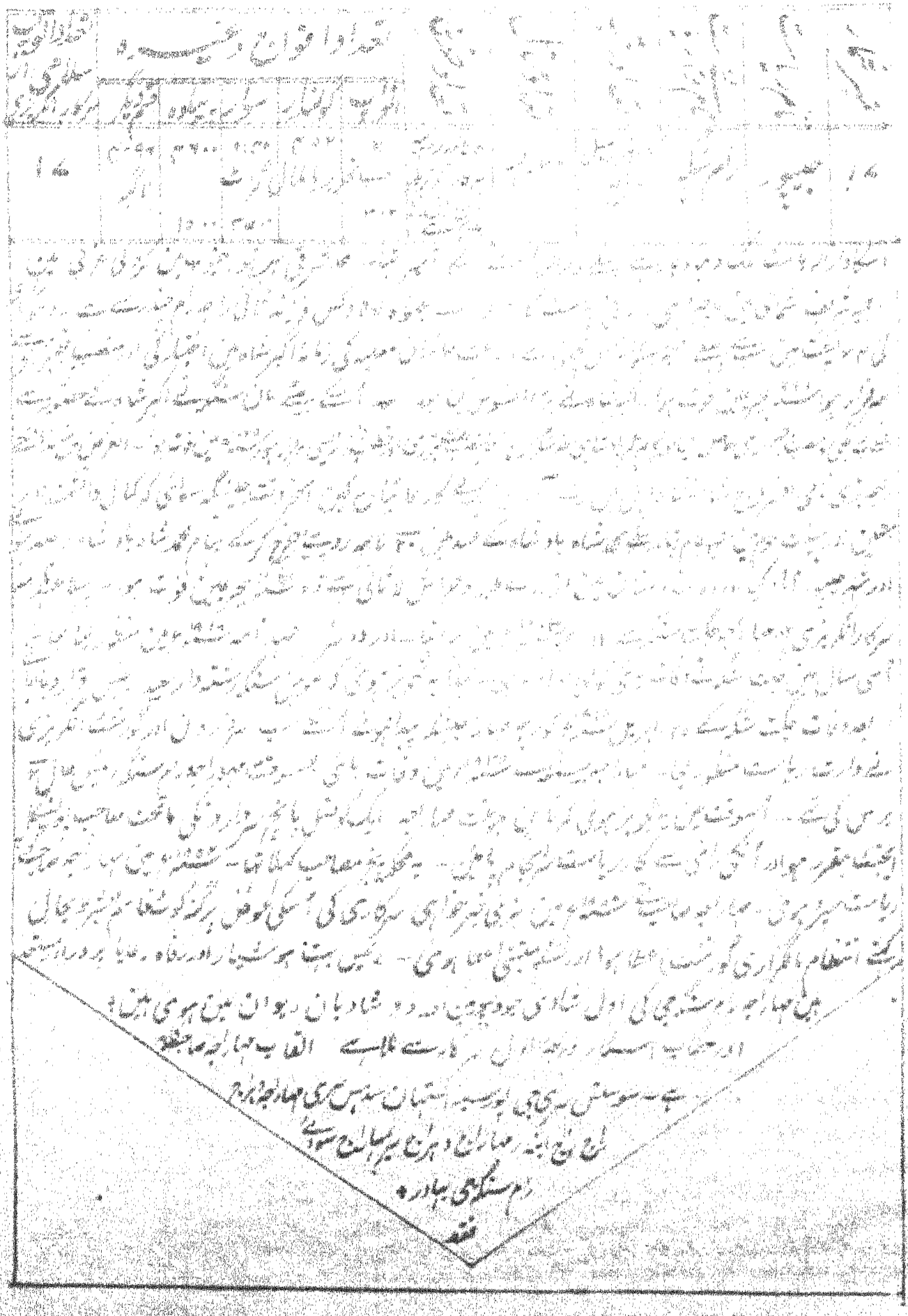

صوبہ بنگالہ

فقط

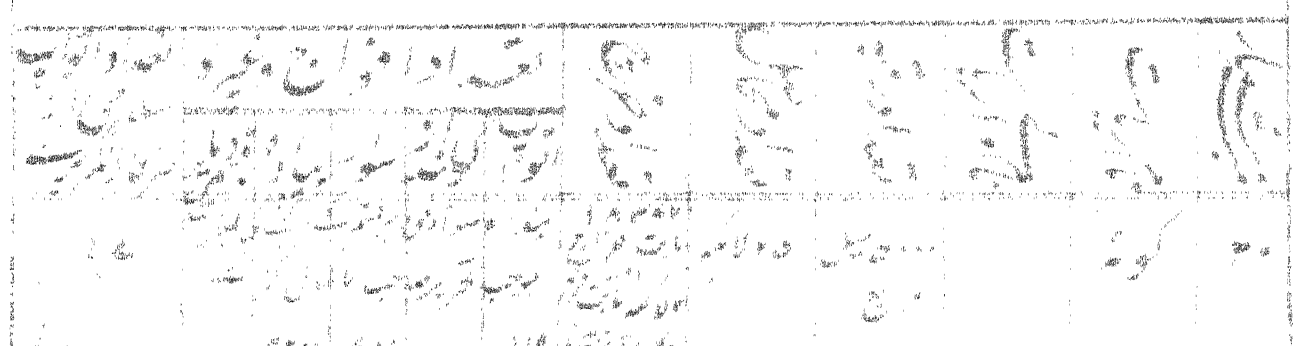

نمبر	نام ریاست	نام حکمران	خطاب	سالانہ آمدنی	سالانہ خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولندار	اسوار	پیادے	قسم دیگر
۱۸	جودھپور	تخت سنگھ	مہاراجہ	۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ	۱۰ لاکھ روپیہ	۱۰۹	×	۱۲۴۴۳	۴۴۰۱	بموجب تحریر صاحب بالمال گرتھا ×
										۱۷

باقی اس ریاست کا حال اور اس کے فرمانروا تخت سنگھ کے حال سے ظاہر ہوگا۔ یہ ریاست باجگزار شاہان

[illegible] ہوئے ہیں اول عہد نامہ سرکار انگلشیہ مہاراجہ
[illegible] کیا کہ دوستدار ہیں گے اور جب اس سے [illegible] مسوخ ہوگیا۔ ہر سرکار کو میرخان نے ایسا ملک
[illegible] ۱۸۱۸ء میں حاکم ہوا۔ ۱۸۳۲ء میں مان سنگھ کا بیٹا چترسنگھ ۱۸۳۸ء میں حاکم ہوا۔ ۱۸۴۳ء
[illegible] ۱۸۴۵ء میں [illegible] اور خراج بند ہوا گورنمنٹ انگریزی کی طرف
عاید ہوا۔ ۱۸۴۵ء میں [illegible] کے چترسنگھ نے [illegible] پائی تب مان سنگھ کے وارث دیوانگی والسنہ کو جودھپور کے حکومت اختیار
کی۔ مان سنگھ نے ۱۸۵۳ء میں وفات پائی اور تخت [illegible] بامتبنی اسکا موجود تھا۔ پس مسند نشین حسب قاعدہ اس خاندان کے
دو خاندان پر منحصر ہی ایک پرتاپ سنگھ دوسرا احمد نگر دونوں [illegible] میں اب یہ بات سرداران دیہوکان [illegible] پر
منحصر ہوئی کہ ان دونوں میں سے جسکو چاہیں بنا حاکم قرار دیں سب نے تخت نشین پرتاپ سنگھ کو پسند کیا۔ پس تخت سنگھ [illegible]
طلب ہوئی۔ تخت سنگھ جودھپور میں [illegible] اور جسونت سنگھ اپنے فرزند کو احمد نگر میں چھوڑ کر جیان گیا۔ پرتاپ سنگھ حاکم سابق
نے جسونت سنگھ کو مبتنی کیا تھا اور میں [illegible] روزگار دوانی کرتا تھا۔ تحقیقات سے اسکے خلاف ثابت ہوا اور [illegible]
راجپوتانہ و گجرات و دربار شاہ سے جب اس نے حکومت جودھپور اختیار کی تو اسکا استحقاق احمد نگر منفی ہوگیا اسوجہ سے احمد
ایدسے متعلق ہوا کیونکہ سابق اسی سے متعلق تھا۔ مہاراجہ تخت سنگھ اب رونق افروز مسند ریاست ہیں۔ ۱۸۵۳ء میں جسونت
رہے اور افتخار منبنی دیا گیا خطاب نکا استار درجہ اول کا ہے اور القاب سوستس سری جودھپور سہنہ استھان سدھ سری
مہاراجہ دھراج راج راج ایسر مہاراجہ تخت سنگھ جی بہادر ہے شادی مہاراجہ تخت سنگھ اور انکے دو فرزند کنور کشور سنگھ اور
کنور مجیت سنگھ کی تفصیل [illegible] میں تاریخ ۲۰ مارچ ۱۸۵۳ء مطابق ۱۲۶۹ھ ہوئی ہے فقط

نمبر	نام ریاست	نام حکمران	خطاب	سالانہ آمدنی	سالانہ خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولندار	اسوار	پیادے	قسم دیگر
۱۹	پٹیالہ		مہاراجہ مرہٹہ	۳۰ لاکھ روپیہ	×	۱۰۹	×	۱۲۴۴۳	۴۴۰۱	بموجب تحریر صاحب بالمال گرتھا ×
										۱۷

سکھوں کی ریاست میں سب سے بڑی ریاست ہے۔ [illegible] قوم جاٹ مذہب [illegible] شاہی رہتا ہے چودھری پھول نامی اس [illegible]

نمبر شمار	نام	نام علاقہ	نام حاکم	سال	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ
					توپچی	گولندار سوار	پیادہ و قسم غیر		سرکار انگریزی
۲۳	کچھ بھج	بھوج			۳		۳۰۰		۱۰

نمبر شمار	نام	نام علاقہ	نام حاکم	سال	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ
					توپچی	گولندار سوار	پیادہ و قسم غیر		سرکار انگریزی
۲۳	کچھ بھج	بھوج			۳		۳۰۰		۱۰

کہ کشور سنگھ کو ایک لاکھ چوبیس ہزار روپیہ ملا کرے۔ اور اسکے اولاد نرینہ کے خاتم ہونے تک اور اسکے ورثا کے حقدار رہے۔ ظالم سنگھ کا پرواز ۱۸۲۴ء میں فوت ہوا۔ اسکا فرزند ماہو سنگھ جانشین اسکا کارپردازی میں ہوا۔ ۱۸۲۵ء میں کشور سنگھ رئیس نے انتقال کیا بعد اسکے مہاراجہ رام سنگھ برادر زادہ کشور سنگھ جانشین ہوئے۔ اور ماہو سنگھ کارپرداز بھی ہوا۔ اسکی جگہہ اسکا بیٹا مدن سنگھ کارپرداز ہوا۔ ۱۸۳۳ء میں فیمابین رام سنگھ رئیس و مدن سنگھ کارپرداز تنکرار ہوی اندیشہ بلوای عام پیدا ہوا۔ بوقت اصلاح جنرل گورنٹ انگریزی سے یہ تجویز ہوی کہ بجہہ علاقہ بیام جھلاور اودانا ظالم سنگھ کو دیا جاوے۔ مندرجہ بالا عہدنامہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۳۳ء سترہ پرگنے جمعی ۱۲ لاکھ روپیہ رئیس سنگھ کو دیے گئے۔ ۱۸۳۴ء میں فوج کوٹا کمپنی نے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور اسکے دو بیٹوں کو مار ڈالا۔ مہاراجہ نے چشم پوشی کی اسوجہہ سے ۱۷ ضرب سلامی سے ۲۱ ضرب کی گئی ۱۸۳۵ء میں سلامی ۱۰ ضرب پر بحال ہوی۔ مہاراجہ کو سند تبنیتی ملی۔

مہاراجہ رام سنگھ نے انتقال کیا انکے فرزند مسند نشین ہیں۔

نمبر	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آمدنی	خراج	تعداد فوج و غیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر	
۲۱	ریوان	راجہ سورج بنسی جوجھار سنگھ بہادر	۱۲۸۲۳ میل مربع	تخمیناً ساڑھے بائیس لاکھ	۳۰		۳۰۱	۹۶۵	۲۸۸۳		۱۷

برسر چوک سے کرن شاہ تک چوک مشہور ہے۔ سولنکی دیو پسر کرن شاہ سے ہیر وج تک سولنکی نام سے ملک گجرات میں حکمرانی کرتے تھے۔ ہیر وج کے دو فرزند تھے ایک سنکھ دیو دوسرا بیاگھہ دیو۔ سنکھ دیو حکمران گجرات ہوا اور بیاگھہ دیو نے شادی دختر راجہ نرجوان سے کی۔ چند روز راجہ نرجوان انتقال کیا سوا اس ایک لڑکی کے وارث ریاست اور کوئی نہ تھا اس سبب ریاست نرجوان بیاگھہ دیو کے قبضہ میں آی اور راجہ بیاگھہ دیو نے گھیل کھنڈ کو بھی اپنے قبضہ میں کر لیا اسلئے آگی اور گھیل معروف ہے۔ ہرسنگھ دیو نے ہرسنگھ پور آباد اور ہرسنگھ دیو ۱۸ پشت بیاگھہ دیو سے ہے یہ ریاست ہمیشہ مطیع بادشاہان رہی ہے اور بہت دفعہ مراحم شاہان۔ مہاراج ہیر بھان دیو ۱۶۵۴ء میں مسند نشین ہوئے اسی سال میں علاقہ سوہاگپور اپنے بھائی سہاگ دیو عطا کیا۔ ۱۶۵۷ء میں رگھوجی بھوسلہ راجہ ناگپور اسپر قابض ہوا ۱۶۵۸ء میں قبضہ اندار اور اندھری میں تا ۱۶۶۱ء سوہاگپور کا علاقہ گورنمنٹ انگریزی کے صدر خیر خواہی مہاراجہ رگھوراج سنگھ جو دیو بہادر کو عطا ہوا۔ مورخوں نے لکھا ہے کہ وقت ہزیمت ہمایوں بادشاہ کے مہاراجہ ہیر بھان کمال عقیدت اور خلوص سے پیش آئے۔ اور مہاراجہ ہیر بھان کے فرزند مہاراجہ رام سنگھ نے عہد اکبر شاہ میں کمال سرفرازی حاصل کی اور خیر خواہی ہونے کے صلہ میں خطاب مہاراجگی اور خلعت فاخرہ پایا۔ بکرماجیت بیاگھہ دیو سے ۲۳ پشت میں ہیں اور ۱۶۷۸ء میں مسند نشین ہوئے اور ریوان اپنا دار الریاست قرار دیا۔ ۱۷۰۰ء میں پشت میں امر موت سنگھ بعمر ۲۱ سال مسند نشین ہوئے اور ۱۷۳۱ء میں وفات پائی۔ بعدہ انکے فرزند اجیت سنگھ مسند نشین ہوئے اور حال میں جو عہد شاہ عالم میں خیر خواہ رہے اور ۱۸۰۱ء میں انتقال کیا بعد انکے فرزند جیسنگھ دیو مسند نشین ہوئے باوجود حال بسبب طغیان

					تعداد افواج وغیرہ			تعداد توپ سامانی از سرکار انگریزی
					توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر	
۲۷	کرپنے	مچھلی پال	۱۷۸۸ عیسوی	۳ لاکھ روپیہ سالانہ	۴۰	۸	۳۰۰	۳۲۰۰	۸	از ۱۵ تا ۱۷

بریاست پرتھوت قوم مینی کے متعلق راجونا ہے ہیشتر خراجگزار میسور کی تھی ۵ نومبر ۱۷۹۳ء میں مہاراجہ
جس چندر بہان ہرمش پال دیو نے سرکار انگلشیہ سے معاہدہ کیا جس کی رو سے کمپنی کی حفاظت سرکار انگریزی میں آئی

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ مربع میل	آمدنی	سالانہ خراج	تعداد افواج وغیرہ				
۲۴	بیکانیر	مہاراجہ سرداسنگھ	۲۷۶۰ مربع میل	۱۰۱۱۸۰۰ روپیہ	۱۰۱۱۸۰۰ روپیہ	۵۳	۶۵۰۰	۹۴۰۰		۱۷

ملک مروار میں ہے جہاں مختلف اقوام مثل جاٹ وغیرہ کے آباد تھے اور انکے آپسمیں تکرار رہا کرتی تھی بیکا نامی راجپوت سردار جودھپور کے راجہ جودھ نے اسکو فتح کیا اور بعد فتح بانگر مقبوضہ راجپوتانہ بیکانیر کی بنیاد ڈالی اور ۱۴۸۹ء میں اس نے وفات پائی۔ اس سے چوتھی پشت میں رائی سنگھ ۱۵۹۳ء میں مسند نشین ہوکر ملازمی اکبر بادشاہ کی اختیار کی اور اسی سے خطاب راؤ کا پایا۔ اس نے ہانسی حصار کے اسکو جاگیر میں ملے ۱۶۰۵ء میں مہاراجہ صورت سنگھ مسند ہوئے انسے تابع ۹ مارچ ۱۸۱۸ء میں سرکار انگلشیہ سے عہدنامہ حفاظت و اعانت و اطاعت کا منظور کیا اس ریاست سے کچھ خراج بیش لیا جاتا اور کبھی مرہٹوں کو خراج دیا۔ سعادت سنگھ نے ۱۸۳۷ء میں وفات پائی۔ انکے فرزند رتن سنگھ اور بعد انکے مہاراجہ سردار سنگھ ۱۸۵۱ء میں مسند نشین ہوئے اور سند مستقلی سرکار سے ملی ہے۔ اور بعوض خبر خواہی ۱۸۵۷ء موقع واقع سرکشی چودہ ہزار دوسو ۱۴۲۰۰ روپیہ کے ۱۱۔ اپریل ۱۸۵۸ء سرکار انگریزی سے ملے ہوئے۔ مہاراجہ سردار سنگھ کا انتقال ہوا۔

سند اس سر مہاراجہ دھراج راج راجیشر مہاراج سردمن سر مہاراج سردار سنگھ بہادر

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ مربع میل	آمدنی	سالانہ خراج	تعداد افواج وغیرہ				
۲۵	بہاولپور	رئیس بہاولخان	۱۰۰۰۰ مربع میل	۵ لاکھ روپیہ سالانہ						۱۷

یہ دارالریاست قوم داؤد پوترہ ہے جب بادشاہ درانی بعد فتح سندھ ملتان کابل ہوکر سندھ میں داخل ہوا۔ ملک فتح پہلوئے سندھ نواح ملتان تک خوانین داؤد پوترہ کو عنایت کیا۔ بہاولخان اول کربانی شہر بہاولپور اپنے نام سے بنایا نواح بیکانیر اور کنارہ گھگر جنگل تک رستمدی و مطیع سلطنت درانیہ کا تھا بعد اسکے بہاولخان ثانی جا نشین ہوا اور بسبب ضعف سلطنت درانیہ کے قدم خودسری درازکیا تب تیمور شاہ ابن احمد شاہ درانی اسکی تادیب بڑی فوج لیکر آیا بہاولخان نے اولاً قلعہ رحیمیان میں پناہ لی۔ فوج تیمور شاہ نے قلعہ کو فتح کیا بہاولخان حلقہ اطاعت تیمور شاہ میں آیا اور اپنے کو مطیع اور خراجگزار خاندان درانیہ قرار دیا۔ بادشاہ مظفر و منصور درانی کابل ہوا۔ انتہی۔ حکمرانی کے خاندان میں اب تک ریاست قائم ہے یہ خاندان اپنے کو عباسی یعنی اولاد عباس بن عبدالمطلب سے مشہور کرتے ہیں۔ اول عہد سلطنت میں سرکار انگریزی اور سرکار نواب رکن الدولہ حافظ الملک محاطب امین بہاولخان بہادر عباسی الصرف بنک کے

| | | |

اور عند الطلب سرکار حاضر کرنا فوج کا موافق اپنے معاہدہ کے مہاراجہ پر فرض ہوا۔ ۱۸۳۳ء مین ہرنجش پال نے وفات پائی اُسکا متبنیٰ پرتاب پال جانشین ہوا وہ بھی ۱۸۴۵ء لاولد فوت ہوا۔ ایک لڑکا نرسنگ پال نامی کہ بیوگان پرتاب پال نے متبنیٰ کیا تھا مسند نشین ہوا۔ اور تاریخ ۱۰ جولائی ۱۸۵۵ء نرسنگ پال نے وفات پائی اُس نے ایک روز پہلے اپنے مرنے سے بہرت پال رشتہ دار بعید کو متبنیٰ اور جانشین اپنا مقرر کیا تھا۔ گورنمنٹ انگریزی کی یہ رای ہوئی کہ ریاست کردی نابل متبنیٰ کے ہے مگر پارلیمنٹ ولایت نے متبنیٰ کرنا بہرت پال کا منظور نہ کیا۔ اس عرصہ مین مدن پال رشتہ دار قریب نے دعوی ریاست پیش کیا۔ اُسکے دعوی کے تائید مہاراجگان بہرتپور و دھولپور والعور وغیرہ نے کی بعد تحقیقات ثابت ہوا کہ متبنیٰ کرنا بہرت پال کا ناجائز اور مدن پال مستحق ریاست ہے۔ لہذا مدن پال ۱۸۵۴ء مین مسند نشین ہوا اُنکو بمجید دے خیر خواہی ایام غدر قرضہ سرکار کہ جو ذمہ ریاست تھا معاف کیا گیا اور ایک خلعت بھی شکریہ سے عنایت ہوا اور اقتدار متبنیٰ از روئے سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کے دیا گیا اور خطاب اسٹار درجہ اول سرکار سے عنایت ہوا۔ القاب مہاراجہ صاحب کا یہ ہے سدھس سری مہاراجہ مہاراج سری جدکل ایندر چندر بہان سری مہاراجہ مدن پال سنگھ جی بہادر۔ تاریخ ۱۷۔ اگست ۱۸۶۹ء مدن پال نے وفات پائی اُنکے کوئی فرزند نہ تھا اسلئے گورنمنٹ نے بچھن پال برادر زادہ مدن پال کو مسند نشین کیا۔

نمبر	نام ریاست	نام حاکم	عہدہ	مقدار ریاست	آمدنی	تعداد افواج وغیرہ				نقد انعام	تعداد توپ سلامی از سرکار انگریز
						توپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر	
۲۸	بہرتپور	جسونت سنگھ		۱۹۷۴ مربع میل	۲۱ لاکھ روپیہ	موجب عہد نامہ		۲۲۱۴	۳۳۶۸	۳۶۸ پیادہ توپخانہ	۱۷
						۳۸		۱۴۶۰	۸۵۰		

قوم جاٹ کی ریاست ملک میوات مین ہے۔ بانی اسکا برج نامی رہزن ہے جسکے قبضہ مین ایک موضع پرگنہ ڈیگ مین تھا۔ بعد وفات برج اُسکے بیٹے جو اُس نے زمانہ عالمگیر مین پیشہ رہزنی سے متمول ہوکر وجاہت ظاہری پیدا کی۔ بعد انتقال عالمگیر بادشاہ شریک لشکر بہادر شاہ کا ہوکر رسوخ حاصل کیا اور قلعہ بہرتپور تعمیر کیا۔ محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین فوت ہوا۔ اُسکے بعد اُسکا بیٹا مدن سنگھ جانشین ہوا۔ اُسکے بعد اُسکا بیٹا سورجمل مسند نشین ہوا۔ اور نواب صفدر جنگ کی رفاقت مین رہ کر بہت ملک اسناد بادشاہی سے اور اکثر بزور شمشیر حاصل کیے۔ ماہ جمادالثانی ۱۱۷۷ھ مین نجیب الدولہ کی لڑائی مین مارا گیا۔ بعدہ اُسکا بیٹا جواہر سنگھ جانشین ہوا اور بعد جنگ مصالحت نجیب الدولہ کے فضائی الٰہی سے ۱۱۸۰ھ مین اُسکی وفات پائی اُسکے بعد اُسکا بھائی رتن سنگھ دس ماہ ۱۳ روز حکومت کرکے روپانند کیسا کرکے ہاتھ سے ہلاک ہوا۔ اُسکے بعد اُسکا بھائی راجہ نول سنگھ جانشین ہوا اُسوقت اسکے قبضہ مین ساڑھے تین کروڑ کا ملک تھا۔ اُسکا چوتھا بھائی رنجیت سنگھ کے امداد نواب نجف خان راجہ نول سنگھ سے سرکش ہوگیا۔ وقت محاصرہ قلعہ ڈیگ راجہ نول سنگھ نے وفات پائی۔ اُسکے بعد رنجیت سنگھ وارث ہوا نجف خان نے ۹ لاکھ کا علاقہ نجف خان کو دیا

۳۲	اوجھا بغاوت ۱۸۵۷ء	ہمیر سنگھ	۱۸۰۰ء	۱۸۰۰ء	۱۸۰۰ء	۱۸۰۰ء	۱۸۰۰ء	×	×	×	×	پہلے ۱۱ تھی اب ۱۵ ہے

یہ ریاست بندیل کھنڈ میں واقع ہے۔ اس کے بانی کی صحیح تاریخ معلوم نہیں ہو سکی۔ راجہ ہمیر سنگھ نے ۱۸۰۰ء میں جب اپنے والد کو زہر دے کر ہلاک کیا تو ان کی عمر صرف ۱۲ سال تھی۔ ہمیر سنگھ کے والد کا نام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ ہمیر سنگھ کی والدہ کا نام رانی لڈو کنور تھا۔ ہمیر سنگھ کی بیوی کا نام رانی ہردیو کنور تھا۔ ہمیر سنگھ کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی۔ لڑکے کا نام ہردیو سنگھ تھا۔ لڑکی کا نام رانی لڈو کنور تھا۔ ہمیر سنگھ کے والد کا نام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ ہمیر سنگھ کی والدہ کا نام رانی لڈو کنور تھا۔ ہمیر سنگھ کی بیوی کا نام رانی ہردیو کنور تھا۔ ہمیر سنگھ کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی۔ لڑکے کا نام ہردیو سنگھ تھا۔ لڑکی کا نام رانی لڈو کنور تھا۔

۳۳	کشنگڈھ	ہمیر سنگھ	۱۸۰۰ء	۱۸۰۰ء	۱۸۰۰ء	۱۸۰۰ء	۱۸۰۰ء	۳۰	۲۵۰	۳۰۰	×	۱۵
								۳۵	۱۵۰	۲۰۰۰		

ہمیر سنگھ کے والد کا نام ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔ ہمیر سنگھ کی والدہ کا نام رانی لڈو کنور تھا۔ ہمیر سنگھ کی بیوی کا نام رانی ہردیو کنور تھا۔ ہمیر سنگھ کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی تھی۔ لڑکے کا نام ہردیو سنگھ تھا۔ لڑکی کا نام رانی لڈو کنور تھا۔

اور اُسکے فرزند محمد وزیر خان کو علاقہ ہول تا زندگی جاگیر مین دیا گیا جسکی عوض مین دو ہزار پانسو روپیہ سالیانہ مقرر ہوا۔ امیر خان نے ۱۸۳۴ء مین وفات پائی بجائے اُنکے بڑے فرزند محمد وزیر خان جانشین ہوئے اُنکا لقب یمین الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خان بہادر نصرت جنگ قرار پایا۔ ایام غدر ۱۸۵۷ء مین خیر خواہ رہے۔ اُنکو سند مبنی موروثی ملی ہے۔ نواب محمد وزیر خان نے ۱۸ جون ۱۸۶۴ء مین انتقال کیا۔ بجائے اُنکے خلف اکبر یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر نصرت جنگ مسند نشین ہوئے۔ نواب صاحب زمیندار لاوا کو جو زیر حمایت سرکار انگریزی اور باجگذار ریاست ٹونک تھا ۱۸۶۷ء مین برادر فریب قتل کیا اس وجہ سے معزول ہوکر بنارس بھیجے گئے اب اُنکے صاحبزادے نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر نصرت جنگ

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	عنوان حکمران	تعداد رعایا	تعداد افواج وغیرہ				تعداد اقسام توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولندز	سوار	پیادہ	قسم دیگر	
۳۰	بھوٹان		پانسو میل مربع								۱۵

یہ ریاست کوہستان بنگالہ کے شمال مین ہے اُسکے شمال مین کوہ ہمالیہ کے پار تبت کا ملک ہے اُسکے باشندے بھوٹیے کہلاتے ہین دار الریاست اُسکی شہر تاشی سودن ہے۔ یہان دو راجہ ہین ایک کو دنیی کا حاکم اوسکو دھرم راج کہتے ہین اور دوسرا دنیوی اوسکو دیو راج کہتے ہین ۲۰ اپریل ۱۸۶۴ء مین درباب تجارت عہد نامہ منعقد ہوا۔ اور سلامی دیو راج کی ۲۱ ضرب توپ ہے۔ یہان والے پوست شیر اور پوست خرس اور ہاتھی کی لید ہا قسم نہایت مستحکم جانتے ہین +

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	عنوان حکمران	تعداد رعایا	تعداد افواج وغیرہ					تعداد اقسام توپ سلامی از سرکار انگریزی
					توپ	گولندز	سوار	پیادہ	قسم دیگر	
۳۱	سکم یا ویجوہنگ		۵۰۰ میل مربع							۱۵

اسکا دار الریاست شہر تلانگ ہے جہان راجہ ماہ نومبر سے ماہ مئی تک رہتا ہے اور باقی پانچ مہینے جو سمی علاقہ تبت مین رہتا ہے اُسکے مین بارش بہت ہوتی ہے حاکم دار الریاست تبت خراج اپنے ملک کا شاہ چین کو دیتا ہے اور جسے اُسکا ملک شاہ چین نے ضبط کیا ہے ایک ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ راجہ سکم نے یکم فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۲۹ ماگھ سمت ۱۸۹۱ دار جنگ کو واسطے ہوجوری صاحبان انگریزی کی بھوٹن ہزار روپیہ حوالہ گورنمنٹ انگریزی کے کیا۔ ماہ فروری ۱۸۳۵ء سے بوجہ قید کرنے ڈاکٹر کیمبل صاحب کے ملنا ہزار روپیہ کا موقوف ہوا۔ دار جنگ + نیپال اور سکم اور بھوٹان کے باشندے قد کے خوب آباد ہے۔ سکم کے حدود اربعہ یہ ہین تقریباً بابت جنوبی ایام دور یائے رنجیت شرقاً بھوٹان غرباً نیپال۔ پیداوار زمین سے بنامی کا غلہ اور مال تجارت سے اجناس ملتی ہے جسکی قیمت ۷۰ ہزار روپیہ سے زیادہ نہیں ہے

یہ ریاست جہاں راجپوتانہ کی ہے۔ مدار اول والی ہے ۱۲ ستمبر ۱۹۰۰ء میں عہدہ جنگی ریاست اعزاز و حفاظت و اعانت کیا گیا
اسکا انگریزی میں لقب ہوا۔ اس نے ۱۹۰۰ء میں وفات پائی۔ بعد اسکا پوتا گج سنگھ مسند نشین ہوا۔ اس نے بھی ۱۹۰۰ء
میں وفات پائی۔ اسکے بعد اول نجیب سنگھ مسند نشین ہوا۔ یہ حال میں انکو سند سنبھی سرکار سے ملی ہے اور القاب ذیل
صاحب کو ہوئے۔ سند سے پہلے اعزاز سرمایہ اول نجیب سنگھ کو ہوا۔

نمبر	نام	نام	نام	نام	نام	تعداد فوج وغیرہ				تعداد القاب سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۳۷	جیسلمیر					۰	۰	۳۰۰		۱۵

اس ریاست کی سرحدوں کی حال نہیں ہے۔ [illegible] ریاست ہوا اور [illegible] سے ساتھ [illegible]
[illegible] سے ساتھ [illegible] ہوا اس کی بیت [illegible] اور اقرار کیا کہ [illegible] سے خبر [illegible] سرحد
[illegible] اور [illegible] سے [illegible] ۱۸۱۸ء میں [illegible] سے [illegible] ۱۸۱۸ء میں [illegible]
[illegible] سے [illegible] ۱۸۱۸ء میں [illegible] سے [illegible] ۱۸۱۸ء میں [illegible]

نمبر	نام	نام	نام	نام	نام	تعداد فوج وغیرہ				تعداد القاب سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۳۸	جیسلمیر									۱۵

اس پرانی سی ریاست کا حکمران [illegible] ہے۔ معاہدہ [illegible] تاریخ ۱۲ نومبر ۱۸۱۸ء [illegible]
[illegible] قرار [illegible] ہوا۔ راجہ [illegible] سنگھ [illegible] ۱۸۱۸ء میں [illegible] سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] ۱۸۱۸ء میں [illegible] سے [illegible] ۱۸۱۸ء میں [illegible]

نمبر	نام	نام	نام	نام	نام	تعداد فوج وغیرہ				تعداد القاب سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۳۹	دھار					۴	۲	۲۴۰	۷۹۰	۱۵

[illegible] ریاست قوم پنوار کی ہے باقی [illegible] ہے ریاست [illegible]

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آمدنی	سلامی	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۳۴	الور	شیودان سنگھ	۳۳۰۰ میل مربع	۱۰ لاکھ روپیہ سالانہ		موجب تحریر ۳۰۰۱		۲۲۸۰	۵۶۳۳	۱۵

یہ ریاست ملک میوات میں واقع ہوئی ہے۔ کوٹ بل بن حسن خان بن بختاور سنگھ نام جوزوسالی جہاراجہ جیپور رسمی پرتاب سنگھ قوم راجوت نرو کا نے ۱۷۷۵ء میں غصبًا عمل کرلیا اور علاقہ بہرت پور سے فتح کیا۔ پرتاب سنگھ کے بعد اسکا فرزند بختاور سنگھ مسند نشین ہوا۔ اُسکے ساتھ ۱۸۰۳ء میں کہ عہد نامہ حمایت و حفاظت و اتفاق کا منعقد ہوا۔ ۱۸۱۴ء میں بختاور سنگھ نے وفات پائی۔ فیما بین جہاجہ راجہ سوائی بنی سنگھ برادر زادہ و پسر بختاور سنگھ متوفی اور بلونت سنگھ پسر زوجہ غیر منکوحہ بختاور سنگھ کے درباب مسند نشینی تکرار ہوئی مگر دونوں میں راضی نامہ اسبات پر ہوا کہ بنی سنگھ مسند نشین ہو اور بلونت سنگھ کار پرداز رہے اس راضی نامہ کی تصدیق گورنمنٹ انگریزی سے بھی ہوئی اسوقت بنی سنگھ اور بلونت سنگھ دونوں نابالغ تھے۔ جب بالغ ہوئے بنی سنگھ نے کل کام اپنے فیصلہ پر کرکے بلونت سنگھ کو بیدخل کیا۔ ۲۱ فروری ۱۸۴۵ء کو بسفارش انگریزی علاقہ تجارا بلونت سنگھ کو واسطے دوام کے دیا۔ مگر بعد مرنے بلونت سنگھ کے لاولد فوت ہوا علاقہ تجارا الور میں شامل ہوگیا۔ بنی سنگھ نے ۱۸۵۸ء میں وفات پائی اُسکے فرزند شیودان سنگھ رئیس حال بعمر ۱۳ سال مسند ہوئے اور ستمبر ۱۸۶۳ء کو

سنسخ بلونت کو بیوستہ نذر ورثہ یاد پسر بنی ہیں۔

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آمدنی	سلامی	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۳۵	دھولپور	بھگونت سنگھ	۳۲۶ میل مربع	۷ لاکھ روپیہ سالانہ	نامعلوم				۲۰۰۰	×	۱۵

یہ ریاست خاندان جاٹ سے ہے۔ عہد باجی راؤ پیشوا میں ہراول ہتے راناؤلی ایندر سنگھ بہادر کے ساتھ ۱۲ دسمبر ۱۸۱۸ء کو عہد نامہ منعقد ہوا بعد لوکا ایندر سنگھ کے کیرت سنگھ اور اُنکے بعد ۱۸۳۶ء میں بھگونت سنگھ مسند نشین ہوئے انکو سند متبنی سرکار سے ملی ہے القاب ناگی راجہ صاحبکا یہ ہے عالیجاہ سپہ سالار مہاراج راجیشور والا جاہ سپہ الملک سرآمد راجہائے ہندی راجہ سوائی رانا بھگونت سنگھ اگ ایندر بہادر جنگ جو دیو بہادر

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آمدنی	سلامی	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۳۶	جیسلمیر	نجابت سنگھ	۲۲۵۰ میل مربع	۵ لاکھ روپیہ سالانہ		۱۲	۸	۵۰۰	۴۰۰	کل فوج ایکٹرا ہی زیادہ ہیں موجب تحریر صاحب ہا کل مال گزاری کے ۸	۱۵

								تعداد اعواج وغیرہ		تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
								توپ	گولندار	سلور پیادہ فقیر
۴۲	بانسواڑہ	چھتر سنگھ								۱۵

								تعداد اعواج وغیرہ		تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
								توپ	گولندار	سلور پیادہ فقیر
۴۳	بھرتپور									۱۵

								تعداد اعواج وغیرہ		تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
								توپ	گولندار	سلور پیادہ فقیر
۴۴	ملہار راؤ	علیمرد خان	×	×	×	×	×	×	×	۱۵

ملک سندھ میں ڈہرکوس نامی ۴۰ کوس چوڑی ریاست ہے تشنہ میں فتح علی تالپوری نے حکام سابق کو نکال کر بالموجب
ملک سندھ میں حصے بخیرہ آباد و برحکومت فتح علی و غلام اکرم علی و مراد علی برادران چھٹے کے رہا۔ اور میرپور خاص پر حکومت میر داراں

اوسکو باجی راؤ پیشوا نے دیا تہا اندراؤ نے ۱۷۳۹ء مین وفات پائی - اُسکا فرزند جسونت راؤ جانشین ہوا - جسونت راؤ بمقام پانی پت جب مرہٹونکو شکست ہوئی مارا گیا - تب اُسکا لڑکا کہانڈے راؤ جانشین ہوا - بعدہ اُسکا فرزند انندراؤ گدی پر بیٹہا - اُس نے ۱۸۰۱ء مین وفات پائی - بعدہ اُسکا فرزند رام چندر راؤ کہ بعد وفات پدر پیدا ہوا تہا جانشین ہوا لیکن انتظام ریاست حوالۂ مینا بائی (اسکی والدہ کے) رہا - رامچندر راؤ بہت جلد مر گیا - اُسکی ماں نے اپنے بہانجے کو متبنیٰ کرکے رام چندر راؤ نام رکہا - اُسکے ساتہہ ۱۰ جنوری ۱۸۱۸ء کو عہدنامہ حفاظت و اطاعت قلم بند ہوا - رام چندر راؤ ثانی کے بعد اوسکا پسر متبنیٰ جسونت راؤ جانشین ہوکر ۱۸۴۳ء مین فوت ہوا - بعدہ اُسکا بہائی انند راؤ بعمر پندرہ سال کے مسند نشین ہوا - ایام غدر ۱۸۵۷ء مین ریاست دہاری سرکشی کی - لہذا ریاست ضبط ہوئی - مگر آخر کار انند راؤ کو باستناد پرگنۂ بیر سیوا واپس ملی اور اختیار متبنیٰ لیکر دوسرے سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء عطا کیا گیا

نمبر	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آمدنی	خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد اتواپ سلامی از سرکار انگریز
						اتواپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۴۰	دیواس	کشناجی راؤ (و) نرائن راؤ	۲۵۶ میل مربع	۴ لاکہہ ۵۲ ہزار روپیہ ہے	۳۰ ہزار روپیہ سالانہ فوج سرکار انگریز مین دیا جاتا ہے					۱۵ ہر ایک بیس پاتا ہے

توکاجی ہنوار اور جیواجی دونون بہائی باجی راؤ پیشوا کے ساتہہ ملک مالوہ مین آئے جب ملک مالوہ باہم تقسیم ہوا دونون بہائیون نے دیواس وغیرہ علاقجات پائے تب سے یہ ریاست دونون خاندان مین مشترک چلی آئی ۱۸۱۷ء مین توکاجی پوتا توکاجی اول اور انندراؤ متبنیٰ جیواجی مذکور کے پوتے کا یہ دونون شخص برادران مورث اعلیٰ کے جانشین اور قابض ریاست دیواس ہیے - اِنہین دونون سے عہدنامہ مشترک حفاظت و اطاعت تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۸۱۸ء سرکار انگریز پر جس منظور ہوا ۱۸۲۴ء مین توکاجی اُسکی جگہہ اوسکا فرزند متبنیٰ زوکا تندراؤ جانشین ہوکر ۱۸۶۰ء فوت ہوا - بعدہ اُسکا فرزند متبنیٰ کشناجی راؤ جانشین ہوا - اور انندراؤ رئیس ثانی کے بعد اُسکا فرزند متبنیٰ مہپت راؤ جانشین ہوا - اور ۱۲ مئی ۱۸۶۳ء کو مہپت راؤ نے وفات پائی - اُسکے بعد اُسکا پسر خرد سال نرائن راؤ مسند نشین ہوا اس طرح دونون بہائی کی اولاد ریاست دیواس مین بالاتفاق قابض و خریدار ہین سلاح اول مین کشناجی راؤ اور سلاح ثانی مین نرائن راؤ - ایام غدر مین دونون خیرخواہ سرکار رہے - دونون رئیس سنہ اور توقیر مین برابر ہین دونونکو سند متبنیٰ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء عطا ہوئی - عہدہ جس اتفاق سے آمدنی اور خرچ برابر حصہ مین تقسیم ہوتا ہے -

نمبر	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آمدنی	خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد اتواپ سلامی از سرکار انگریز
						اتواپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۴۱	دتیا	لہونی شنکر	۹۱ میل مربع	دس لاکہہ روپیہ سالانہ ہے	۱۵ ہزار روپیہ نانا شاہی بعوض پرگنہ بڑی گاؤدی بمعرفت سرکار انگریز دیا جاتا ہے					اب ۱۵ ہین پہلے ۱۷ ہین

نمبر شمار	نام صوبہ	نام صوبہ دار	سنہ جلوس	سنہ ہجری	تعداد افواج و عہدہ افسران	تعداد توپخانہ
					نواب گورنر بہادر بسواران فوج مع افسران انگریزی	
					تعداد عہدہ صاحب یا ماتحت	
					۸۰۳ ۸۹۹ × ۲۳	

اول فیض اللہ خان روہیلہ نے بیان کیا کہ ہوسلے [illegible] شاہ عالم کا بیٹا داؤد خان بیٹے کا بیٹا اور نبھی اس لئے شمشیر خان کو اپنا منتخب کیا۔ علی محمد خان اولاً صوبہ دار مراد آباد کے پاس بطور معتمد گیا ہوا۔ اور اپنی حسن لیاقت اور شجاعت ذاتی سے بہت علاقہ میں قبضہ کر لیا۔ رفتہ رفتہ اسکو ترقی ہوتی گئی یہانتک کہ [illegible] پہنچا تو نواب کا خطاب پایا۔ جنگ مرہٹہ میں اس نے بڑی خدمت کی اسوجہ سے شاہ دہلی نے اسکو خطاب نوابی عطا کیا۔ بعدہ اسکا بیٹا فیض اللہ خان مسند نشین ہوا۔ اسکے وقت میں نواب نجیب الدولہ نے باتفاق فوج انگریزی نے ملک روہیلہ پر چڑھائی کی جسمیں حافظ رحمت خان مارا گیا۔ فیض اللہ خان کو شامل قوم روہیلہ تھا بھاگ کر پہاڑ میں جا چھپا۔ آخر بوساطت سر رشتہ انگریزی فیما بین فیض اللہ خان نواب نجیب الدولہ ایک عہدنامہ ماہ رجب ۱۱۸۶ھ بمقام بدھن شہر فرار پایا کہ فیض اللہ خان علاقہ رامپور میں رہکر کمپنی فوج سے نواب نجیب الدولہ کی خدمت بروقت ضرورت کرتا رہے۔ ۱۱۸۸ھ بمقام بدھن دوسرا عہدنامہ ہوا کہ سرکار انگریزی میں مضمون قرار پایا کہ فیض اللہ خان بموجب خدمت فوج کے پندرہ لاکھ روپیہ نقد دے۔ بعد وفات فیض اللہ خان کے اوسکے خاندان میں فساد واقع ہوا۔ غلام محمد خان پسر بڑے محمد صلبخان پسر کلان کو مار ڈالا اور جاگیر جسمیں سے گورنمنٹ انگریزی سے حکم ہوا کہ نواب آصف الدولہ غلام محمد خان غاصب کو نکالکر احمد علیخان پسر محمد علیخان مقتول کو قائم کرے۔ بجمادی الثانی ۱۲۱۲ھ بمطابق ۱۳ دسمبر ۱۷۹۷ء کو احمد علیخان بعد عزل غلام محمد خان رئیس مقرر کیا گیا۔

اور خیر پور بحکمت میر سہراب جو رشتہ دار فتح علی کے تھے آیا۔ میر سہراب نے اپنا ملک ۱۷۸۳ء مین اپنے چار بیٹون یعنی میر رستم و میر مبارک و میر محمد و میر علی مراد کو تقسیم کر دیا۔ اور ۱۷۹۳ء مین وفات پائی۔ میر رستم سے ۲۴ دسمبر ۱۸۳۸ء مین عہد نامہ دوستی و حفاظت و اطاعت سرکار قرار پایا اور ۱۸۴۳ء مین بعد وفات میر مبارک اُسکا بیٹا میر نصیر خان وارث ہوا۔ اور میر رستم جو دو حصو نیز قابض تھا ریاست سے استعفا دیکر علی مراد کو سپرد کر دیا۔ اُسکو سرکار انگریزی نے بھی منظور کیا۔ بباعث عہد شکنی امیران سندہ کل ملک سوا مضبوطہ علیمراد ۱۸۴۳ء مین ضبط کیا گیا۔ ۱۸۴۵ء مین میر علیمراد سے سوائے اُس علاقہ کے جو از روے تقسیم ۱۸۴۵ء ملا تھا منجد ہوا۔ اب میر علیمراد کے پاس سارے تین لاکھ روپید کا ملک ہے۔ وہ اپنے علاقہ مین اختیار انفصال دیوانی مقدمات سنگین سوا مقدمات قوم انگریزی کے رکھتے ہین اور جو امرا سندہ معزول ہوکر نکالے گئے انکی خاندان کو پنشن حسب تفصیل ذیل سرکار انگلشیہ سے ملتی ہے خاندان حیدر آباد یعنی اولاد فتح علی وغیرہ کو ایک لاکھ تیرانوین ہزار تیرہ روپیے۔ اور خاندان میرپور یعنی اولاد میر دارا کو ساٹھ ہزار دو سو روپیے۔ اور خاندان خیرپور یعنے اولاد میر رستم و میر مبارک کو ایک لاکھ پچانوین ہزار پانسو چالیس روپیہ ملتے ہین ٭

نمبر	نام	نام سردار	نام ریاست	نام حاکم	تعداد رعایا	تعداد افواج وغیرہ					تعداد اتوپ سلامی از سرکار انگریزی
						اتوپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر	
۴۵	سروہی	امید سنگھ	تین ہزار میل مربع ہے	اسی ہزار روپیہ ہے	۱۵ ہزار ۳ سو روپیہ ہے	بموجب	تحریر	۶۹ ہمال ۲۰۰	۲۱۸ ث ۳۵۰	×	۱۵

یہ ریاست اودی پور سے مغرب اور جودہ پور سے شمال و مغرب کی جانب ہے۔ اسی علاقہ مین کوہ آبو ہے جہان کی نوع کی صاحبان دولت بندیل آب ہوا کے واسطے جاتے ہین۔ ۱۸۱۸ء مین راؤ اودی بہان جی رئیس رسیو سنگھ اُسکا بھائی منصرم ریاست تھا۔ اودی بہا اپنے ظلم و تعدی کے سبب بصلاح سردارن ریاست سے معزول ہوکر مقید ہوا۔ بجائے اُسکے شیو سنگھ منصرم و حکمران مقرر کیا گیا۔ دسمبر ۱۸۲۳ء مین شیو سنگھ نے اپنے اور رئیس کی طرف سے عہد نامہ اطاعت انگریزی اور باجگزاری بحساب ۔ لکھ روپیہ سالانہ دیا اور سرکار نے وعدہ حفاظت کرکے حکم دیا کہ اگر کوئی وارث اودے بھانجی کا بعد وفات شیو سنگھ کے باقی رہے گا وہی مالک ریاست متصور ہوگا اودے بھانجی بحالت قید ۱۸۴۳ء مین لاولد فوت ہوا۔ لہذا شیو سنگھ جو بطور منصرم حکمران تھا مالک ریاست قرار دیا گیا۔ شیو سنگھ نے ایام غدر ۱۸۵۷ء مین خدمات لائقہ کیے اسواسطے سات ہزار پانسو روپیہ منجملہ پندرہ ہزار رزر خراج کے معاف ہوا۔ اور اضافہ سنبی ۱۰ ہزار روپے سند کے دیا گیا۔ شیو سنگھ نے ۱۸۶۱ء وفات پائی۔ اونکی جگہ پر راؤ امید سنگھ وعہد کہ حین حیات باپ کے انتظام ملکی کرتے تھے

نمبر	نام	نام ریاست	نام حاکم	تعداد رعایا	تعداد افواج وغیرہ					تعداد اتوپ سلامی از سرکار انگریزی
					اتوپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر	
۴۶	ڈونگر پور	اودی سنگھ	ایک ہزار میل مربع	۱۴۳۰۹	بموجب	تحریر	۱۲۵ ہمال ۵۷	۲۰۰ ث ۶۳۲	×	۱۵

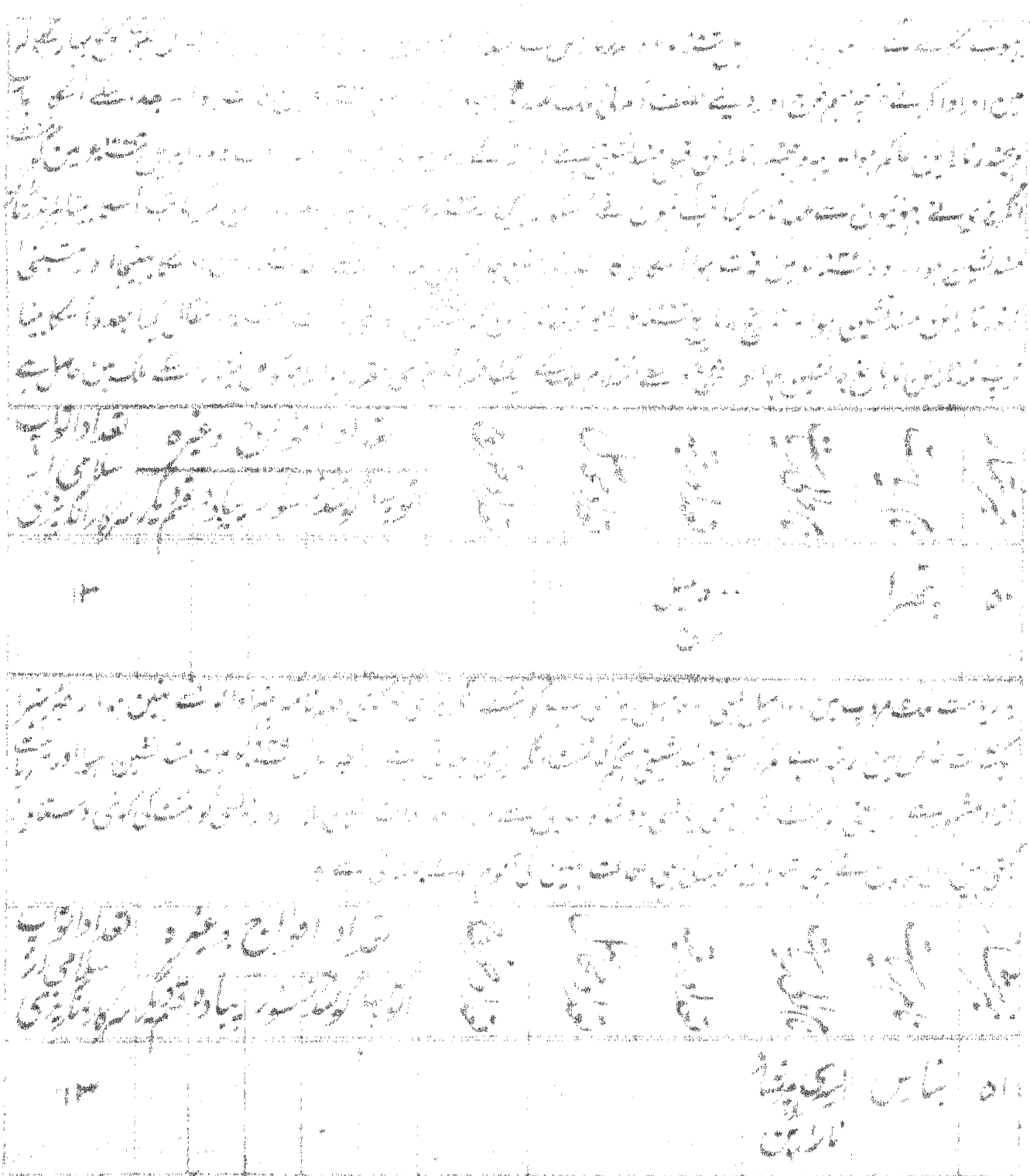

بنیاد اس خاندان کی ظہیر الدین بابر نے رکھی تھی۔ ۱۷۶۴ء میں وفات پائی تب راجہ بلونت سنگھ اسکے جانشین ہوئے ۱۷۷۰ء میں بلونت سنگھ بہار میں غربت و عالم اور شجاع الدولہ کا تابع رہا۔ جب تک بکسر کے ہمراہ شاہ عالم نے انگریزوں سے نبرد آزمائی کی یہ شخص اودھ کے صفر علاقہ دار رہا۔ ۱۷۷۰ء اسکی زمینداری کو کمپنی انگریز میں منتقل ہوئی اس کارروائی کو بالمنٹ ولایت نے نامنظور کیا۔ ۱۷۷۵ء میں وہ علاقہ اودھ کو واپس دیا گیا اور مقرر ہوا کہ بصورت ادائے مالگزاری سالانہ نواب اودھ راجہ بنارس کو اسکے علاقہ پر قابض رہنے دے۔ ۱۷۷۰ء میں بلونت سنگھ نے وفات پائی۔ وزیر اودھ نے چاہا کہ خاندان راجہ کو اسکے علاقہ سے بیدخل کرے۔ مگر گورنمنٹ انگریزی نے زبردستی راجہ چیت سنگھ پسر بلونت سنگھ کو متمکن کرایا۔ اور ۱۷۷۰ء

سنہ ۱۸۱۸ء مین نواب سعادت علیخان رئیس ودہ نے علاقجات جمبی ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ کے گورنمنٹ انگلشیہ کو دیا۔ اسکے شمول مین روہیل کھنڈ بھی تہا۔ اب ریاست رامپور خاص محروسہ سرکار انگریزی مین داخل ہوئی۔ احمد علیخان رئیس رام پور نے سنہ ۱۸۳۹ء مین انتقال کیا۔ اسکے ایک دختر تہی جسکی مسند نشینی نامنظور ہوکر محمد سعید خان پسر کلان غلام محمد خان معزول وارث و مالک ریاست قرار دیا گیا اور اُس سے اقرار نامہ بتاریخ ۱۴ اگست سنہ ۱۸۴۹ء اس مضمون سے لیا گیا کہ اپنے علاقہ کا انتظام بانصاف کرونگا اور رسیلہ سردار دنکے واسطے گزارہ مقرر کرونگا۔ بعد وفات نواب محمد سعید خان اُنکے فرزند محمد یوسف علی خان مسند نشین ہوئے اور نے بہی اقرار نامہ مضمون بالا لکہا یا گیا۔ نواب یوسف علیخان کو بجدے خدمات ششہ ۶ دیہات سرحدی اصلاع سہارنپور و بریلی جمبی ایک لاکھ ۲۸ ہزار ۲۷ روپیے چار آنہ کے سنہ ۱۸۶۰ء مین عطا ہوئے اور خطاب ستارۂ ہند ملا اور سند متبنی عنایت ہوئی بعد وفات نواب یوسف علیخان کے انکے صاحبزادے نواب کلب علیخان صاحب نیس حال رونق افروز مسند ریاست ہین القاب نواب ممدوح کا جو سرکار انگلشیہ سے عطا ہوا ہے یہ ہے

نمبر شمار	نام ریاست	نام حاکم	نام ریاست	مقدار آمدنی	نام حاکم	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر	
۴۸	جاورا	نواب غفور خان		۸۷۲ میل مربع دو سو چالیس روپیہ ہے	۷۵ لاکھ ۵۰ ہزار			۱۵۷	۶۰۰		۱۳

یہ ریاست ملک مالوہ مین نواب غفور خان یعنے نواب امیر خان رئیس ٹونک کے سالہ کو مہاراجہ ہولکر نے عطا کی ہے۔ غفور خان دربار ہولکر مین امیر خان کی طرف سے بطور وکیل حاضر رہتے تہے۔ غفور خان نے سنہ ۱۸۲۵ء مین وفات پائی انکے فرزند غوث محمد خان بعد اُن کے جانشین ہوئے اس ریاست سے کوئی عہد نامہ سرکار انگریز مین علیحدہ نہین ہوا

۱۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ء مین سند اختیار متبنی سرکار سے حاصل کی ہے

نمبر شمار	نام ریاست	نام حاکم	نام ریاست	مقدار آمدنی	نام حاکم	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر	
۴۹	کونچ بہا	نرپت اندر نارائن		ایک ہزار کوس مربع							۱۳

یہ ریاست ملک کمروپ مین ہے۔ سنہ ۱۸۶۳ء مین راجہ نرندر نرائن کو بہوٹیون نے قید کیا تب اُس نے گورنمنٹ انگریزی سے درخواست کی کہ کمپنی میری مدد کرے اور بہوٹیونکو میرے ملک سے نکالدے تو نصف آمدنی گورنمنٹ انگریزی کو دونگا درخواست اُسکی منظور ہوئی

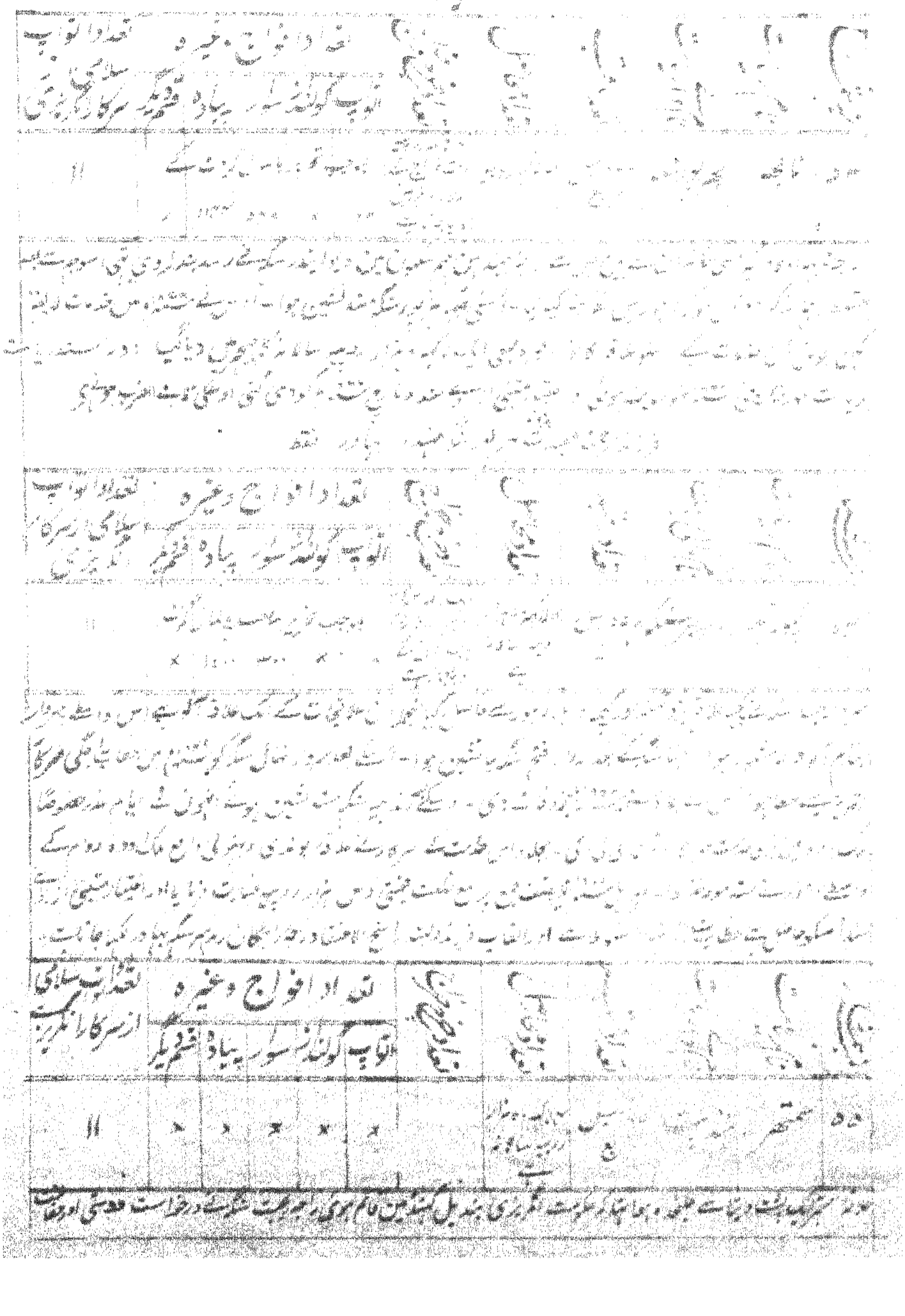

مرقومہ ۱ جلوس فی ۱۲۷۱ ہجری مطابق ۔ نمبر ۱۲۷۱ نواب بتجاع الدولہ بہادر مع خطاب پرتوی ۱۲۷۱ ہجری حکومت مقام زمینداری راجہ
جیت سنگھ بیٹے کیوسٹ بنام گورنمنٹ انگریزی منتقل ہوئی ۔ سنہ ۱۲۷۱ زمینداری موضع ۱ ۔ اپریل ۱۲۷۱ راجہ کو ورثہ سے عطا ہوئی جسکی
زمینداری اختیار ملکی و ملکی وہ بخیال بشرط ادا کرنے ۲ لاکھ ۳۰ ہزار ایک اسی روپیہ مالگزاری اسکے پیدا ہوا اور یہ بھی شرائط کی گئی کہ راجہ جیت سنگھ
سے ملک میں امن پیدا کرے ۔ اور اسکو انتظام جاری کرنے کا دیا گیا ۔ ۱۲۷۱ گورنمنٹ انگریزی سے خبر ہوئی کہ راجہ بنا رہا ہے
لاکھ روپیہ واسطے خرچ تین پلٹن کے دے راجہ نے دینا خرچ فوج کا بکبارگی سے واسطے منظور کیا مگر دو سال بعد جو پیدا
وصول کیا گیا اور یہ بھی نکلا ۔ اپنے سوار کا سرکار کیواسطے دیا کرے جیت سنگھ ان امور کی منظوری میں تامل ہوا اور ادا
تامل کرنے لگا ۔ اسی اثنا میں ظاہر ہوئی بلکہ دریافت ہوا کہ وہ دشمنان انگریزی سے ملکر چاہتا ہے
جیت سنگھ اپنے مکان میں قید کیا گیا ۔ اسمیں فساد ہوا گیا و مقتدہ قتل ہوئے ۔ راجہ مفرور ہوا اور فوج ایک جا کے
سے فرار اگر کئی شکست کھائی ۔ بعد رفع فساد اسکے علاقہ ضبط ہو کر موجب چٹھہ مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۲۷۱ اسکے برادر زادہ راجہ جیت
بشرط ادا کرنے چالیس لاکھ روپیہ مالگزاری کے دیا گیا مگر اسکو اختیارات فوجداری و دیوانی بحال نہیں کئے گئے ۔ راجہ جیت سنگھ مقیم
سیند یا کے پاس بنارس اور ۱۲۷۱ میں وفات پائی ۔ راجہ بھیلا سن ۱۲۷۱ میں فوت ہوئے تب انکے فرزند اودت نارائن
جانشین ہوئے ۔ انکے بعد انکے بیٹے اور مشنبی مہاراجہ ایسری پرشاد تا سن ۱۲۷۱ میں مسند نشین ہوئے ۔ ۱۲۷۱ میں راجہ
صاحب مسند مشنبی سرکار سے حاصل کرنے کا سنا ہے کہ یہ راجہ صاحب کمال خوش اخلاق اور مہمان نواز ہیں ۔

						تعداد افواج وغیرہ			تعداد توپخانہ جی
						توپ	گولندار	سوار	پیادہ	توپ وغیرہ
۵۲	جیند	سروپ سنگھ	۳۳۶ میل مربع	۷ لاکھ روپیہ آمدنی ہے	۱۰	موجب تحریر بحال کرنے کے			

مہاراجہ بھیلا اور راجہ جیند ایک ہی مورث کی اولاد کی ہیں ۔ انکا مذہب ہندو مانک شاہی ہے ۔ ۱۲۷۱ سے یہ خاندان بنارس کے
حاکم ہوا ۔ بھوال سنگھ رئیس جیند تھے ۔ بھوال رنجیت سنگھ رئیس ہوا کہ سب سے پہلے رفاقت انگریزی اختیار کی اور ۱۲۷۱ میں
سند ریاست سرکار عنایت ہوئی ۔ ۱۲۷۱ میں انتظام فوج لشکری دہلی فوج راجہ جیند مقدمہ انگلیس جاتی تھی اور ہنگام سرکاری
فوج نے دہلی میں فتح نمایاں پائی ۔ اسکی ہمراہی بھی بعوض ان خدمات کے راجہ جیند کو سرکار نے علاقہ دوآبہ بھی ایک لاکھ
۱۲ ہزار ۸ سو تیرہ روپیہ انعام دیا ۔ ریاست سے پچاس سوار واسطے کار سرکار کے دیے
جاتے ہیں ۔ ۱۲۷۱ میں از روئے سند راجہ سروپ سنگھ کو اختیار مشنبی دیا گیا
جیت سنگھ ۔ بھوال سنگھ ۔ رنجیت سنگھ ۔ سروپ سنگھ رئیس حال ہے بعد دیگرے
اس ریاست میں
مسند نشین ہوئے ۔

کا بنیاد رکھا۔ اسکا جانشین اسکا بھائی گوبیل قوم راجپوت کی ریاست ہے۔ مورث اعلیٰ گوہیل نامی تھا اسکے تین فرزند تھے اون تینوں کی اولاد سے تین مسل ہوئے۔ رلنوجی جس سے بونگر سان ہی رئیس رانی۔ سیاجی رستی بنا۔ شہر جونگر کی بنیاد بھون سنگھ نے ۱۷۲۳ء میں ڈالی۔ بھون سنگھ اور اسکے فرزند راول اکرامی اور پوتے بخت سنگھ نے نہایت کوشش ترقی تجارت اور اسداد دزدی دریا میں کی۔ لہذا انگلش دوست نہایت ہوکر اور گورنمنٹ بمبئی بھیجا ہوا۔ راول بخت سنگھ بعد اسکا بیٹا بھگ سنگھ اور اسکے بعد اسکا فرزند اکبری جانشین ہوکر ۱۸۴۸ء میں فوت ہوا۔ اسکے بعد اسکا بھائی مہیوت سنگھ مسند نشین ہوا۔ اوسکو سند تبنی مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۵ء کو ملی ہے۔

نمبر	نام	خطاب	نام ریاست	مقدار آمدنی	نام حاکم	تعداد افواج وغیرہ			تعداد توپ سلامی اگر کسی کو ملی ہے
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	
۵۹	رتلام	بہیرونسنگھ	پانچ میل مربع	۳۰۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے	۸۴ ہزار سلیم شاہی جو سرکار انگریز کو ملتا ہے					۱۱

راجہ رتلام ٹھاکر راجہ قوم راجپوت مغربی مالوہ میں تصور کیا جاتا ہے۔ یہ راجہ چوراسی ہزار سلیم شاہی جو سرکار انگریزی سرکار سے متعلق ہے کو خراج دیتا ہے۔ ۵ جنوری ۱۸۱۸ء کو عہدنامہ میں دولت راؤ سندھیا اور ہزاب سنگھ راجہ رتلام کو ساتھ سرکار انگریزی عہدنامہ اختیار کرکے راجہ اور دست نشین سندھیا کا اسکی ریاست سے قرار پایا۔ ہزاب سنگھ ۱۸۱۹ء میں فوت ہوا۔ اسکے بعد جوت سنگھ بسفارش مدن ٹاکرم صاحب جانشین ہوا۔ جوت سنگھ ۲۰ اگست ۱۸۳۸ء میں فوت ہوا۔ بعد اسکے اسکا پسر سنی بہیرون سنگھ مسند نشین ہوکر تاریخ ۲۰ جنوری ۱۸۳۹ء ہوا۔ بعدہ اسکا فرزند رنجیت سنگھ وارث ریاست ہوا۔ جوت سنگھ نے حوضدسالم بلوہ میں کی جو صلہ اس خدمت کے اسکے فرزند بہیرون سنگھ کو خلعت تین ہزار روپیہ کا مع خطاب گورنمنٹ دیا گیا۔

نمبر	نام	خطاب	نام ریاست	مقدار آمدنی	نام حاکم	تعداد افواج وغیرہ			تعداد توپ سلامی اگر کسی کو ملی ہے
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	
۶۰	پنا	راجہ بہادر	۶۸۸ میل مربع ہے	۳ لاکھ روپیہ سالانہ ہے	خراج سرکار انگریزی کو دیتا ہے	×	×	×	×	۱۱

جب انگریزی داخلت ملک بوندیل کھنڈ میں ہوئی راجہ کشور سنگھ پنا پر قابض تھا۔ بموجب سند مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۱۸ء کے ریاست قائم کیا گیا۔ کشور سنگھ بسبب بدعملی کے معزول ہوجانے اسکے فرزند ہرجس راؤ کا برادر جانشین مقرر ہوا وہ بھی لاولد فوت ہوا تب ۱۸۴۹ء میں اسکا بھائی مرتپت سنگھ مسند نشین ہوا۔ بعوض خدمات ۱۸۵۷ء مرتپت سنگھ کو اختیار متبنی فرزند نے سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء اور خلعت قیمتی بیس ہزار روپیہ کا صادر ہوا اور نیز خطاب عہد رکھا ہوا۔ مرتپت سنگھ ۱۸۶۷ء میں فوت ہوئے اسکے فرزندان لچھمن سنگھ جانشین ہوئے۔

[illegible] کے ساتھ منظور ہوا۔ بجیت سنگھ
نے ۱۸۱۸ء میں وفات پائی تب اسکا بیٹا مہدو جیت رئیس حال جانشین ہوا۔ راجہ مہدو جیت کے دو فرزند ہیں جنر سنگھ اور رام سنگھ
اور اختیار متبنیٰ از روئے سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء اسکو دیا گیا قوم انکی بدیلہ راجپوت ہے

نمبر	نام ریاست	نام حاکم	نام خطاب	تعداد آمدنی	نام حاکم حال	نام خطاب	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
							توپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۵۶	جوناگڈہ	مہابتخان	×	۶ لاکھ روپیہ ہے			×	×	×	۸	×

یہ ریاست ماتحت احاطہ بمبئی ضلع سورت ملک کاٹھیاواڑ میں ہے ہمیشہ اسکے حاکم راجپوت قوم چوڑاسامی تھی ۱۴۳۶ء میں بادشاہ گجرات نے فتح کیا۔ ۱۷۳۰ء میں شیر خان بابی ایک سپاہی خوش نصیب نے صوبہ داران مغلیہ کو خارج کرکے ملک پر قبضہ کیا۔ اسکے بعد اسکا فرزند صلابتخان جانشین ہوا۔ بعدہ اسکا فرزند بہادر خان بعدہ اسکا فرزند مہابت خان بعدہ اسکا فرزند حامد خان حاکم ریاست ہوئے۔ حامد خان نے اقرارنامہ ترک ملازمی دربار سرکار انگریزی میں داخل کیا۔ اور ۱۸۳۱ء میں فوت ہوا۔ بعدہ اسکے فرزند بہادر خان جانشین ہوکر ۱۸۴۱ء میں وفات پائی۔ اسکے بعد اسکا فرزند حامد خان جانشین ہوکر ۱۸۵۱ء میں لاولد فوت ہوا۔ تب اسکا بھائی مہابت خان نواب حال مسند نشین ہوئے اور سند متبنیٰ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء ملی ہے۔

نمبر	نام ریاست	نام حاکم	نام خطاب	تعداد آمدنی	نام حاکم حال	نام خطاب	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
							توپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۵۷	جام نوانگر	دیناجی	×	۶ لاکھ روپیہ ہے			۸	×	×	۸	×

یہ ریاست کاٹھیاواڑ میں ماتحت احاطہ بمبئی قوم جاڑی راجپوت کی ہے یہ خاندان ملک عجم سے آکر یہاں آباد ہوا اور قریب ۱۶۰۰ء کے خاندان مذکور کو نکالکر تواناگر آباد کیا۔ رئیس کا لقب جام ہے۔ جام جسا جی سے ۷ جنوری ۱۸۱۳ء میں سرکار انگریزی نے واسطے درزی دریا کے مشروط جام حال دیناجی میں انکو سند متبنیٰ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء عطا ہوی ۔

نمبر	نام ریاست	نام حاکم	نام خطاب	تعداد آمدنی	نام حاکم حال	نام خطاب	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
							توپ	گولندار	سوار	پیادہ	قسم دیگر
۵۸	نوانگر	جسونت سنگھ	×	۸ لاکھ روپیہ ہے			×	×	×	×	×

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	خطاب	جائداد کا حال	تعداد توپ	تعداد افواج وغیرہ: سوار	پیادہ	تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
۶۳	چنبہ نورپور	جگت سنگھ	راجہ	۱۲۴۰ مربع میل	۳ لاکھ روپیہ سالانہ ہے	×	×	×	×	۱۱

کنور سوہنی سادہ وارث مسند و پت رئیس پٹیالہ وقت نابالغی کے جو بسبب پیدائش مرزئے ہوئی تھی اس بہت ملک اپنے قبضہ میں کر لیا۔ جب نابالغی سادہ ملک بدیل بالغ ہوئے۔ مصلحتاً اسکا ملک مقبوضہ اسکو پھیرا اس سے سنا لعبت حاصل کی گئی۔ اور سند موروثہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء سوہنی سادہ کو عنایت ہوئی اور دولوٹ نقارہ سوہنی سادہ علی بہادر کو دینا بلنا سعاف ہوا۔ سوہنی سادہ کے ۵ فرزند سبحان چراغ سنگھ۔ بھت سنگھ۔ پرتھی سنگھ۔ بھگوت۔ بھگت سنگھ تھے۔ اس نے سنہ ۱۸۴۶ء میں اپنے علاقہ کو پانچوں بیٹوں پر تقسیم کیا۔ یہ تقسیم گورنمنٹ انگریزی سے منظور و تسلیم ہوئی۔ سبحان چراغ بھت بدیل سنگھ کو ہدایت کی گئی کہ بعد وفات سوہنی سادہ کے چراغ سنگھ بھرگوان کے ساتھ سند و سلسلہ کیا جاوے۔ اور دوسرے بھائی اپنا اپنا حصہ تا حیات اپنے قبضہ میں رکھیں اور اپنے تئیں تحت چراغ سنگھ تصور کریں۔ سنہ ۱۸۴۶ء میں سوہنی سادہ نے وفات پائی شکایت مذکورہ کی تعمیل ہوئی۔ اور بعد وفات بھرگوان ۳ سال تک چراغ سنگھ نے شاہ جہانپور پر کیا گیا۔ اور بھرگوان نے تئیں اپنی اپنا علاقہ جو ضلع [illegible]

[illegible] کے چراغ سنگھ کو سپرد کر دیا۔ تا سنہ ۱۸۴۶ء سوہنی سنہ ۱۸۴۶ء کو چراغ سنگھ کو خطاب راجگی عطا ہوا۔ اور ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء میں ۱۱ توپوں کی سلامی مقرر ہوئی۔ علاقہ نورپور ضلع شاہ پور کے علاقہ جات نورپور ضلع شاہ پور کے ضلع شاہ پور کے ضلع شاہ پور کے

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	خطاب	جائداد کا حال	تعداد توپ	تعداد افواج وغیرہ: سوار	پیادہ	تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
۶۴	سندی	بلیر سین	راجہ	ایک لاکھ روپیہ سالانہ ہے	۹	×	×	۱۷۵۰	۱	۱۱

ریاست قدیم خاندان راجپوت کی تھی سند سرکار انگریزی عہدنامہ لاہور مرقومہ ۹ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء سے آئی کل حکومت ہوئی

سند ۲۴۔ اکتوبر سنہ ۱۸۴۶ء راجہ بلیر سین اور اسکے ورثا کو علی رئیس حال بلیر سین ہیں جو سنہ ۱۸۴۶ء میں بعد وفات آپ

باپ کے مسند نشین ہوئے۔ ۱۱ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء کو خطاب

[illegible]

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آمدنی	نام خاندان حکمران	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولندار	سوار	پیادہ	
۶۱	چرکھیری	جیسنگھ دیو	۸۸۰ میل مربع	۵ لاکھ روپیہ سالانہ ہے	۸ ہزار پانسو تراسی روپیہ ۹ پائی	×	×	×	×	۱۱

ہنگام فساد اولاد جہتر سال علاقہ چرکھیری سے راجہ بچے بہادر سنگھ پسر دل ہوا۔ جب علی بہادر ملک بندیل کھنڈ میں داخل ہوا اُسکے ہمراہ راجہ بچی بہادر سنگھ تھا۔ علی بہادر نے علاقہ چرکھیری پر بچے بہادر سنگھ کا داخل کرا دیا۔ اور بچی بہادر سنگھ سے عہد نامہ دوستی و اتحاد ۱۸۱۰ء میں علی بہادر نے لکھا لیا۔ راجہ بچی بہادر سنگھ نے ۱۸۱۰ء میں اطاعت گورنمنٹ انگریزی قبول کی۔ اسکو موجب عہد نامہ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۸۱۰ء و ۲۰ مارچ ۱۸۱۲ء رئیس چرکھیری قرار دیا۔ بچی بہادر سنگھ کے صرف ایک بیٹا صلبی گوبند اس نامی تھا جو اُسکی زندگی میں فوت ہوا۔ بعد ازاں بچے بہادر نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ میرے بعد میرا پوتا رتن سنگھ پسر بخیت سنگھ جو زوجہ غیر منکوحہ سے ہے میرا وارث قرار دیا جائے سو اُسکے کوئی بک جدی جانشین اُسکا قرار نہ دیا جائے اس تجویز کو گورنمنٹ انگریزی نے بھی منظور کیا۔ راجہ رتن سنگھ نے ۱۸۵۷ء میں بڑی خیر خواہی کی بالعوض اُسکے اختیار مسبق اردے سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء اُسکو دیا گیا اور جاگیر بیس ہزار روپیہ کی مع خلعت عطا ہوئی اور حکم سلامی ۱۱ ضرب کا صادر ہوا۔ سوائی اسکے پرگنہ فتح پور بھی بطور انعام ملا۔ رتن سنگھ ۱۸۶۸ء فوت ہوئے تب اُن کے فرزند بچے سنگھ دیو جانشین ہوئے۔

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آمدنی	نام خاندان حکمران	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولندار	سوار	پیادہ	
۶۲	بجاور	بہاپرتاب سنگھ	۹۲۰ میل مربع ہے	سوا رہے تین لاکھ روپیہ سالانہ ہے	نامعلوم	×	×	×	×	۱۱

بانی خاندان بجاور نرسنگھ دیو پسر زوجہ غیر منکوحہ جگت راج بندیلہ ہے۔ جب علی بہادر ملک بندیل کھنڈ پر حملہ آور ہوا نرسنگھ دیو نے اسکی اطاعت سے انکار کیا آخر جنگ میں مارا گیا۔ راجہ ہمت بہادر نے علی بہادر سے سفارش کرکے اُسکے بیٹے کیسری سنگھ کو علاقہ دلوایا۔ جب گورنمنٹ انگریزی بندیل کھنڈ میں دخیاب ہوئی کیسری سنگھ زندہ تھا۔ بسبب تنازع راجہ چرکھیری و بجاور کیسری سنگھ کو سند ریاست نہیں ملی وہ ۱۸۱۹ء میں فوت ہوا تب اُسکا فرزند رتن سنگھ جانشین ہوا اور تنازع بابھی رفع ہوئی۔ ۱۲ مارچ ۱۸۱۲ء کو اسنی سند ریاست پائی۔ اور ۱۰ دسمبر ۱۸۳۳ء میں رتن سنگھ فوت ہوا اُسکے کوئی اولاد نہ تھی جب درخواست اُسکی رانی کے اُسکا بھتیجا بہپ سنگھ جانشین مقرر کیا گیا۔ راجہ بہپ سنگھ کے بعد اُسکے فرزند بہان پرتاب سنگھ مسند نشین ہوئے۔ بموجب سند مورخہ ۱۸۶۲ء کے راجہ صاحب کو خلعت اور ۱۱ ضرب سلامی سرکار سے عطا ہوئی اور ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء کو موجب سند اُنکو اختیار مسبق دیا گیا فقط

نمبر	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آبادی	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر	از سرکار انگریزی
۶۷	رادھن پور	زورآور خان	۸۳۳ میل مربع	[illegible]	معلوم	×	معلوم	۲۳۳ سوار	۳۳۰ پیادے	ندارد	۱۱

یہ ریاست [illegible] سے قریب دو صو برس کے ہوئے کہ بہادر خان بانی اس خاندان کا اصفہان سے آیا تھا سلطنت دہلی اولاد و جاگیر [illegible] اور [illegible] بحرت کی طرف سی ہوتی رہی [illegible] خان رئیس خاندان نے رادھن پور وغیرہ معافی میں پایا۔ [illegible] خان اور [illegible] خان سے جب انتظام امیر خان مرحوم امیر خان تنہا مالک ہوا۔ اسکے بھی دو فرزند شیر خان [illegible] خان مرحوم شیر خان مالک ریاست ہوا۔ اسکے ساتھ عہد نامہ [illegible] ہوا۔ اسکے بیٹے [illegible] خان مالک ہوا۔ اسکے ساتھ عہد نامہ [illegible] ہوا۔

نمبر	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آبادی	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر	از سرکار انگریزی
[illegible]											گیارہ ضرب

یہ ریاست کاہیاد [illegible] راجپوت کی ہے [illegible] ساتھ عہد نامہ ۱۸۱۸ء میں بابت ترک [illegible] میں منظور ہوا۔ [illegible] خان مالک ہے

نمبر	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آبادی	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر	از سرکار انگریزی
۶۹	دونگر پور	[illegible]	شاید یہ ریاست ملک کاٹھیاواڑ میں ہے اور راجہ خطاب								۱۱ توپ سلامی پاتی ہیں

نمبر	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آبادی	تعداد خراج بسرکار انگریزی	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	قسم دیگر	سرکار انگریزی
۷۰	اجی گڑھ		۳۴۰ میل مربع	ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ	لاعلم	×	×	×	×	×	گیارہ ضرب

حاصل اس مقام کا بنام رجہ [illegible] تھا راجہ بخت سنگھ عرف بخت بلی بوتا جنگ مرہٹہ کو علی بہادر سے بیدخل کرکے اس درجہ

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آمدنی	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ			تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	
۶۵	پالن پور	فیروز خان	۲۳۸۴ میل مربع	۱۳ لاکھ روپیہ سالانہ ہے	۴۵ ہزار پانسو روپیہ گائکوار کو دیے جاتے ہیں	بموجب تحریر	×	۶۲۲	۱۰۰۰	۱۱

یہ ریاست ماتحت احاطہ بمبئی ہے رئیس قوم افغان لوہانی ہیں مورث اعلیٰ اس اس خاندان نے مطابق دیوانی کا اکبر شاہ بادشاہ دہلی سے حاصل کیا ۱۸۰۵ء میں دیوان فیروز خان نے ساتھ عہدنامہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوا ۱۸۱۷ء میں فیروز خان کو بندوبستیوں نے قتل کیا اور اسکے فرزند فتح خان کو گرفتار کرکے غمگین خان عم فیروز خان کو دیوان مقرر کیا۔ مگر باعانت گورنمنٹ انگریزی و سرکار گائکوار فتح خان ولد فیروز خان دیوان مقرر ہوا۔ اور غمگین خان منتظم ریاست قرار دیا گیا۔ فتح خان نے ۱۸۴۸ء میں انتقال کیا بجائے اسکے اسکا فرزند زور آور خان رئیس حال مسند نشین ہوا۔ اُسنے خدمات لائقہ ۱۸۵۷ء میں کین۔ لہذا اُسکو سند سنبلی مورخہ ۱۱ ۱۸۶۲ء عنایت ہوئی فقط

نمبر شمار	نام ریاست	نام حکمران	رقبہ	آمدنی	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی از سرکار انگریزی
						توپ	گولنداز	سوار	پیادہ	
۶۶	پیپلیہ	غمگین خان	۵۰۰ میل مربع	۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ ہے	۶۱ ہزار روپیہ سالانہ گائکوار کو موقوف کرکے انگریز کو دیا جاتا ہے	×	×	×	×	۱۱

یہ ریاست کاٹھیاواڑ ماتحت احاطہ بمبئی ہے۔ شاہنشاہ اکبر بعوض خدمات فوج مبلغ ۳۵ ہزار روپیہ سالانہ اس ریاست سے لیتا تھا عجب سنگھ ۱۸۰۶ء میں مسند نشین ہوا۔ اُسکے دو فرزند رام سنگھ و ماہر سنگھ تھے۔ رام سنگھ بین حیات پدر مسند نشین ہوا۔ اُسکی عادات بد تھیں لہذا گائکوار نے اُسکے فرزند پرتاب سنگھ کو رئیس بنایا۔ بعد فوت رام سنگھ ماہر سنگھ نے دعوی ریاست بابن بیان پیش کیا کہ پرتاب سنگھ رام سنگھ کا بیٹا نہیں بلکہ زر خرید و متبنی زوجہ رام سنگھ ہے۔ صاحب رزیڈنٹ بروڈہ کی تحقیقات میں دعوی ماہر سنگھ کا ثابت ہوا۔ اور گائکوار نے بھی منظور کیا مگر ماہر سنگھ نابینا تھا۔ لہذا اُسکے فرزند کلان بیری سال کو تاریخ ۱۵ نومبر ۱۸۳۱ء مسند نشین حکومت کیا اور اپنی حکومت راج پیپلیا کی سپرد گورنمنٹ انگریزی کے کردی اور راجہ نے وعدہ کیا ۱۲ ہزار ۶۵ ہزار خراج در لیہ دربار انگریزی گائکوار کو دیا کریگا۔ بیری سال مذکور نے ۱۸۶۰ء میں اپنے فرزند گمبھیر سنگھ کو مسند نشین کرکے خود کہ بردوز ہوا۔ اُسکو سند سنبلی مورخہ ۱۱ مارچ

۱۸۶۲ء ملی ہے فقط

جب رنجیت سنگھ کا چچا مارا گیا تو رنجیت سنگھ تخت نشین ہوا۔ اور اسکے بعد اسکا فرزند کھڑک سنگھ اور اسکا فرزند نونہال سنگھ جانشین ہوئے
جو بہ خیر خواہی شاہ شجاع اسکے سرداروں نے کی تھی ہر ایک کو خلعت سرکار سے عنایت ہوئے +

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
نمبر	نام محال	نام پرگنہ	تعداد محال	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد انواب سلامی
					توپ	گولندار	سوار	پیادہ	از سرکار انگریزی
۷۳	سیتامئو	راجہ شنکھ			×	×	۴۰	۳۰۰	گیارہ ضرب

یہ علاقہ ان بھی ملک مالوہ میں ہے سے نکلا ہے جب مرہٹہ سے لڑائی ہوئی اسکے فرزند دوم منصور اس نے
علاقہ سیتامئو کو نظام سے چھین کر اپنے قبضہ میں کیا۔ سابقہ غدر میں یہ سیتامئو شاہی اس ریاست سے ہوسے کو لیفٹ انگریزی
سیتامئو کا ملنا ناظم کے سپرد ہوا۔ جب سے یہ ریاست جدا ہوئی اور اسکے متعلق ہوئی جب راجہ رام سنگھ رئیس حال کو عنایت کی دیا

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
نمبر	نام محال	نام پرگنہ	تعداد محال	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد انواب سلامی
			بابت آمدنی	خراج	توپ	گولندار	سوار	پیادہ	از سرکار انگریزی
					×	×	×	×	گیارہ ضرب

قریب سے ریاست ہوئی ہے اور ہمیشہ سے ہوئی ہے سنگھ پر رام نے صلح دولت اور ملک مالوہ میں
پیدا ہوئے اور اسکے بعد اسکا فرزند ہوئے نرسنگھ گڈھ ۔ منع خطاب نواب اختیار کیا ۔ ۱۸۱۸ء میں وفات نواب سنگھ
ہوئی اور اسکے بعد اسکا فرزند ۔ ۱۸۱۸ء میں فوت ہوئی اسکے بعد اسکا بھتیجی موتی سنگھ تخت نشین ہوا ۔ ۱۸۱۸ء میں
بسبب انتظام ملک ریاست سے معزول ہوکر ریاست اسکے چچا گوپال سنگھ کو سپرد ہوئی ۔ بعد وفات گوپال سنگھ

ریاست ہوئی سنگھ کو سپرد ہوئی فقط

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
نمبر	نام محال	نام پرگنہ	تعداد محال	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد انواب سلامی
					توپ	گولندار	سوار	پیادہ	از سرکار انگریزی
۷۵	نرسنگھ گڈھ	نرسنگھ گڈھ	۳۱۱۵۰ روپیہ	۲۰۰۰ روپیہ	×	×	۲۰۰	۷۰۰	گیارہ ضرب

یہ ریاست لکھنؤ کی شاخ ہے اور جس کا نقشہ یوان ہے
فقط

افلاس کو پہونچا یا لیکن اس نے بہ بجوی علی بہادر سے دو لاکھ روپیہ روز لینا قبول کیا ۱۸۰۳ء میں جب انگریزی عملداری بندیل کھنڈ میں ہوئی تو بخت بلی کے واسطے تین ہزار روپیہ گھ ہر شاہی ماہواری مقرر ہوئے ۔ ۸ جون ۱۸۰۳ء میں ایک جزو علاقہ اُسکو دیا گیا اور پنشن نقدی موقوف ہوئی ۔ ۱۰ جون ۱۸۳۷ء کو بخت بلی نے وفات پائی اُسکا پسر کلان مادھو سنگھ جانشین ہوا ۔ وہ بھی ۱۸۴۹ء میں لاولد فوت ہوا ۔ تب اُسکا بھائی جیت سنگھ اُسکی جگہ مقرر ہوا ۔ اور ۲۲ جون ۱۸۵۳ء میں اُس نے وفات پائی ۔ اوسکا بیٹا بچے سنگھ جانشین ہو کر ۱۲ ستمبر ۱۸۵۹ء میں فوت ہوا ۔ سرکاری تجویز ضبطی علاقہ اجی گڈھ کی ہوئی والدہ بچے سنگھ متوفی نے درخواست کی کہ رنجور سنگھ برادر بچے سنگھ جو زوجہ غیر منکوحہ سے ہے جانشین ہو ۔ رپورٹ اسکی ولایت کو گئی وہاں تحقیقات ہوتی رہی کہ بلوہ ۱۸۵۷ء میں ہوا ۔ اور پسر فرزند علی ملازم ریاست اجی گڈھ نے مشہور کیا کہ لکھپال سنگھ پسر زوجہ غیر منکوحہ جیت سنگھ رئیس اجی گڈھ تھا اُس سے امینت ضلع میں خلل پڑا ۔ مگر چونکہ والدہ بچے سنگھ اپنی دوستی سے سرکار میں قائم رہی ۔ لہذا یہ تجویز دعوی سرکار بابت ضبطی علاقہ ملتوی رہی ۔ اور ارروئے سند موروخہ ۹ ستمبر ۱۸۵۹ء کے رنجور سنگھ برادر ثانی اُنہیں شرائط پر رئیس علاقہ کیا گیا ۔ جن شرائط پر الحکمان سابق قابض تھے رنجور سنگھ کو اختیار متبنی کرنے کا بموجب سند موروخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۰ء کو دیا گیا

			تعداد محاصل	تعداد خراج سرکار انگریزی	تعداد افواج وغیرہ				تعداد انواب سلامی از سرکار انگریزی
					انواب	گولندار	سوار	پیادہ	
۷۱	بچے خان	۳۵۰ میل مربع	۳ لاکھ روپیہ سالانہ ہے	۵۸ ہزار ۷ سو ۶۴ روپیہ ۱۵ ۶ پائی	×	×	×	×	گیارہ ضرب

ماتحت احاطہ بمبئی ۔ باقی اس خاندان کا مرزا جعفر نظام عرف مومن خان ہے بعد اسکے اُسکا فرزند مفخر خان عرف نورالدین جانشین ہوا اُسکے ساتھ ۲۳ اپریل ۱۸۱۷ء کو انگریزوں نے عہد مہ دوستی و تفویض قلعہ مذکور کیا ۔ بعدہ اُسکا داماد نجم الدین خان جانشین ہوا ۔ اور اُسکو مرزا امانی پسر غیر منکوحہ نورالدین نے خارج کر کے اپنی حکومت قائم کی ۔ بعدہ اسکا فرزند فتحعلیخان بعدہ اُسکا بھائی بندہ علیخان جانشین ہوئے ۔ بندہ علیخان نے ۱۸۴۱ء میں وفات پائی تب اُسکا بھتیجا حسین یار خان جانشین ہوئے اُسکو اختیار متبنی موجب سند موروخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۰ء دیا گیا ۔ لقب نکھانواب ہے

			تعداد محاصل	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد انواب سلامی از سرکار انگریزی
					انواب	گولندار	سوار	پیادہ	
۷۲	سلانہ	۱۰۰ میل مربع	۲ لاکھ ۴۹ ہزار روپیہ سالانہ ہے	۴۲ ہزار روپیہ سرکار انگریز کو دیا جاتا ہے	×	×	×	×	گیارہ ضرب

۱۸۱۰ء میں کشوری سنگھ رئیس سلانہ فوت ہوا ۔ اُسکے دو فرزند مان سنگھ و جی سنگھ تھے ۔ پہلا رئیس ہوا اور دوسرا سلانہ پر قابض ہوا ۔ بعد جینگے اُسکا فرزند بچھن سنگھ جانشین سلانہ ہوا ۔ اُسکے بعد اسکا فرزند فتح سنگھ لاولد فوت ہوا ۔

نمبر	نام			تعداد محاصل	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ انواب	تعداد افواج وغیرہ انواب سلامی
						توپ گولندار سوار پیادہ	از سرکار انگریزی
۷۶	چھتیا	رام سنگھ	راجہ	۱	×	× × × ×	گیارہ ضرب

بنگالے سے یورپ سمت ایک چھوٹی سی ریاست ہے اور ریاست اسکی چھتیا ہے تاریخ ۱۰ مارچ ۱۸۲۶ء میں راجہ رام سنگھ سے عہدنامہ اطاعت وحمایت [illegible] ہوا راجہ رام سنگھ نے بعد عہدنامہ ہوا بعد [illegible] علاقہ [illegible] کے جو [illegible] سے [illegible] انگریزی میں [illegible] ہوا۔ بعد اسکے راجہ نے بخوشی اپنے [illegible] واسطے [illegible] ریاست اسکی [illegible]

نمبر	نام			تعداد محاصل	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ انواب سلامی	
						توپ گولندار سوار پیادہ	از سرکار انگریزی
۷۷	چمپا	سرسنگھ		[illegible]	[illegible]	× × × ×	گیارہ ضرب

[illegible] پنجاب میں [illegible] ریاست [illegible] قوم راجپوت [illegible] ہے [illegible] آئی جسکا ایک جھنڈا مہاراجہ [illegible] بس اتنا پتہ کہ [illegible] ہے [illegible] حکم سرکار انگریز میں آیا۔ [illegible] چمپا [illegible] میں [illegible] ہے [illegible]

نمبر	نام			تعداد محاصل	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ انواب سلامی	
						توپ گولندار سوار پیادہ	از سرکار انگریزی
۷۸	بانی			ایک لاکھ روپیہ ہے	[illegible]		پہلے ۹ تھی اب ۱۱ ہے

ملک بندیل کھنڈ میں وا الریاست اسکی موضع کدورا ہے نواب شہاب الدین عرف [illegible] ملک [illegible] بن میر محمد سعادت غازی ابن [illegible] خیرو جنگ میر الامرا ابن نواب میر قمر الدین خان نظام الملک آصف جاہ بہادر حیدر آبادی نے بادن موضع ضلع ہاپی میں سرکار جیسوا سے پائی ہے۔ اسی وجہ سے اس خاندان کا لقب بادنی مشہور ہوا۔ جب بندیلکھنڈ میں تسلط انگریزی ہوا نواب نصیر الدولہ قابض ریاست تھی۔ انہوں نے ۱۸۱۵ء میں وفات پائی۔ بعدہ اُنکے فرزند امیر الملک مسند نشین ہوئے۔ بعدہ اُنکے فرزند محمد حسین خان ۱۸۳۰ء میں جانشین ہوئے۔ نواب محمد حسین خان نے ۱۸۳۵ء میں واسطے سفر مکہ معظمہ کے اجازت چاہی اور درخواست کی کہ میرا فرزند کلان مہدی حسین خان جانشین قرار دیا جائے۔ دونوں درخواست محمد حسین خان کی منظور ہوئیں مگر بسبب بلوہ نواب صاحب مکہ معظمہ کو نہیں گئے تاہم مہدی حسین خان کو خطاب نوابی دیا گیا۔ اور اختیار ریاست باوجود حیات والد اُنکے ہاتھ میں ۱۸۵۷ء میں فوت ہوئے۔ جب عبد الصمد حسین ایک بیٹے نے مہدی حسین خان کی اصلیت میں شک ڈالدیا اور چاہا کہ خود جانشین ہو۔ مگر

نمبر شمار	نام ریاست	نام ابلی یا تعداد قبہ	آبادی	خزانہ	تعداد اتواج	تعداد اتواج پیادہ
۸۵	اودے پور خرد معروف بہ بہن	جیت سنگھ	مثل مہاراج	سالانہ ۔۔۔	۔۔۔	۹ ضرب

یہ خاندان سسودیا ولا کلان پرتاب سنگھ معروف بہ ابلی باقی خاندان ہار ہا ہے ۔۔۔ نومبر ۱۸۳۳ء کو عہدہ مدرجہ اول پر بھی اجیر کیا

نمبر	نام ریاست	نام والی ریاست	آمدنی	خرچ	تعداد افواج وغیرہ				تعداد القاب سلامی از سرکار انگریزی
					القاب	گولندار	سوار	پیادہ	
۸۲	کہلور	میر احمد	×	×	×	×	×	×	پہلے ۷ تھی اب ۱۱ ہے

والی ریاست اسلمی بلاسپور ہے۔ یہ علاقہ بیچ دریائے ستلج کے واقع ہے۔ علاوہ شرق ستلج بموجب سند مورخہ ۸ مارچ ۱۸۱۵ء راجہ مہاچند کو واگذاشتہ ہے۔ علاقہ غربی ستلج بموجب سند مورخہ ۱۲ مارچ ۱۸۱۵ء کہلور کو عطا ہوا۔ نام رئیس حال کا میر احمد قوم راجپوت ہے۔ بجلدوے خدمت مشقہ سکھ اسکا خطاب میر ہوا اور سات ضرب سلامی مقرر ہوئی فقط

نمبر	نام ریاست	نام والی ریاست	آمدنی	خرچ	تعداد افواج وغیرہ				تعداد القاب سلامی از سرکار انگریزی
					القاب	گولندار	سوار	پیادے	
۸۳	ساونت واڑی	کبیر ساونت	۹۰۰۰ روپیہ سالانہ						گیارہ ضرب

ماخذ احاطہ بمبئی ساونت نوک مقام واڑی میں رہتی ہیں اصل کی خاندان بھوسلے سے ہے۔ رئیس اول یہاں کا کبیر ساونت تھا۔ جس نے ۱۷۱۴ء میں ساہوجی جانشین سیواجی سے سند ریاست حاصل کی اور بعض ملک پر قابض ہوا۔ ۱۷۳۳ء میں اسکا پوتا بھوندساونت جانشین ہوا اسکے ساتھ سرکار انگریزی نے عہدنامہ مرقومہ ۱۷ اپریل ۱۷۳۳ء بابت صلح اختتنی دوامی منعقد کیا۔ اسکے بعد اسکا پوتا مہندر ساونت ۱۷۳۹ء میں جانشین ہوا۔ اسکے بعد اسکا فرزند کبیر ساونت ۱۷۸۴ء میں جانشین ہوا۔ ۱۸۱۸ء میں لاولد فوت ہوا۔ زوجہ کبیر ساونت نے رام چند ساونت عرف بہاؤ صاحب کو متبنی کیا۔ یہ شخص ۱۸۳۱ء میں مارا گیا۔ اسکی جگہ بھوندو ساونت جانشین ہوا۔ اسکے بعد اسکا فرزند کبیر ساونت بعمر حال جانشین ہوا۔ اسکے وقت میں بدنظمی نہایت کو پہونچی۔ تب گورنمنٹ انگریزی نے ۱۸۳۹ء میں انتظام ملک اپنے قبضہ میں کرلیا۔ رئیس کا لقب سردیسی ہے اسکو استحقاق متبنی بموجب سند مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۴۲ء کے حاصل ہے

نمبر	نام ریاست	نام والی ریاست	آمدنی	خرچ	تعداد افواج وغیرہ				تعداد القاب سلامی از سرکار انگریزی
					القاب	گولندار	سوار	پیادہ	
۸۴	مالیر کوٹلہ	سکندر علیخان	۱۶۰۰۰۰ روپیہ سالانہ مع	بابت معافی محصول راہداری سرکار کے ۱۱ ہزار روپیہ سالانہ ہے					۹ ضرب

شیخ احمد زندہ پیر موروث اعلیٰ قوم سروانی جسکو بوجہ اختیار کرنے طریقہ مشائخ شیخ کہتے تھے ورنہ درحقیقت وہ افغان ہے اسکا بڑا بیٹا شیخ صدرالدین عرف صدر جہان بانی ایں خاندان کا نہایت متقی اور زاہد تھا اپنے وطن اصلی دربند عرف دربین سے جائے آبادی مالیر میں ہوکر ایک تالاب دریائے ستلج کے کنارے پر جہیر کے طور پر بنایا اور عبادت الٰہی میں مشغول ہوا۔ اس زمانہ میں مقام آبادی مالیر میں صرف ایک ضلع خرد بنام جہوم آباد تھا۔ وہاں شیخ موصوف کے عبادتخانے کے قریب ایک عورت ضعیفہ

نام ریاست	نام والیٔ ریاست	آمدنی	خراج	تعداد افواج وغیرہ	توپ
۸۹ اعلیٰ ریاست پٹنہ					
۹۰ لونا وارہ					

ریاست گجرات میں واقع ہے۔ ۔۔۔ سنہ ۱۸۱۸ء میں رانا پرتاب سنگھ نے ۔۔۔ حمایت و حفاظت گورنمنٹ انگلشیہ سے منظور کی۔ ۔۔۔ کے بعد فتح سنگھ جدہ اوسکا جانشین دلیپ سنگھ جانشین ہوا۔ ۔۔۔ ان دلیپ سنگھ کہلاتے ہیں۔ ۔۔۔ ان سے ہیں ۔۔۔ گورنمنٹ کے وارث ریاست قرار دیا۔ منجملہ آمدنی مرقومہ بالا کے دس ہزار چھ سو ترپن روپے چھ آنے گیارہ پائی گورنمنٹ انگلشیہ کو اور دو ہزار تین سو روپیہ تین لاسنور کو خراجاً دیے جاتے ہیں فقط

نمبر شمار	نام ریاست	نام والیٔ ریاست	رقبہ	آمدنی	خرچ	تعداد افواج وغیرہ				تعداد سلامی
						اتواب	گولنداز	سوار	پیادہ	
۸۶	دیوگڑھ باریا	مانسنگھ				×	×	×	×	۹ ضرب

یہ خاندان چوہان راجپوت ہاے [illegible] بوا لادہ نگر ان تھے فتوحات [illegible] سے بیلور مین پذیر ہوئے۔ [illegible] ین حصۂ سینہ بیدوافع بجرات پر فوج اندہری قابض ہوئی [illegible] سے [illegible] بڑی دربار [illegible] باریک ساتھہ پیدا ہوا۔ [illegible] سوقت رئیس ہانکا جیونت [illegible] بعد [illegible] کا فرزند [illegible] ۱۷۹۱ء [illegible] لکھا داس نے وفات پائی اسکی [illegible] رانی حاملہ تھی۔ تاہم زوجہ بیوہ نے [illegible] کہ منسد نہین لیا جب رتی رانی بطن بیوہ سے پیدا ہوا مسمی برتاست کیا گیا

بعدہ پرتی راج اسکا فرزند [illegible] مانسنگھ [illegible] ۱۸۱۵ء [illegible]

نمبر شمار	نام ریاست	نام والیٔ ریاست	رقبہ	آمدنی	خرچ	تعداد افواج وغیرہ				تعداد سلامی
						اتواب	گولنداز	سوار	پیادہ	
۸۷	بروانی	موہنسنگھ	۲	چالیس ہزار روپیہ سالانہ	×	×	×	۲	×	۹ ضرب

یہ ریاست ملک لوہ مین ریجنسی انگریزی ہے رئیس حال راجا موصوف سنہ [illegible]

نمبر شمار	نام ریاست	نام والیٔ ریاست	رقبہ	آمدنی سالانہ	خرچ	تعداد افواج وغیرہ				تعداد سلامی
						اتواب	گولنداز	سوار	پیادہ	
۸۸	ناگود	راگھوبندر سنگھ	۴۰۰ میل مربع	۷۲ ہزار ۴۲	۷	۰	۸	۷	۶	۹ ضرب

مشمولہ ملک بندیل کھنڈ بہت قدیم خاندان قوم راجپوت پہ ہارتا ہے دار ریاست اسکی اوجہرہ قبل ز قائم ہونے حکومت چھترسال بوندیلے کے یہ ریاست قبضہ مین برگان راجہ شیوسنگھ کی تھی۔ کبھی عہد راجگان بندیلہ اور عہد علی بہادر مین اپنی ریاست سے بیدخل نہین ہوئے۔ تاریخ ۲ مارچ ۱۸۱۸ء مین راجہ شیوراج سنگھ کو سرکار انگریز سے سند ریاست حاصل ہوئی جسکی رو سے راجہ موصوف چار سو چار موضع معافی مورونی پر قابض مالکانہ ہوئے۔ اسکے بعد ۱۸۱۹ء مین راجہ بلبھدر سنگھ

[illegible]

نوٹ [illegible]

[illegible]

[illegible] سلاطین [illegible] ۱۰۱۲ھ

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

ضمیمہ نمبر ۹

اس ریاست کا حال تحقیق نہیں ہوا لیکن یہاں [illegible] ثابت ہوا ہے کہ [illegible] یہاں کا صرف [illegible] ۱۰۱۲ھ سلامی پاتا ہے فقط

فہرست [illegible] سلاطین [illegible] والی یا محقق المقام ہی [illegible]

نمبر شمار	نام	کیفیت
۱	[illegible]	[illegible] سلامی تاجدار [illegible]
۲	[illegible]	[illegible]
۳	[illegible]	[illegible]
۴	[illegible]	[illegible]
۵	[illegible]	[illegible]
۶	[illegible]	[illegible]
۷	[illegible]	[illegible]
۸	[illegible]	[illegible]
۹	[illegible]	[illegible]
۱۰	[illegible]	[illegible]
۱۱	[illegible]	[illegible]
۱۲	[illegible]	[illegible]

نمبر شمار	نام ریاست	نام رئیس	آمدنی	خرچ	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی
						توپ	گولندار	سوار	پیادہ	از سرکار انگریزی
۹۱	بالاسنور	نور محمد خان	تیس ہزار روپیہ سالانہ	چالیس ہزار روپیہ سالانہ		۰	×	×	×	۹ ضرب

کاٹھیاواڑ میں ماتحت احاطہ بمبئی یہ خاندان اولاد سردار محمد خان پسر غوث شیر خان بانی رئیس جونا گڈھ سے ہے۔ سردار محمد خان ضلع بالاسنور اور دھولیرہ میں حاکم تھا۔ اسکے بعد اسکا فرزند جمعیت خان حاکم ہوا اور اس کے بعد اسکا فرزند

سلامت خان جانشین ہوکر ۱۸۰۲ء میں فوت ہوا۔ بعدہ اسکے بھائی عابد خان

حکمران ہوا اور ۱۸۱۱ء میں برخاست کیا گیا اب اسکے بھائی عدل خان جانشین ہوکر ۱۸۱۳ء میں فوت ہوا

بعد نور محمد خان میں حال مسند نشین ہے اور اسکے فرزند کا نام سنور خان ہے

نمبر شمار	نام ریاست	نام رئیس	آمدنی	خرچ	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی
						توپ	گولندار	سوار	پیادہ	از سرکار انگریزی
۹۲	سوانت بجو نسنگھ		۱۲ ہزار روپیہ سالانہ	۹ ہزار اسی لکھوپیہ روپیہ سالانہ باقی کے سرکار انگریز یکو دیا جاتا ہے			×	×	×	۹ ضرب

گجرات میں ماتحت احاطہ بمبئی ہے ۱۱ دسمبر ۱۸۱۷ء میں گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ پہلا عہد نامہ ہوا۔ رئیس حال راجہ بھون سنگھ ہیں۔

نمبر شمار	نام ریاست	نام رئیس	آمدنی	خرچ	تعداد خراج	تعداد افواج وغیرہ				تعداد توپ سلامی
						توپ	گولندار	سوار	پیادہ	از سرکار انگریزی
۹۳	عدن									

جزیرہ عرب میں ماتحت احاطہ بمبئی ہے۔ بعد نکالے جانے ترکوں کے ۱۸۳۸ء میں بڑا حصہ جنوب عرب سے امام صنعا کے ہاتھ آیا۔ ۱۸۳۹ء میں باشندگان عرب شہر ہذا نے اپنے ملک سے ترکوں کو نکال کر آزادی حاصل کی۔ عدن اور لحج اور چند موقوعہ جانب شمال عدن کو قوم ابدالی نے قبضہ کیا۔ پہلا عہد نامہ تاریخ ۲ دسمبر ۱۸۳۹ء بمضمون عجارت دوستی ساتھ احمد بن عبداللہ کریم سلطان عدن کے سرکار انگریزی نے منظور کیا بعد اسکے اسکا بھتیجا سلطان محسن جانشین ہوا اسکے وقت میں واسطے لینے عدن کے تصرف پیش ہوئی۔ سلطان محسن نے دینا عدن کا بشرط قائم رہنے اپنے اختیار کے بذریعہ خط مورخہ ۲۲ جنوری ۱۸۳۷ء قبول کیا۔ ہر شرط اسکی بحث انگریزی نے منظور نہیں کی۔ سلطان نے کہا اگر یہ شرط منظور ہو تو ہمارا خط واپس دو یہ سوال جواب دریس تباہ

یقین ہے کہ ناظرین ان دو حصوں کو ملاحظہ فرما کر
کمال خوشنود ہوں گے

گلدستۂ دربار حصہ دوم

اور اسکی خریداری میں گرمی
فرمائیں گے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت و التجا جو کہ گلدستۂ دربار حصہ اول سرخی جلوس میں تمہارا دو سرتبہ تقریب بار دہش تھی متعلق دربار کا جو نسبت رسالے کے کتابت اسکی بھی قرین مصلحت سمجھا اور نام اسکا حصہ دوم کیا۔ اس باب میں جو کارروائی ابتدا سے انتہا تک ہوئی اس حصہ دوم میں مفصل کی جاتی ہیں ؛

سہ شنبہ یعنی ۲۰ دسمبر ۱۹۱۱ء کو حضور وائسرائے اور گورنر جنرل ہند نے سفیران شاہ ایران و مہاراجہ ہولکر و مہاراجہ ادیپور و مہاراجہ نیپال و [illegible] سے ملاقات کی ؛ مہاراجہ الور۔ مہاراجہ گائکواڑ بڑودہ۔ مہاراجہ صاحب بنارس۔ نواب صاحب [illegible] مہاراجہ صاحب بلرام پور۔ مہاراجہ جودھپور۔ نواب صاحب بھوپال۔ مہاراجہ صاحب جیپور۔ مہاراجہ بیکانیر۔ مہاراجہ صاحب دیواس۔ مہاراجہ صاحب جیسلمیر۔ مہاراجہ صاحب کشمیر۔ مہاراجہ صاحب قرولی۔ مہاراجہ صاحب کشنگڑھ۔ مہاراجہ صاحب ٹہری۔ مہاراجہ صاحب [illegible] نواب صاحب [illegible] مہاراجہ صاحب ادیپور۔ اور ۲۱ دسمبر ۱۹۱۱ء کو حضور وائسرائے ہند نے ملاقات کی جلسہ نام پائی ہیں۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر۔ مہاراجہ صاحب بھوپال۔ مہاراجہ صاحب بھاوانگر۔ راجہ صاحب جیتلو۔ مہاراجہ صاحب کاٹھی۔ مہاراجہ صاحب دیتیا۔ راجہ صاحب [illegible] راجہ صاحب [illegible] مہاراجہ صاحب [illegible] مہاراجہ صاحب ہولکر۔ مہاراجہ صاحب ہیرپور۔ مہاراجہ صاحب بھرتپور۔ مہاراجہ صاحب بوندی۔ [illegible] مہاراجہ صاحب جیسلمیر۔ مہاراجہ صاحب [illegible] مہاراجہ صاحب [illegible] مہاراجہ صاحب [illegible]

نقشه دربار سهنشاهی حضور ملکه معظمه وقیصر هند بمقام دهلی

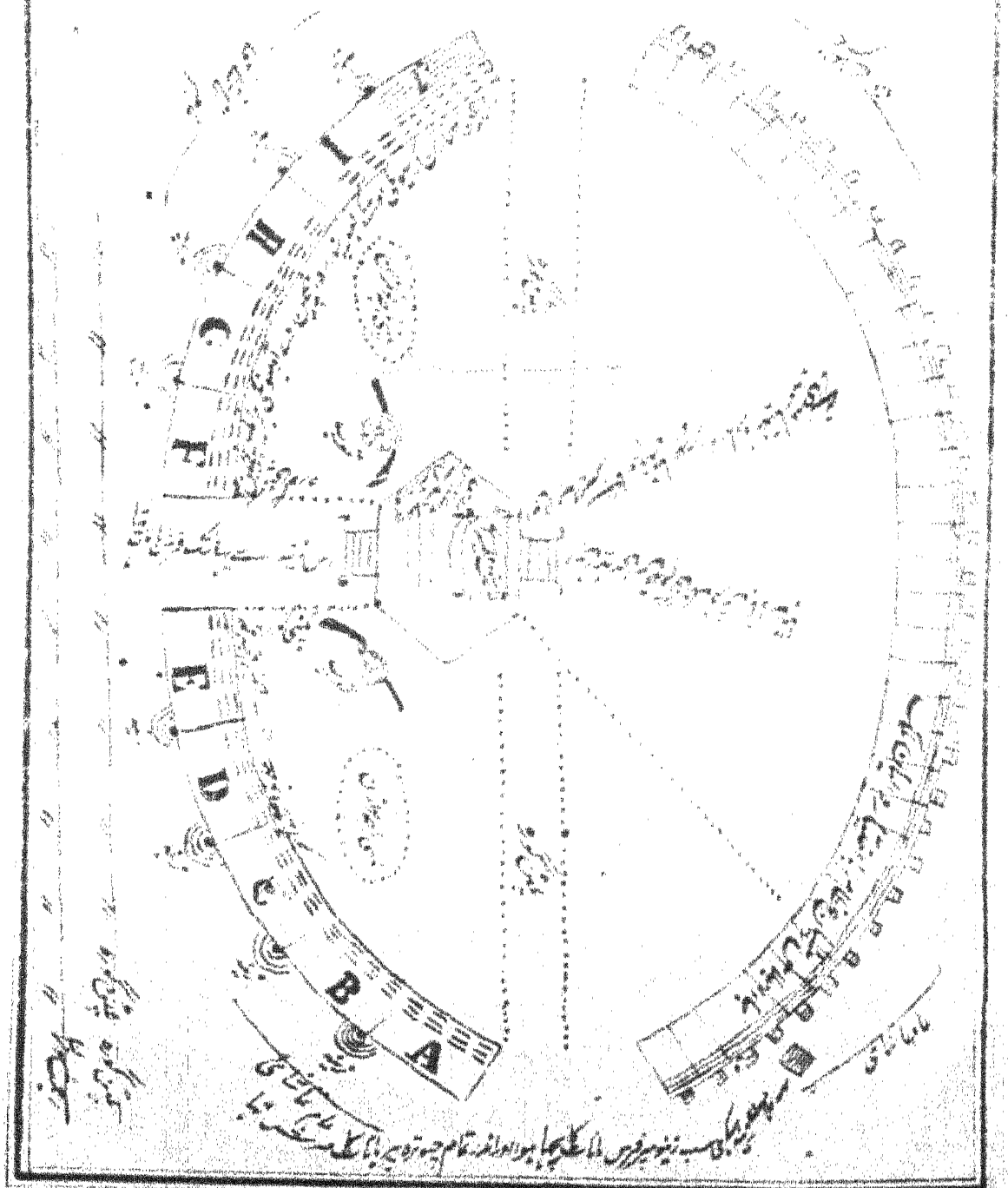

صبح سے گیارہ بجے تک کی سیل سے ہر ایک رئیس اعظم و اعیان جو [illegible] اپنے خیام گاہ سے [illegible] فرودگاہ
شرح آئندہ درج ہے۔ باکرہ فرخندہ فرمائے دربار تھا۔ [illegible] کی رسم [illegible] کے چوپچو کا شور و غل ہر طرف سے فرقم
ہو کر بعید نہیں جو آسمان تک پہنچا ہو۔ ادھر گاڑیوں اور بگیوں کی کثرت سے بھیڑ مچ رہی تھی۔ ہر ایک سوار و پیدل کا منہ تو
پیشروی تھا۔ سواریوں کی جلوس کی کیفیت کیا بیان کروں۔ ہر ایک بیس بگی۔ اور گھوڑے۔ اور ہاتھی پر بازیب زینت
عجب آن بان سے نرق برق بنا ہوا سوار تھا۔ جو آنکھوں نے دیکھا اس سے کہ دل جانتا ہے یا وہ جانے جس نے دیکھا تھا ول فضول ہے۔
الغرض یہ دیکھتا ہوا وہ [illegible] قلعہ بھی نزدیک اندوز دربار ہوا۔

الوقت فوہ وہاں کی کیفیت بیان کرنے میں تو قلم بیساختہ ہاتھ سے چھوٹا جاتا ہے کہ یہ طلسم و نیرنگ [illegible] ہے
سچ پوچھئے تو فراش کا نقشہ ہے کہ عقل دنگ ہے۔ کس کس کو دیکھئے جس طرف کو نظر جاتی ہے منزل پر گزری جاتی ہے۔ دل
سیر نہیں ہوتا جو نظر اٹھائیے۔ اور سمت کے دیکھنے کی نوبت آئے۔ [illegible] جو خلقت کہ جتنا ابھی ذکر کر چکا ہوں ایک [illegible]
وسیع میں کہ جسکا رقبہ ( ) میل ہوگا اسقدر کثرت سے فراہم تھی کہ میل رکھنے کو جگہ نہیں جدھر دیکھو آدمی ہی آدمی تمام
جنگل میں بھرا ہوا تھا۔ وہ وہ مختلف الاوضاع و مختلف الاقوام و اقسام کہ جنکو کبھی دیکھا نہ بھالا ہر ایک اپنی طرز کا نرالا
سینہ سپر ایک ہاتھ میں بندوق دوسرے میں بھالا۔ کوئی مونچھیں مروڑے کوئی زلفیں چھوڑے۔ کسی زیب کی ڈاڑھی
دیباکے عبا جامہ نے کوشل چھاج تھی۔ کسی سربلند نے دو پائے پر چڑھائی۔ کسی سادہ مزاج کے عمامہ زیب جبیں۔
کسی سیمتن کے دیبائے چست زیب بدن۔ کسیکو پاجامے کے تبان۔ کسیکو کوٹ پتلون کا سامان۔ کسیکے ناگ پھنی کا
جوتا پاؤں میں۔ کوئی بوٹ سنڈے کا پابند۔ گفتگو ہر ایک کی علیحدہ۔ بات کرنے کا انداز جدا۔ کوئی جماعت پر تکبر
کسیکو اظہار اخلاق میں فروتنی۔ ہر طرف خوانچہ والوں کا غوغا۔ ایک طرف افواج ہندوستانی۔ ایک طرف فوج انگریزی
براجمانے۔ ایک طرف ہاتھی اور گھوڑے ساز و سامان سے سجے سجائے۔ ایک طرف گنگا جمنی توپیں ملائی اور نقرئی
۔ ایک طرف توپخانہ کے گورے لارڈ صاحب کی خبر مقدم میں سلامی کی شلک سر کرنے کو لیس ہیں۔ ایک طرف کیا دیکھتا
ہوں کہ فوٹو گرافک عکس کشی کے لئے رکھا ہے۔ یہ کیفیت تو بیرون جلوس تھی اب اندر دربار کی کیفیت سنیئے۔
ایک چبوترہ تخمیناً طولا (۱۲۰) فیٹ اور عرضا (۴۰) فیٹ اور زمین ۳ فیٹ بلند آگے سے اور قد پیچھے سے ہلالی خمدار۔
سائبان کمال خوشرنگ۔ باہر لگے رخ جھالر زری کارچوبے ہوئے۔ آہنی ستون برنگ سیمابی۔ اور رنگ برنگ کے جھنڈی
اور بیرق قائم کیے ہوئے۔ اور سونے کا جھنڈا ہر ایک بیس کی کرسی کے قریب نصب کیا ہوا۔ اور ایک تختی زرین پر
اس بیس کا نام انگریزی فارسی ہندی میں کندہ کیا ہوا۔ اور نشست بترتیب حروف تہجی (کہ درج ذیل ہے) تاکہ کسیکو
تنازع مدارج اعلیٰ و ادنیٰ میں نہو۔ اور ہر ایک قسمت اور کشتی کا حلقہ جدا بنا ہوا مثل بنگالہ پنجاب مدراس بمبئی ممالک متوسط
راجپوتانہ وغیرہ وغیرہ۔ اور سات ہی رئیسان کے اونکے بان کے صاحبان ایجنٹ اور لفٹنٹ گورنر اور گورنر جنرل اور
خان خانان اور گورنر پرتگال اور اور غیر ریاستونکے سفیر وغیرہ وغیرہ ایک علیحدہ موقع سے بٹھلائے گئے اونکی پشت کی طرف
ہر اول خانہ کا راستہ آمد و رفت جدا جدا تھا جسکے ساتھ سلامی کے واسطے سپاہیان پلٹن ہای ہندوستانی استادہ کیے گئے تھے۔

استمرار اختیار نائب السلطنت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تقریر دلپذیر جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر دربار شاہانہ دہلی

۱۸۵۸ء کے نومبر مہینہ کی پہلی تاریخ ایک اشتہار حضرت ملکہ معظمہ انگلستان سے جاری ہوا جس میں ہندوستان اور رعایای ہند کی نسبت ایسے اقرار امان اور رحمت شاہانہ کے حضرت ملکہ معظمہ نے کئے تھے کہ تاریخ سے جنکے دل خوش ہوئے اور ہندوستان کے لیے بہا سمجھے جاتے ہیں ۔

اسوقت جو سب کو اور حضرت ملکہ معظمہ کو معلوم ہوئے تھے کہ جنکے اقرار کو بھی انقراض نہیں

اشتہار

(ملکہ معظمہ وکٹوریا)

چونکہ پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اس نام کا۔ ایکٹ بابت اسکے کہ جناب عظمت مآب ملکہ معظمہ اُس خطاب القاب شاہی میں جو سلطنت متحدہ اور اُسکے تابع ملکوں کی بادشاہی سے متعلق ہیں ایک اور لقب اضافہ کر سکیں۔ صادر ہوا ہے اور اس ایکٹ میں لکھا ہے کہ اردوئے ایکٹ بابت متحد کرنے ممالک طانیہ عظمیٰ و ایرلنڈ کے یہ حکم ہوا کہ بعد ویسی متحد ہونیکے سلطنت متحدہ اور اوسکے تابع ملکونکی بادشاہی کے متعلق خطاب القاب ہی ہوا کرینگے جو بادشاہ اشتہار شاہی کے ذریعہ سے جو سلطنت متحدہ کے مہر اعظم سے مزین ہو مقرر فرمائیں۔ اور اُس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب شاہی ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی کے جو مزین بمہر اعظم اور موخر بکم جنوری ۱۸۷۷ء ہے بادولت کے حال کے خطاب القاب یہ ہیں

وکٹوریا بفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ عظمیٰ و ایرلنڈ کی ملکہ اور مدافع دین عیسیٰ

اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایکٹ بابت خوب تر انتظام گورنمنٹ ہند کے بموجب حکم نفاذ پایا ہے کہ گورنمنٹ ہند جو اسوقت تک بدولت کی طرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے تفویض میں بطور امانت کے تھی بادولت کے تفویض ہوئی۔ اور یہ کہ اب آئندہ کو لئے ہند پر بادولت کی حکمرانی ہوگی۔ اور بادولت کے نام سے امپیریل مہر تیار کیجائیگی۔ اور قرین مصلحت یہ ہے کہ انتقال تحویل گورنمنٹ جو حسب مذکور بالا کی گئی اُسکی تسلیم و پذیرائی اس طرح پر ظاہر کیجائے کہ بادولت کے خطاب القاب میں ایک اور لقب اضافہ کیا جاوے۔ اور اس ایکٹ میں بعد بیان مذکور کے یہ حکم ہوا ہے کہ بادولت کو جائز ہوگا کہ بعد انتقال تحویل گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکور بالا کے بموجب حکم نفاذ پانے ایکٹ مذکور کے بموجب اختیار کے جو اوسکو بموجب اس ایکٹ کے حاصل ہے بذریعہ اشتہار شاہی کے جو بمہر سلطنت متحدہ اور اوسکے تابع ملکونکی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں بذریعہ اشتہار مہر بادولت فرمین مہر اعظم سلطنت متحدہ البتہ خطاب اضافہ کریں جو بادولت کو مناسب معلوم ہو۔ لہٰذا بادولت نے بمسلمان نیشان پر جو کی ۱۸۷۷ء کے یہ مناسب سمجھا کہ یہ تعیین و اعلان کر دیں (اور اس اصلاح سے اور اس اعلان کے موجب تحریر کی رو سے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہے) کہ اب سے جہاں تک یہ پبلیسٹ تام ہو فقرہ اور تمام دستاویزوں میں جنمیں بادولت کو خطاب القاب مستعمل ہوں بجز اور باستثنا رجلہ چار ٹرائمفنٹ ملکی، اوکمیشن (فرامین مناصب) اور لیٹرس پیٹنٹ (مکاتیب عامہ) اور گرانٹ (عطیات و عطایا) اور (پروانجات) اور پاٹینٹ (تقررات) اور اسیطرح کی جلد اور دستاویزات کے جو سلطنت متحدہ کے باہر اثر پذیر نہوں اُس خطاب القاب میں جو سلطنت متحدہ اور اوسکے تابع ملکونکی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں زبان لاطین میں یہ لفظین۔ انڈی امپیراٹریکس۔ اور زبان انگریزی میں یہ لفظین۔ امپریس آف انڈیا۔ (قیصرہ ہند) اضافہ کیجائیں۔

سو اسلئے بادولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ کمیشن رجلہ ٹرائمفنٹ اور لیٹرس پیٹنٹ اور گرانٹ اور پاٹینٹ اور اسیطرح کی اور دستاویزات میں جو اوپر بانحصوص مستثنے کی گئی ہیں یہ اضافہ لکھا جائے اور سوا اسکے بادولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ جملہ سونے و چاندی کے تمسکات کے نقود جو آج یا اسکے بعد بادولت کے حکم سے سکی جائے تاوقتیکہ بادولت کے حکم سے مسکوک ہوں بلحاظ اس اضافہ کے جو بادولت کے خطاب القاب میں لیا جائیگا جیسا کہ سلطنت متحدہ مذکورہ کے سکجات میں اوقات اور جاری الرواج متصور ہوں۔ سمجھے جائیں۔ سوا اسکے یہ بھی بادولت کو مرضی ہے کہ ممالک متحدہ کے تابع ملکونمیں سے ہر ایک کے لئے جداگانہ سکے مسکوک (جاری) ہوئے ہیں اور بادولت کی خواہش ہے کہ اُن تابع ملکونکے سکجات بجائے اور جاری الرواج قرار دیئے جائیں اور بادولت کے خطاب یا القاب اُنمیں سے کوئی جزو یا اجزا منقوش ہوئے ہیں اور جملہ نقود جو طابق اشتہار مذکور کے بعد ازیں مسکوک اور جاری ہوں بلالحاظ ویسے اضافہ کے اُن تابع ملکونکے سکجات جائز الرواج اور رائج الوقت رہا کریں۔ تاوقتیکہ بادولت کی بادشاہی کی اور کوئی مرضی اسکی نسبت ظاہر کیجائے بادولت کے محکمہ واقع مقام دیوند سر سے

سنہ ۱۸۷۷ء کی انہائیسویں اپریل کو بادولت کے

آپ لوگون پر حضرت ملکہ معظمہ کی طرف
سے اون کی مسرت اور اعتماد کو ظاہر کرتا
ہون۔
آپ لوگون نے اپنے اپنے سب معاملون
متقدمین کی مانند اس سلطنت عظمی کے
فائدے کے لئے محنت اٹھائی ہے اور
اس امر مین آپ لوگ بہت ممتاز اور جن
صداقت اور جانفشانی کو جسکی نظیر تواریخ
زمانہ مین اکثر برابر کام مین لائے ہین
ہمارے دربار سے ہر شخص کے لئے
ہے ہین۔ لیکن نیک کاری کا موقع
اسکے طالب کو ہمیشہ حاصل ہوسکتا ہے
کچھ فرق نہین ہے کہ کوئی سرکار اپنے ملازمون
کے منصب کی ترقی جلد جلد کرسکے ولیکن
اسمین یقین حاصل ہے کہ سرکار انگریز ہمیشہ
اکی کارگزاری مین خدمت سرکار اور
اونکی جانفشانی عزت و مواجب شخصی
کی امید سے ہمیشہ زیادہ محرک ہوگی
ہمیشہ ایسا ہوتا آیا ہے اور آئندہ بھی
ایسا ہی ہوگا کہ ہند کے انتظام مین سے
مہمات اور امور فائدہ مند کا بڑا حصہ ہمارے
ہمارے صاحبان منصب جلیل سے متعلق رہا
اور نہ کبھی رہے گا۔ مگر ان صاحبان صلح
سے جنکی ہوشیاری اور ہمت پر کل
انتظام کا اچھا ہونا بالخصوص موقوف ہے۔
حضرت ملکہ معظمہ کی توصیف اور تحسین اپنے
ملازمان اہل قلم اور سیف کے حق مین جو ہمارا

[illegible]

ای اهل قلم و اهل سیف

حکم سنی ہین ایسے مناصب [illegible]
پر مقرر ہوکر جانفشانی اور [illegible]
کے ساتھ نظم سخت احکام کی مناسبت [illegible]
کرتے ہین اور جو اپنی ذاتی [illegible]
انتظام کے امور اہم کو بجا لاتے ہین اور
اقوام کے درمیان جنکی مذہب اور
زبان اور رسومات آپ لوگون سے
الگ ہین مین یہ دعا کرتا ہون کہ آپ
لوگ اپنی اپنی خدمات متعلقہ کو نہایت
اور ملایمت کے ساتھ بجا لاتے وقت یہ
خیال رکھین کہ جو وقت اسیطور سے
اپنی قوم کی نیک نامی قائم رکھتے ہین اور
اپنے مذہب کی ملایم احکام کی تعمیل کرتے
اس وقت یہی کل دوسری قوم اور
مذہب پر جو اس ملک مین موجود ہین
حسن انتظام کے فوائد بیشمار کو عنایت کرتے
ہین۔ چونکہ مغربی تمدن کے اصول کو
دانائی کے ساتھ جاری کرنے سے ہر
سلطنت عظمی کے سرمایہ اور محاصل کو
علی الاتصال وسعت ہوتی گئی ہین

[illegible]

ای لشکر هند کی انگریزی اور
ملکی سردار و سپاهیو

چونکہ حضرت ملکہ معظمہ کی ہمیشہ خواہش رہی
کہ اون لوگون کی حالت کو ممتاز کرنے کے
لئے جو اون کی سلطنت کی اس بڑے
علاقہ مین خدمات ملکی اور محاسن ذاتی
ظاہر کرتے ہین زیادہ فرصت اور موقع
حاصل ہو اسلئے یہ طیب خاطر نہ
فقط اعلائے ستارۂ ہند کو اور
طبقۂ برٹش انڈیا کو کچھ بڑھایا چاہتے ہین
بلکہ ایک نئے طبقہ کو جو باسم طبقۂ انڈین
امپیائر کے موسوم ہو مقرر فرمائین ہ

اوضاع میں منصوبا جو مناسب اعلیٰ پر
مامور ہیں بڑی ترقی ہوئی۔
اس سلطنت عظمیٰ کا انتظام بہت لوگوں
سے جو اسمیں شریک ہیں اسبات کا
مقتضی ہے کہ نہ فقط تیز فہمی سے موصوف
بلکہ ایسی صفات جنکے واسطے اعتماد
حمیدہ اور صداقت مسلم ضرور ہے
متصف ہوں۔
اسلئے جو لوگ خاندان اور درجہ اور
اقتدار موروثی کے سبب آپ لوگوں
میں بالطبع مقدم ہیں۔ علی الخصوص
انہیں پر واجب ہے کہ اس تعلیم کو
قبول کرنے سے جو محض اس سے
اون اصول کو جنہیں دولت ملکہ
معظمہ قیصر ہند برابر قائم رکھتی ہے
سمجھیں اور عمل میں لاویں اور خود
اور اپنی اولاد کو اس معزز خدمت
کے لئے جسکی راہ اونکے واسطے
کھلی ہے سزاوار بناویں۔
آپ سب لوگوں پر واجب ہے کہ امور
سیاست میں اپنے واسطے وفادار
اور بیغرض اور انصاف اور صدق
اور متانت کو جو اخلاق ملکی کے غایت
ہے نصب العین رکھیں۔ اس صورت
میں حضرت معدوحہ کی دولت آپ
لوگوں کی اعانت اور امداد انتظام
کے امور میں خوشی کے ساتھ طلب کریگی
چونکہ سلطنت مذکور کل کرہ ارض پر
جسمیں اون کا اقتدار ثابت ہے بہ
نسبت اطاعت اون لوگوں کے
اور رضامندی سے بالاتفاق تخت
کی حفاظت میں جانفشانی کرتے ہیں
اس سبب سے کہ اوس میں اون کی
رائی بہبودی جانتے ہیں قوت وجہی
پر کم اعتماد رکھتے ہیں۔
حضرت معدوحہ کمزور یا ستوں کی فتح
یا ممالک قرب وجوار کے انضمام سے
اپنی سلطنت ہند کی ترقی نہیں سمجھتی
ہیں۔ بلکہ بسبب اس کے کہ ملکی عایا
ہند اسل اتفاق اور امن اور عادلانہ کے
خلل اور متصل جاری کرنے میں
رفتہ رفتہ ہوشیاری اور دانشمندی کے
ساتھ شریک ہوں۔ بہرحال اونکی
غرض اور فرض ان کی اپنی سلطنت
پر منحصر نہیں۔ حضرت معدوحہ بخلوص نیت
یہ خواہش رکھتی ہیں کہ ان ممالک کے
حکمرانوں سے جو اس سلطنت کی حدود
پر ہیں اور بظل حمایت اس سلطنت
امن خواہ کے مدتوں سے مستقل رہے ہیں
کمال موافقت اور دوستی کا رابطہ
مستحکم رکھیں۔ ولیکن اگر کبھی اس
سلطنت کے امن وامان کو بیرونی
تہدید کا خطرہ ہو تو قیصر ہند اپنے اس
ممالک موروثی کی حمایت فرمانے میں
کسیطرح قاصر نہیں۔ اگر کوئی بیرونی
دشمن دولت انگلشیہ ہند پر حملہ
کرے تو گویا وہ تمام ممالک مقبوضہ
کی ترقی وسرسبزی سے عداوت رکھتا
ہے اور اس صورت میں حضرت معدوحہ
کو اپنے ممالک کی سرمایہ غیر محدود
اور اپنے متعہدان اور متعلقان کی
شجاعت و وفاداری اور اون کی
کی محبت وغیر خواہی سے کامل
حاصل اور موجود ہے کہ ہر ایک حملہ
کو دفع کریں اور شکست دیں۔
اس ہنگامہ میں اون سلاطین اقتدائے
عالم شرق کے کہ اسلئے مطیع کا سامنا ہوا
جنہوں نے اپنی اپنی طرف سے حضرت
ملکہ معظمہ کیطرف اس تقریب مبارک کی جو
آج ہو رہی ہے تہنیت بھیجی ہے
ہند یہ کی تدابیر صلح آمیز اور اس کے
کل ممالک قرب وجوار کے ساتھ ارتباط
دوستانہ رکھنے کی دلیل ظاہر ہے۔
میں یہ چاہتا ہوں کہ حضرت معدوحہ کی
سرکار ہند یہ کی طرف سے اس جلسہ قیصر
میں عالیجناب خان قلات کو اور ان
سفیروں کو جو اس مسافت بعید سے
آئے ہیں تاکہ حضور قیصر ہند
ہند کے متعہدان ایشیا کی طرف سے
وکالتاً حاضر ہوں اور میں اپنے مہمان
معزز ہز اکسلنسی گورنر جنرل مقام گوا

راجہ صاحب بہادر والی [illegible]	۱۵	۱۵	[illegible]	۱۱	۱۵
[illegible]	۱۳	۱۳	[illegible]	۱۱	۱۱
[illegible]	۱۳	۱۳	[illegible]	۱۱	۱۱
[illegible]	۱۳	۱۳	[illegible]	۱۱	۱۱
[illegible]	۱۳	۱۳	[illegible]	۱۱	۱۰
[illegible]	۱۳	۱۳	[illegible]	۱۱	۱۱
[illegible]	۱۳	۱۳	[illegible]	۱۱	۱۱
[illegible]	۱۲	۱۲

فہرست اضافہ القاب سلامی رؤسا از پیشگاہ ویسرائی بہادر کشور ہند

بدربار دہلی واقعہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء

بموجب حکم جناب معلی القاب شاہنشاہ ہند و ملکہ معظمہ قیصرہ ہندوستان حضور لارڈ لٹن صاحب بہادر گورنر جنرل نے عزت افزائی اور خطاب بخشی اور ترقی القاب سلامی فرمائی ہے تفصیل اس کی درج ذیل ہے:

اسامی رؤسا جان سلامی	توپ اصلی	توپ بدلی	اسامی رؤسا جان سلامی	توپ بدلی	توپ اصلی
علیا حضرت قیصر ہند۔	۱۰۱	۲۵	مہاراجہ صاحب بہادر والی قرولی۔	۱۷	۱۷
بیسرائے بہادر و گورنر جنرل۔	۳۱	۲۱	مہاراجہ صاحب بہادر والی کوٹہ۔	۱۷	۱۷
مہاراجہ صاحب بہادر دلیپ سنگھ۔	۲۱	۲۱	مہاراجہ صاحب بہادر والی کچھ بھوج۔	۱۷	۱۷
مہاراجہ صاحب بہادر والی بڑودہ۔	۲۱	۲۱	مہاراجہ صاحب بہادر والی مارواڑ جودھپور۔	۱۷	۱۹
نواب صاحب نظام حیدرآباد دکن۔	۲۱	۲۱	مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ۔	۱۷	۱۷
مہاراجہ صاحب بہادر والی میسور۔	۲۱	۲۱	مہاراجہ صاحب بہادر والی ریوان۔	۱۷	۱۵
بیگم صاحبہ والیہ بھوپال۔	۱۹	۱۹	مہاراجہ صاحب بہادر والی الور۔	۱۵	۱۵
مہاراجہ صاحب بہادر والی گوالیار۔	۱۵	۲۱	مہاراجہ صاحب بہادر والی دیواس۔	۱۵	۱۵
مہاراجہ صاحب بہادر والی اندور۔	۱۹	۲۱	مہاراجہ صاحب بہادر والی دھولپور۔	۱۵	۱۵
مہاراجہ صاحب بہادر والی جموں و کشمیر۔	۱۹	۲۱	مہاراجہ صاحب بہادر والی ڈونگرپور۔	۱۵	۱۵
خان قلات۔	نامعلوم	۱۹	مہاراجہ صاحب بہادر والی دتیا۔	۱۵	۱۵
مہاراجہ صاحب بہادر والی کولاپور۔	۱۵	۱۹	مہاراجہ صاحب بہادر والی ایدر۔	۱۵	۱۵
مہاراناصاحب اودے پور۔	۱۵	۲۱	مہاراجہ صاحب بہادر والی جیسلمیر۔	۱۵	۱۵
مہاراجہ صاحب تراون کور۔	۱۹	۲۱	مہاراجہ صاحب بہادر والی جھالاوار۔	۱۵	۱۵
نواب صاحب بہادر والی بہاولپور۔	۱۷	۱۹	امیر صاحب بہادر والی خیرپور سندھ۔	۱۵	۱۵
مہاراجہ صاحب بہادر والی بہرتپور۔	۱۷	۱۷	مہاراجہ صاحب بہادر والی کشن گڈھ۔	۱۵	۱۵
مہاراجہ صاحب بہادر والی بیکانیر۔	۱۷	۱۷	راجہ صاحب بہادر والی پرتاب گڈھ۔	۱۵	۱۵
مہاراجہ صاحب بہادر والی بوندی۔	۱۷	۱۷	راجہ صاحب بہادر والی سروہی۔	۱۵	۱۵
مہاراجہ صاحب والی کوچین۔	۱۷	۱۷	راجہ صاحب بہادر والی سکم۔	۱۵	۱۵
مہاراجہ صاحب بہادر والی جیپور۔	۲۱	۱۷	مہاراجہ صاحب بہادر والی اوڑچھا	۱۵	۱۷

کمپینین آف انڈیا

سید فتح علی خان بہادر نواب بلگرامی۔

[illegible] مورخ سکاٹر بنگال سول سروس [illegible] کمشنر و سیشن جج۔

جوائنٹ دیوان کشمیر۔

[illegible] سکاٹر سکریٹری گورنمنٹ [illegible] کونسل

[illegible] شوائر ممبر [illegible] کونسل [illegible]

[illegible] ہوں سکاٹر [illegible] ممبر [illegible]

[illegible] سکاٹر بنگال [illegible]

[illegible] شکار [illegible]

[illegible] سکاٹر بنگال [illegible]

[illegible]

[illegible] فوج [illegible]

[illegible] سکریٹری [illegible]

[illegible]

[illegible] سکاٹر بنگال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ممبر [illegible]

[illegible]

[illegible] ایس [illegible]

[illegible]

[illegible] ایس [illegible]

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] پرنسپل [illegible]

آنریری اے ڈی سی ٹو دی گورنر جنرل آف انڈیا

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

آنریری اے ڈی سی ٹو دی گورنر جنرل آف انڈیا

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

نائب گرینڈ کمانڈر سٹار آف انڈیا

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

نائب کمانڈر سٹار آف انڈیا

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

[illegible] ایم [illegible] ڈی [illegible]

اسماء صاحبان سلامی ؛	انواپ سابق	انواپ حال
مہاراجہ صاحب بہادر والیٔ سونتھ۔	۹	۹
ٹھاکر صاحب بہادر مروی	—	۱۱
پرتاب شاہ والی ٹیہری	—	۱۱
سنا راول بانسدا	—	۹
راجہ صاحب بہادر والی برونڈا	—	۹
مہاراجہ دگبجی سنگھ صاحب والی بلرامپور۔	—	۹
سنا راول دھرم پور	—	۹
ٹھاکر صاحب دھرول	—	۹
ٹھاکر صاحب گوبندل	—	۹
نواب صاحب رنجیرد	—	۹
راجہ صاحب کھیوندہ	—	۹
راؤ صاحب کچھی پور	—	۹
ٹھاکر صاحب لسڑی پور	—	۹
راجہ صاحب بھرتپور	—	۹
ٹھاکر صاحب پلتانپور	—	۹
ٹھاکر صاحب راجکوٹ	—	۹
سلطان ؛ سکوترا	—	۵
نواب صاحب سوبھین	—	۵
ٹھاکر صاحب ودوان	—	۹
سنگھ جی والکانیر	—	۹
سر سنگھ بہادر نیپال۔	—	۱۵
نواب صاحب بہادر ناظم دکھال۔	—	۱۵
سر سالار جنگ وزیر حیدرآباد دکن۔	—	۱۷
میر محبوب علام حیدرآباد دکن۔	—	۱۷
شہر بیگم صاحبہ بھوپال۔	—	۹

اسماء صاحبان سلامی ؛	انواپ سابق	انواپ حال
قدسیہ بیگم ولی عہد بھوپال۔	—	۱۵
شاہزادہ اعظم جاہ والی ارکاٹ۔	—	۱۵
مہتاب چند والی بردوان۔	—	۱۳
مہاراجہ صاحب والی وزیانگرم۔	—	۱۳
عمر بن صالح بن محمد نقیب مسقط۔	—	۱۲
عود بن عمر الخنجامی معمدار شاہار	—	۱۲
مہارانی صاحبہ والی تنجور۔	—	۱۳

شیر خاص

آنریبل سر لے جیواجی ناتھ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی ممبر کونسل گورنر جنرل۔

آنریبل ای سی بیلی۔ سی۔ ایس۔ آئی ممبر کونسل گورنر جنرل۔

مہاراؤ راجہ بوندی ہز ہائیس رام سنگھ۔

ہز ایکسلنسی دی موسٹ نوبل آر پی ڈیوک آف بکنہم اینڈ وس۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ گورنر مدراس۔

ہز ہائیس مہاراجہ جموں کشمیر رنبیر سنگھ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آنریبل کرنل سر لے کلارک کے۔ سی۔ آر۔ ای۔ ڈی۔ بی۔ ممبر کونسل گورنر جنرل۔

آنریبل سر جارج کوپر بیروٹ سی۔ بی۔ لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی۔

آنریبل سر رابرٹ ہنری ڈیوس کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ لفٹنٹ گورنر پنجاب۔

ہز ہائیس مہاراجہ گوالیار جیاجی راؤ سندیہ۔

ہز ایکسلنسی جنرل سر الیف پی ہیرکی۔ سی۔ بی کمانڈر انچیف ہندستان۔

آنریبل اے ہوبہوس۔ کیو۔ سی۔ ممبر کونسل گورنر جنرل۔

ہز ہائیس مہاراجہ اندور تکوجی راؤ ہلکر۔

ہز ہائیس مہاراجہ جیپور رام سنگھ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔

ہز ہائیس راجہ جیسلمیر گجیسنگھ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔

آنریبل میجر جنرل سر جیمز ڈبلیو نارمن کے۔ سی۔ بی ممبر کونسل گورنر جنرل

راؤ صاحب کا خطاب

ٹھاکر بہادر سنگھ صاحب	زمیندار کرشن نگر
ٹھاکر بہادر سنگھ صاحب	ٹھاکر بہادر سنگھ صاحب
ٹھاکر بہادر سنگھ صاحب	ٹھاکر بہادر سنگھ صاحب
ٹھاکر بہادر سنگھ صاحب	رجہا مہتی ناگپور

راؤ کا خطاب

بہادر رائے بہادر	راؤ راجہ راجہ
بہادر رائے بہادر	راؤ بہادر

رای کا خطاب

سردار بہادر کا خطاب

رائے کا خطاب

ٹھاکر راوت کا خطاب

ٹھاکر کا خطاب

بھیم سنگھ	سنگھ بھوم

راؤ بہادر کا خطاب

زمیندار بھاگل پور	

رؤسا ذیل کو یہ خطاب جو انکے نام کے روبرو لکھا ہے عطا ہوئے ہیں

مہاراجگی کا خطاب

مہاراجہ گوالیار سپر سامت — مہاراجہ جموں و کشمیر بہادر سپر سامت
مہاراجہ اجمیر و سوائی — مہاراجہ جیپور و سوائی
مہاراجہ بیکانیر مہاراجہ الملک — مہاراجہ دھولپور

مہاراجگی کا خطاب

مہاراجہ جودھپور — راجہ سنگھ راجہ سنگھ
مہاراجہ جیسلمیر — دیبی سنگھ دیو راجہ بوری ریاست
مہاراجہ جلندر ناتھ راے خاندان ناتور — راجہ جوندر دیو بہن ٹھاکر
کشتنی ماہر نیچ اوریسہ — مہیپت سنگھ بیتہ
مہاراجہ نرندر کرشن بہادر کلکتہ — راجہ کرشن سنگھ بہادر کلکتہ

رانیوں کو مہارانی کا خطاب

رانی مہ کنور دیبی بردوان — رانی جیسن کواری جیپور
رانی سورت سندر دیبی راجشاہی

راجہ مشیر خاص بہادر کا خطاب

وایسرائے و گورنر جنرل بہادر نے راجہ سوندکر راؤ کو راجہ مشیر خاص بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔

راجہ بہادر کا خطاب

کیسوپال سنگھ راجہ بردوان — کملک سنگھ راجہ سنبلپور
راجہ ہربلب سنگھ بہادر

راجہ کا خطاب

راجہ ہنمنت سنگھ جودھپوری راجشاہی — راجہ ہنمنت سنگھ۔ اجمیر
راجہ رام بخش جاٹوں ہیرپھوم — آودت پرتاپ دیو راجہ کھم وند

راجہ کا خطاب

راجہ جیت سنگھ پرتاب گڑھ — راجہ بھونت راؤ جیسلمیر
راجہ سنگھ آنند پور (رکنا) — راجہ دھونکل سنگھ بھمبی ہزارہ
راجہ دیوا سنگھ راجگڈھ — دگمبر سری ایس۔ آئی۔ کلکتہ
راجہ دھرم راؤ بندگھ داری — راجہ ہرسنگھ جاگیردار کینیا دہان
ہرش چند چودھری ہمن سنگھ — بابو گوبند کشن سہا بازار کلکتہ
بابو کنور ہمن سنگھ دیبان پور — کنور ہرناتھ سنگھ ناہرس
کنور بھیم سنگھ ڈپٹی کلکٹر بلند شہر — ترنی مادھو راؤ وزیر بیرودہ
ٹھاکر مادھو سنگھ اجمیر — راجہ پرتاب سنگھ اجمیر
رام سرن سنگھ موجہ — شامانند دے میسور
شام شنکر راے ٹیوٹا — سردار سنگھ مجیٹھیہ ایس آئی
راؤ صاحب نرنجک جے — نانا امیر راؤ ناگ پور
کنور کشور ہیبتی زمیندار اوریسہ — بدولاب برادار اوریسہ

راؤ بہادر کا خطاب

راؤ بخت سنگھ میواڑ — بابو ت سنگھ ٹھاکر راجپوتانہ
بھگونت راؤ ایچ پور — واجی نیلکنٹھ پردھیہ بمبئی
گوپال راؤ ہری جج حیدرآباد — گوکل جی جھالا جوناگڈھ
جگجیون لشمن داس پی کلکٹر سورت — راؤ صاحب ہری نرائن ایلین انسپکٹر احمد نگر
راؤ چند پی جاگیردار علیپورہ — کیسری سنگھ ٹھاکر راجپوتانہ
بیر بھمن چیتری پرنسپل سنسکرت پاٹھ شالہ بونا — کھنڈے راؤ دشونا تھ سردار دکن
کیشو بھاکر دیکھ شنے پولیٹکل ایجنٹ ستارا — کیشو بھائی ایرانی فتوار بیوا کانٹا
دیوان لال سنگھ متا کا جیہ آباد سندھ — بھیم سنگھ راؤ جگنی
مادھو راؤ بسدیو کولاپور — ماکاجی دھن جی درنگدرا

سر ایچ ارنگ رچرڈ بینٹ فورن کو بجلدہ
وفاداری و خدمات دیرینہ آنریری اسسٹنٹ
مسکر ٹری کا خطاب عینٹ فورن عطا ہوا۔

سوائے فیروز شاہ اور قاتل ایام غدر اور سرغنہ
کے جو غدر شروع سے علاقہ رکھتے ہیں کل مجرمین کا قصور
معاف ہوا۔

پنجاب یونی ورسٹی کالج کے سنٹ کی درخواست
حضور معدوح نے منظور فرمائی۔ اور فرمایا کہ یہ مدرسہ
یونیورسٹی کر دیا جائے اور اوس کے لئے قانون بنایا
جائے گا۔

فوجی افسرون کو بھی بہت سے خطاب دیے گئے
ہین۔ وہ بسبب طوالت کے قلم انداز کیے گئے۔

ملکہ معظمہ نے رؤسائے متصلہ ذیل کو خطاب
ذیل عطا فرمائے۔

[illegible]

اور [illegible]
۔ اور مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کو جنرل کا رتبہ دیکر
خطاب عطا فرمایا۔

گورنر جنرل بہادر نے بشرط منظوری گورنمنٹ
ملکہ معظمہ۔ رحیم خان بہادر اسسٹنٹ سرجن لاہور کو
آنریری سرجن کا خطاب دیا۔

فوج کے ہر ایک افسر اور اونی جہازرانون اور
شاہی جہازون کے کمیشن افسر اور سپاہیون کو جو
بحر ہند مین نوکر ہین ایک ایک روز کی تنخواہ عطا ہوئی
۔ اور ہندوستان کی فوج کے کمیشن اور انگریزی
اور ہندوستانی سپاہیون کو اور فوج والنٹیر کے نون

[illegible] سپاہیون کو جو [illegible] میں موجود تھے
ایک دن کی تنخواہ مع تنخواہ دو نیک چلنی عطا فرمائی

یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو ہندوستان کے جیلخانہ
سے پندرہ ہزار نوسو اسی قیدی رہا کیے گئے
یکم جنوری کی شام کو حضور [illegible]
[illegible] کو وقت شام کھانا دیا جاتا ہے [illegible]
[illegible] سپاہیون کو [illegible]

[illegible] کو بجائے [illegible]
[illegible] ملکہ معظمہ نے [illegible]
[illegible] اور ہر ایک کو [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] جانے [illegible]
[illegible] جانے [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] ہوئے [illegible]
[illegible] ہوئ

نواب کا خطاب

احسن اللہ خان بہادر ڈھاکہ	سید عبد الحسین مونگیر۔
محمد علیخان بہادر بلند شہر۔	آنریبل میر محمد علی فرید پور بنگال۔

خان بہادر کا خطاب

عبد الرحیم خان عیسیٰ خیل بنوں۔	[illegible] حسین اسسٹنٹ کمشنر ضلع [illegible]
عبد القادر مجسٹریٹ میسور۔	[illegible] عبد اللطیف خانی بی مجسٹریٹ لکھنؤ۔
علی جان زمیندار مونگیر۔	نواب اللہ داد خان کراچی۔
بیگن خان زمیندار ترہت۔	[illegible] جی ارباب جی اسسٹنٹ انجینیر جبلپور۔
بہین شاہ ڈاکٹر پشاور۔	کرسٹ جی رستم جی جیب جنس بڑودہ
[illegible] رستم جی خورشید جی سورت۔	[illegible] کراچی حیدر آباد۔
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

تفصیل مقام فرودگاہ تاریخوار

تاریخ			

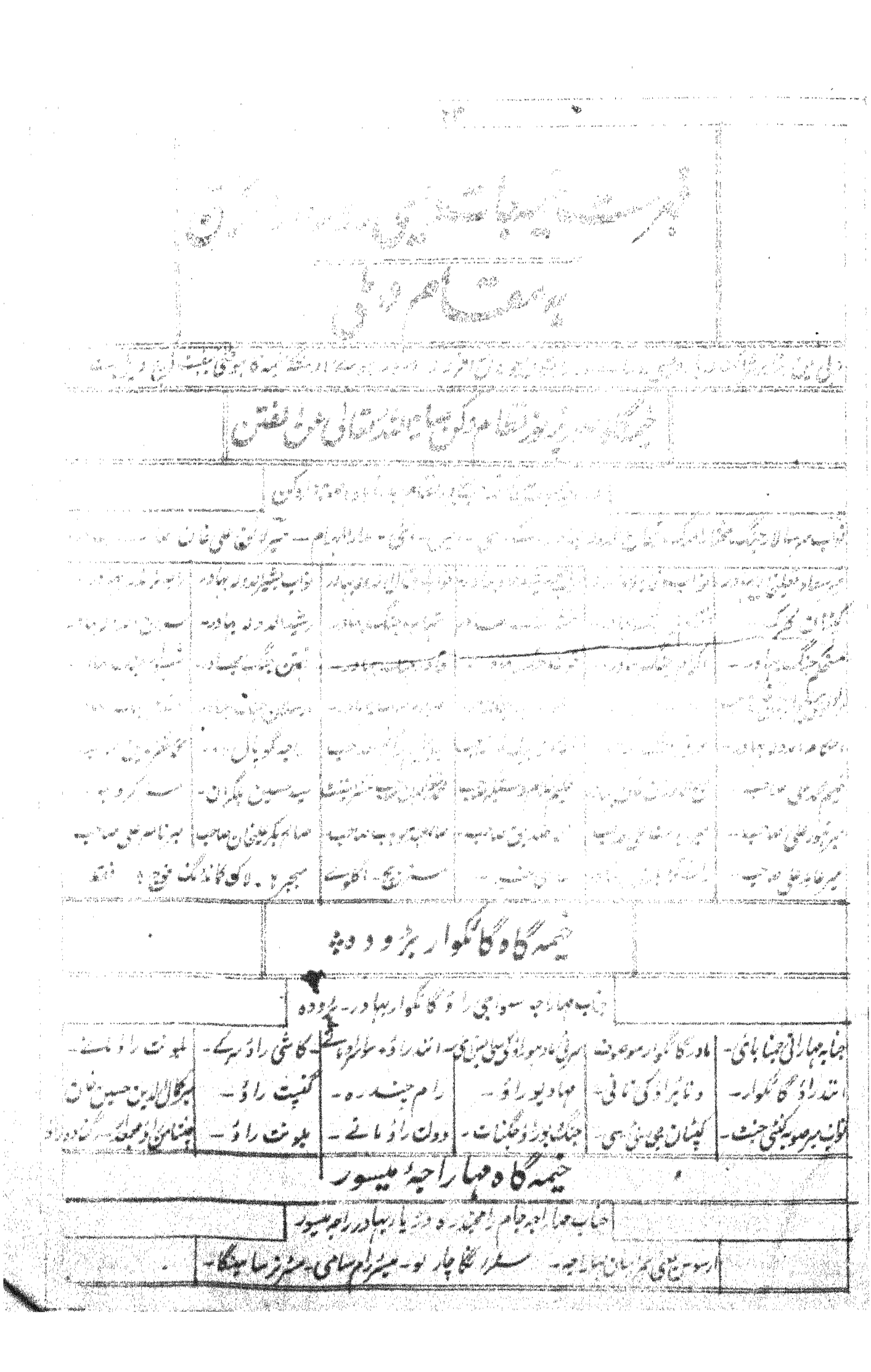

تاریخ آمد		
۱۰ دسمبر	صاحب کمان افسر رسالہ سوم	
	نمبری ۵۰	
	ہمراہی ۳۰ - گھوڑے ۴۰	
	ہاتھی ۳ - بیل ۱۰	
	صاحب کمان افسر رسالہ

خیمہ گاہ سمتھ	خیمہ گاہ جودھپور	خیمہ گاہ رتلام	خیمہ گاہ دیتا
راجہ بندو پنت بہادر۔ راجہ سمتھ۔	نواب اسمٰعیل خان بہادر و نواب صاحب جاورہ حضرت نوروز خان وزیر ندر شیر نامہ۔	راجہ جسونت سنگھ راجہ رتلام۔ [illegible] بہادر۔ سی بی سی۔ پولیٹکل ایجنٹ سوپر ٹھاکر بہادر سنگھ۔ مہاراجہ بلی نہا۔ ٹھاکر نخت سنگھ۔ سیر الدین۔	مہاراجہ روار برتاب سنگھ بہادر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ راجہ دیتا
خیمہ گاہ جرکاری	خیمہ گاہ اجی گڈھ	خیمہ گاہ بجاوہ	خیمہ گاہ جترپور
مہاراجہ جگت سنگھ دیو بہادر راجہ جرکاری۔ شیخ محمد عثمان وزیر۔ نہال رائے۔ لیاقت حسین۔	مہاراجہ رنجور سنگھ بہادر۔ راجہ جگدیو	مہاراجہ بہادر پرتاب بہادر راجہ بجاوہ۔	راجہ بشنا نند سنگھ بہادر راجہ جترپور
خیمہ گاہ ہروندا	خیمہ گاہ توڑی	خیمہ گاہ جھنجی۔	خیمہ گاہ علی پورہ
راجہ رگھبیر دیال سنگھ راجہ ہروندا۔	دیوان پرتھی سنگھ جاگیردار توڑی۔	راؤ بھوپال سنگھ جاگیردار جھنجی۔	راؤ چتر بھجی جاگیردار علی پورہ۔
خیمہ گاہ پالدیو	خیمہ گاہ پیلاوا۔	خیمہ بہرت پور راج	خیمہ گاہ راجہ نشن گڑھ
چوبے انرود سنگھ راجہ پالدیو	مہاکرن سنگھ راجہ پیلاوا	مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر راج بہرتپور	مہاراجہ بردی سنگھ بہادر راجہ نشنگڑھ
خیمہ گاہ راج دھولپور۔	خیمہ گاہ راج قرولی	خیمہ گاہ مہاراجہ بوندی	خیمہ گاہ راجہ جودھپور
جناب مہاراج رانا نہال سنگھ بہادر راجہ دھولپور۔ کانور بردو اسنگھ۔ فارنجمن سنگھ۔ جمعدار عنبر خان۔ زین الدین۔ لالہ نارائن سنگھ۔	مہاراجہ ارجان پال دیو بہادر راجہ قرولی ٹھاکر گوکل پال۔ نگر پال چودھری شیام لال۔ جمعدار دیپ سنگھ۔ جمعدار فضل رسول خان۔ رنجیت نامہ پال۔ دیوان بلدیو سنگھ۔ راجہ بہادر۔ ٹھاکر ارجان پال۔	جناب مہاراؤ راجہ رام سنگھ بہادر راجہ بوندی۔ ارجان سنگھ امر سال۔ امرت سال۔ دیوان سنگھ گوبردھم سنگھ۔ بانت سنگھ بھگونت سنگھ۔	جناب مہاراجہ جسونت سنگھ بہادر جی ایس آئی۔ راجہ جودھپور۔ مہاراج کشور ٹھاکر رائے پور۔ فیض اللہ خان صاحب۔ مہاراج بہادر سنگھ صاحب۔ مہاکرن سوت۔ وزیر علی۔
خیمہ گاہ نواب صاحب ٹونک		خیمہ گاہ راجہ صاحب لوز	
نواب محمد ابراہیم خان بہادر نواب صاحب ٹونک۔ صاحبزادہ محمد عبادالله خان صاحب۔ راہام۔ محمد اکرام خان۔ عبدالرحمن خان۔ احمد خان۔ محمد الله خان۔ محمد خان۔ برادر محمد چال خان۔ خانخان۔ عبدالرحیم خان۔ عبدالماجد خان۔ محمد شفیع الله خان۔ نورالدین خان۔ احمد یار خان۔ عبدالله خان۔ احمد علی خان۔ عبدالله خان۔ محمد خان۔ محمد عنایت الله خان۔ محمد خان۔ برادر عبدالکریم خان۔ حافظ محمد اسحاق خان۔ حافظ عبدالوہاب خان۔ عبدالصمد خان۔ عبدالله خان۔ محمد صاحب خان۔ محمد عبدالله خان۔ عبدالله خان۔	مہاراؤ راجہ گوکل سنگھ بہادر راجہ لوز۔ ٹھاکر سلطان سنگھ۔ پنڈت رب نارائن۔ راؤ گوپال سنگھ۔ ٹھاکر کیرات سنگھ۔ ٹھاکر ہاتھی سنگھ۔ رسالدار بھوپال سنگھ۔ ٹھاکر سنتل سنگھ۔ ارکین شورہ مصلحتی۔ ٹھاکر بہری لال۔ ٹھاکر بھوجو۔ بخشی راؤ بدھ بخش۔ منشر تھامس بیسٹر۔ دیوی [illegible] رسالدار مہراؤ سنگھ۔ رسالدار کار سنگھ۔ خواص شیو بخش۔	

خیمہ گاہ خان قلات — جناب خان قلات - سردار ۲۵ - افسران درجہ اعلیٰ ۲۵ - تابعین ۲۷۵ - انگریزی افسر میجر سانڈیمان -

خیمہ گاہ نیابت سیام — بیچی شاہ سیام - جسکے ہمراہ - ۱۳ مصاحبین اور ۲۰ خفص - اور کپتان ٹالبرٹ بھی ہیں -

خیمہ گاہ نیابت نیپال — جنرل دھیر شمشیر رانا بہادر - نائب مہاراج دھراج نیپال جسکے ہمراہ - ۶ سردار اور ایک بدرقہ -

خیمہ گاہ نیابت مسقط — نیابت خان مسقط جسمیں مدار المہام اور ایک رکن خاندان حاکم حال موجود ہے -

خیمہ گاہ مہاراجہ سیندھیہ — جناب مہاراجہ جیاجی راؤ سیندھیا بہادر - کے - سی - ایس - آئی - راجہ گوالیار - سرگنپت راؤ - کے - سی - ایس آئی - - مدار المہام جنرل بابو صاحب اہور - رانوجی راؤ سیندھیہ وبٹھل راؤ سیندھیا - شنکر راؤ کرساؤ - بابو صاحب - تاتیا صاحب - کہانو الکر - سنٹو بہ داد صاحب حسین علی حب - میجر گامشی راؤ سوروی - کپتان شمشیر خان -

خیمہ گاہ مہاراجہ ہلکر — جناب مہاراجہ توکاجی راؤ ہلکر بہادر - کے - سی - ایس - آئی - راجہ اندور - سیواجی راؤ ہلکر فرزند کلان - بسونت راؤ ہلکر فرزند خرد - سرکانسی راؤ اواس - کی سی ایس آئی - رام راؤ نارائن - دیوان آرجگناتھ راؤ مدار المہام - بھوانی شنکر سرنوبت - رائے نانک چند - گھولام سنگھ یوزی - کرنل سکارام مارتند - بابو صاحب باندی - اپا صاحب ہلکر - کوندو راؤ خزانچی - رامچندر وبٹھل - وائن راؤ - محمد عظیم خان - کنوجی کند سکارام گوپال - سداسوا باندی - مولوی صدالدین - بھکاجی شیونادی مادھو راؤ - ڈاکٹر کنہیا لال - واپوجی مادھو سکارام -

خیمہ گاہ بیگم صاحبہ بھوپال — جناب نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ جی - سی - ایس - آئی - بیگم صاحبہ بھوپال - نواب صدیق حسن خان صاحب شوہر بیگم صاحبہ بھوپال - منشی جمال الدین صاحب مدار المہام -

خیمہ گاہ مہاراجہ اودیپور — مہاراجہ پرتاب سنگھ بہادر اودیپور عرف نہری - راؤ کشن جو - راؤ سمریا - سوائی کمیدان بہادر - جہان بیگ - کمندان سردار بیگ - کنور منگل سنگھ - کنور تخت سنگھ - منشی شادی لال - پانڈی بھگوان داس - پانڈی گنندل - لالہ بھمن سنگھ - قلعہ دار رام پرشاد - راؤ داسوبائے انند کشور - رام بخش لال کنڈم - وزارت حسین - لالہ ہر پرشاد -

خیمہ گاہ مہاراجہ دیتا — مہاراجہ بھوانی سنگھ بہادر ریجنٹ دیتا - دیوان بنی لال - منشی انند کشور - راؤ بہادر بہادر سنگھ - دیوان بہادر بہال سنگھ - کنور رنجیت سنگھ - کنور جسونت سنگھ - کنور ہردیشہ راؤ انند سنگھ - منشی جانے لال - پرشوٹم تلاک سنگھ ——— حکیم آغا محمد ——— رائے کلیان سنگھ ———

خیمہ گاہ مہاراجہ دھار — راجہ اندر راؤ پور راجہ دھار - گوپال دھواسراؤ - کاربار ی کوندو سواسہ راؤ - مہادک صاحب - بابا بلونت باندیہ صاحب - وامودر پنت - رام بھاؤ - گنشی شاستری پورانک - بالم بہت بھاؤ صاحب - منگی کر -

خیمہ گاہ مہاراجہ دیواس — راجہ کرشناجی راؤ بابا صاحب جہ دیواس - جواجی راؤ پوار - نل کنت راؤ - اوستاد بال کشن -

فہرست کتب مطبوعہ جناب فضیلت مآب مولوی حکیم ابو المنصور صاحب دام فیوضہم

نام کتاب و کیفیت مضمون	
تائید جاوید - یہ کتاب مستقل جامع جوابات مختلفہ دعاوی تردیدات متنوعہ لائق دید ہے - ناظرین پر اسکا لطف بروقت معائنہ معلوم ہوگا - مختصر کیفیت یہ ہے کہ اب سے قیامت تک جو اعتراضات از روئے علم و عقل اسلام پر ہوسکین اسکا جواب مفصل قرار علماء اہل کتاب سے اس مین پایا جائے گا -	
دولت فاروقی یہ کتاب بیت المقدس اور انبیاء مرسلین کی صحیح تواریخ ہے کسی زبان مین ایسی کتاب جنگ تصنیف نہین ہوئی ہے	۱۴
عقوبت الضالین جواب ہدایت المسلمین مصنفہ پادری عماد الدین پادی ہے - انہون نے رد اسلام مین کئی کتابین تصنیف کی ہین مثل تحقیق الایمان و تواریخ محمدی و جواب اعجاز عیسوی وغیرہ قیمت فی جلد	۱۲
تتمۃ الوداد جواب نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی صاحب مسٹر اسسٹنٹ کمشنر ناگپور - انہون نے تتمہ کو اشتہار دیا - دوسری یہ کتاب ابطال اسلام و حقیقت مذہب عیسوی میں ہے مع ہذا اگر کوئی اہل اسلام ہند - عرب وغیرہ سے اسکا جواب نہ بھیجے سکا قیمت فی جلد -	۶
الحسن داؤدی جواب تحفہ حسینی - پادری عماد الدین نے مجتہد لکھنؤ سے مباحثہ کرکے چھپوایا قیمت فی جلد -	۲
انعام عام جواب ایمۃ اسلام اسمین قریب دو سو نصرانی فرقون کا ذکر ہے - قیمت فی جلد -	۴
نصیح الناصحین جواب تفسیر مکاشفات مصنفہ پادری عماد الدین قیمت فی جلد -	۴

فہرست کتب مصنفہ مولوی سید محمد نصرت علی صاحب

نام کتاب و کیفیت مضمون	
مفید عام حصہ اول جس سے انگریزی زبان کا شائق	
مفید عام حصہ دوم و سوم و چہارم - جس سے اردو - فارسی - عربی - انگریزی - بے استاد حاصل ہو جائے پیشگی	مابعد
نصرت اللغات اردو - فارسی - عربی - انگریزی - کے نہایت بکار آمد ہے اسمین چھ ہزار سے زیادہ لغت ہیں قیمت فی جلد	
مرات السلاطین اسمین نامور سلاطین روئے زمین کی صحیح تصویرین اور انکی سب ضروری تواریخ اور دیگر عجائبات ہیں	

فہرست کتب مطبوعہ جناب فضیلت مآب مولوی حکیم ابو المنصور صاحب دام فیوضہم

نام کتاب و کیفیت مضمون	
انجام الخصام تقبیح الاسلام مصنفہ ابو سعید صاحب	
مجموعہ وعظ حصہ اول و دوم اسمین جناب مولانا صاحب کے وعظ جمع کیے گئے ہیں حصہ اول کے ۴ اور حصہ دوم کے ۲	
یادداشت دعظین رضائی کی دستور العمل ہے	
شلاق فی رد تہذیب الاخلاق	
حضرت عیسیٰ کے زندہ آسمان جانے کا رد ہے قیمت فی جلد	
حرز جان جواب اظہار حقیقت قرآن مصنفہ	
اعجاز قرآن جواب اعجاز قرآن مصنفہ	
میزان المیزان جواب	
مفتاح الاسرار -	
پادری فنڈر صاحب قیمت فی جلد	